

الحمد لله الذي جعل القرآن الكريم

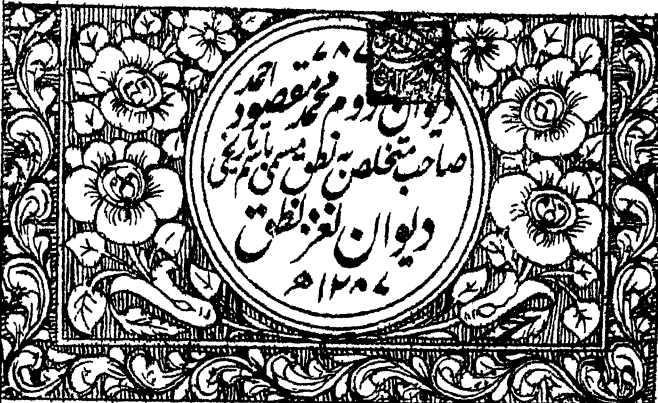
موسمًا من نعم الله تعالى على عباده

كلما كان

موسمًا من نعم الله تعالى على عباده

موسمًا من نعم الله تعالى على عباده

بسم الله الرحمن الرحيم
 دیوان اول
 دیوان اول



بسم الله الرحمن الرحيم

تجربین یہ حمد حق سے نہ کام رہے کہ
 کیا جب غم پہنے او کو اسم پاک لکھنے کا
 اشارہ تہا یہی برباد ہوگی شوکت دنیا
 دکھایا یہ قیامت کا اثر اشد است فی
 ہوی جمعیت اعدا و ادوی نفع کی قدر ہے
 جو اپنے اڑنے کا زور ادا والے کیسے پیدا
 وہ قداقت کا بخشا جو کر سید قیامت کو
 بہنو نہیں خم کمانوں کا مری میں تو طیر و کا
 کو ثابت کرے دونوں سبب و سبب کی پہلو
 شہادت کو زبان خاں رہائی تشنہ حاضر ہے
 رہی جانکندنی کی رات بہر نیا جگر کی

دہین بس ہ کیا رکھا جہان ہنر و کرم
 سر صفحہ میر سیدہ قلم نے دبیرم رکھا
 تھکانے اسلئے دوش ہوا چنت جرم
 کہ خستہ کتار میں تہ عصیان کو غم رکھا
 اویسی دغا کا دبا دوا آب آتش کو کھجور رکھا
 عجیب شوخیں اوٹکی طرز دلکش بقلم رکھا
 وہ طرہ نصیب بن جنم ملکا کایج و خرم رکھا
 نظر میں بداری تیغ کی خنجر کا دم رکھا
 دم کے گلے میں گویا طلسمات عدم رکھا
 کہہ فی خوش و خوش ترین میں برپا نو کم رکھا
 سحر مال انتظار یار نے آنکھ دھنیں نہ رکھا

بسم الله الرحمن الرحيم
 دیوان دوم مختصر و مفید
 صاحب تخلص نطنز شیخی
 دیوان لغز لطیف
 ۱۲۸۴
 دیوان اول
 دیوان اول

دل کا درد لطف تارا دھرم کی بھینس
 دلی کی آغوش میں لپیٹ کر دھرم کی بھینس
 دلی کی آغوش میں لپیٹ کر دھرم کی بھینس
 دلی کی آغوش میں لپیٹ کر دھرم کی بھینس

نہ جائے سر سے پیر بھی ازار دل کا بلائیں خریدار گیرے ہوئے تین وہی عشق تھے تھے ہم کیل جسکو ہوئے آپ بچیں شری سے قلی کے کہان دل جو غم پہر اب لگتا ہے پتا مال ہی کا تھیں کسی قیمت پڑا اس میں برسوں کرا گیا ہے جیلا ستا نہ کسا نامسلم تھے چیرے نا ہے قافلوں سے ہر دم	رہے دست بردل ہی بمبار دل کا شب غم میں تہا روز بازار دل کا ہوا جی کاروگ اور آزار دل کا نرو کا گیا ایک ہی وار دل کا نہیں ہوں میں انسان دو چار دل کا کجا بوسہ اونکو ہے انکار دل کا یہ سینہ کبھی گھر تھا بمبار دل کا مگر جرم بھی اے دل آزار دل کا تھیں پیر کیسا کچلے یار دل کا
--	--

وہی روگ جھکو ہے جو میر کو تہا
 سنا لطف نارا ترے زار دل کا

ہو جای سامنا جو تہا رہا رہا رکا گلشن میں لگلا گل کا اوڑا دیا پہلوی گل میں ہی جگہ مجھ سے خار کو گلشن میں نہ تھا ہے وہ گل جاننی کی پیری میں جی ہی میں جوانی کے دلوں جاتا رہا جنوں کا وہ شور و شر تمام دل میں خیال عارض نکلین یا رہے بولے وہ دیکھ کر دل دلی کو جا کھال	اوڑ جائے رنگ غم سے سارا رہا رکا میدان تیرے رنگ سے نارا رہا کرتا ہوں شکر ای جمن آ رہا رہا رکا چمکا ہوا ہے خوب ستا رہا رہا رکا اپنی خزان میں نہ گئے سارا رہا رکا سر ہی خزان نے کیا جن اوتار رہا رکا شیشے میں رنگ بہ لیا سارا رہا رکا لا لکا ہے یہ پھول ہزار رہا رہا رکا
--	--

دل کا درد لطف تارا دھرم کی بھینس
 دلی کی آغوش میں لپیٹ کر دھرم کی بھینس
 دلی کی آغوش میں لپیٹ کر دھرم کی بھینس
 دلی کی آغوش میں لپیٹ کر دھرم کی بھینس

عہد شبابِ فتنہ نے پہر کی نہ بارگشت
موسم نہ آیا نطقِ دوبارِ اہبہ رکا

دکھلائی زخم دل جو دل نکلا آپ کا
عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
توڑی کہ مٹن بندہ ہوں سزا آپ کا
پسلی ہی چاندنی سے جو برقع اٹھایا
ہر دم کے انتظار نے جلو کیا ہلاک
خسرو نہ ہم عوض خلد ہی ندین
چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عجب ہو
دربان ادھڑائی در سے جو بین گلین
انگڑائی کجی تو دوپٹہ سنہال کر
پہلاراجو دام فریب فاسیوین
صورت جو دیکھیں گے تو اچانکین کے
کہ باندہ ہی نہیں کی نہ بوسی نہ کری پر
آسیب بن کے جلو ڈرانا ہے جیت ب

میں نے یہ نام لکھنے کا

[illegible][illegible][illegible]

۵

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہر دم او نہیں بنے آنے کو تازہ بہانہ تھا
اتنا تو آسمان کبھی فتنہ نہ رہتا

موقع ملائمتها	
نقوب فسانه	

کہیے تو اس میں خرچ ہو گیا حضور کا
 مجھے کیسے سیر ہو گیا حضور کا
 کیا بلبوس ہے چاہنے والا حضور کا
 اتو ہو اپنے نشہ دو بالا حضور کا
 تصویر کو بگاڑ دے چہرہ حضور کا
 ہنستا ہوں دیکھ کر میں قیافہ حضور کا
 موسیٰ نہیں تھا دیکھنے والا حضور کا
 بندے خدا کے پڑتے ہیں کلمہ حضور کا
 کیسا لطیف جسم بنا یا حضور کا
 پا جاؤں اگر ذرا ابھی اس اشعار حضور کا
 ہی آج قصد جانب محمد حضور کا
 پر دے سے دفعہ نکل آنا حضور کا
 غنیمت یہ ہے جام منہ حضور کا
 آگنوں میں پھر گیا قد بالا حضور کا
 دل کر لیے تھا صبر بقاضا حضور کا

گلشن میں باغ باغ ہوں کھنگھل گیا
وہ بت بغل ہو گیا یہ فقرا حل گیا
وعدہ خلائقوں سے ہوا حسن کو زوال
وہ مہربان تو اس بت عیا پر پیرن ختم
ایک بت کچھ اے غمایت کیا وہ حسن
چادرجو باد صبح نے اوس رخ سولہ ہی
ہٹایا ہوں کا حال نہ کیہ پوچھے حضور
اوس طفل کا تینک ہوا اس قدر بلند
کوئی بزرگ کہاں سے دوسرے کا رزق
توڑا ہوا چمن میں رنگ گل کا باغبان
رنگ و رنگی ہوم نہ لایا حد سے تاب
ہوں اب آئے نصف تین میں کین ہو
پر نہ رہا نہ خوب ایضاً عشق سے
نہان راز کھل گیا مگر الصاف شہ ہے

صیاد لے چکے ہی کانٹا بچ گیا
چولی مری مسک گئی شاہانچل گیا
بڑوی جو ساگرہ افکا دو الا نکل گیا
قالو میں آ کے دیکھئے کیسا نکل گیا
اُسے ترے حسینو کا نقش نکل گیا
خوشید کا چمک کے نکلتا نکل گیا
او جیلا یہ رات منہ سے کلی نکل گیا
مگر اُنکے آسمان سے ڈھانکل گیا
چکی کے منہ سے صاف نوا نکل گیا
فصل خیزان میں تیرا دو الا نکل گیا
مسجد سے تیج دیکھ مسدا نکل گیا
سینے سے تیرا کاپیا سا نکل گیا
عمر سے تیرے دم ہی مسیحا نکل گیا
مدین کو لکھا تھا کرے کو نالانکل گیا

گہرے اور نطقِ عرصہ معنی میں جیٹنی
آگے ہمارے فکر کا گہر اُنکل گیا

راز الفت چھپ گیا سب سمجھو سو داہو گیا
سکے میرا حال شہسبزیں اور مین کیا ہو گیا
سیخ پر جل جل گئے تقدیر کے میرے کہاں

چاک ہو کر پیر بن پر دہ ہمار ہو گیا
کیا نہ بدنام ہوئے تاج میں سوا ہو گیا
بادہ تھا انکور ہی میں سر کا ہو گیا

4

چهارم در بیان فضیلت و جلال حضرت علی علیه السلام

در این باب از کتب معتبره نقل شده است که حضرت علی علیه السلام را در هر یک از این احوال و حالات که در این کتاب مذکور است از سایر اولاد و اصحاب خود برتر دانسته اند و در هر یک از این احوال و حالات که در این کتاب مذکور است از سایر اولاد و اصحاب خود برتر دانسته اند و در هر یک از این احوال و حالات که در این کتاب مذکور است از سایر اولاد و اصحاب خود برتر دانسته اند

بدلی جو تو نے اپنا کلمہ مانہ بدل گیا
الضمان سے تلو اس کی ہین جو بنیانِ نجا
کیوں سجدہ ریز نہ بنی جبین نیاز ہے
گو خاکسار لوٹنے نہ گردن جھکی ہوئی
کیا آدم کیا ہے ناک میں طفلِ شیر رنے
مضمون کی بھی جوڑ کی بندش برحسبِ تر
جو رو جھانے پیرِ پیاوس طرف کو دل

نظر میں بہر میں ملین رخ شرکان پہ
جسکو ہر ایک غصہ بدلتا آیتِ ملا
کسکایہ راستی میں عین نقشِ با ملا
پرے نیاز لونسے سرِ عرشِ سا ملا
آفتِ ملا ہے قہرِ ملا سے ملا ملا
کچھ بڑھ کے ذہن سے تمہیں گنسیو ملا
والہد ان تو کئے بدولت خدا ملا

ای نطق لوتے عمر حسینیوں میں کی بسر
سچ کیوں انہیں کوئی نہ تھے با وفا ملا

کیا کرے کہ تباہی خدودہ حیران کیا
 میں خود درہجر سے اوس گل گریبان کیا
 نافرمانی کا شاید انیا مجنون کو پیمان
 رات دو دو آہ پھیلا تہا عمر ہندان
 رگے پر بھی چھوٹا حسن و کار تہا
 تنہا امید آیا کر گیا گور پر وہ بھی گئے
 دلفریب سکا ہے ہر شہوہ کہ میں جو رہے
 سر میں سوزہ اتنا کہیں کا کل کا ایضہ ہے
 وحشت دہل دہل میں اچا تو ہے
 بہا گئی تنہا نسبت تو زلف یار کی

چاہ سے ظلم محکوم اجرت جان ہو گیا
رات ہیگی اس قدر شبنم سے طوفان ہو گیا
یا ابھرتی تھانالی یا حدی خوان ہو گیا
اس کھف سے کہیں کیسویر نشان ہو گیا
جو ہمارے غم کی زد تہا افشان ہو گیا
کیا غضب قتل کر کے وہ نشان ہو گیا
غم ہی اس انداز سے آیا کہ راز نہ ہو گیا
دشیاں ہو اور ہوا خواہ لب نشان ہو گیا
اگر کایفسہ ہو کر پیر کیا بان ہو گیا
دل پریشان ہو کے اپنا سببستان ہو گیا

[illegible]

عالمی دنیا کی ہر قوم و ملت کے لئے ایک عالمی تنظیم کی ضرورت ہے۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی امن و سلامتی قائم ہوگی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی اقتصاد و تجارت ترقی پائے گی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی تعلیم و ثقافت ترقی پائے گی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی سائنس و ٹیکنالوجی ترقی پائے گی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی معاشرہ یکجہتی و اتحاد میں قائم ہوگی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی انسانیت کی خوشحالی و بہبود ہوگی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی امن و سلامتی قائم ہوگی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی اقتصاد و تجارت ترقی پائے گی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی تعلیم و ثقافت ترقی پائے گی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی سائنس و ٹیکنالوجی ترقی پائے گی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی معاشرہ یکجہتی و اتحاد میں قائم ہوگی۔
 اس تنظیم کی بنیاد پر عالمی انسانیت کی خوشحالی و بہبود ہوگی۔

وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر
 وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر
 وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر
 وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر

جام کا

میں تیرے دم پر فوجیں اور فوج کا
 سارے سامنے منظر گردش کا
 حال تھا ہوا گزرتی تھی
 تو کیا حال تیرا تو میں

۱۴

ناز غم سے میں کوئی نادر کوئی ننگین تھا
 رات کو اوسکا غم فرقت بلا خونیر تھا
 یا تہ ملوانا تھا عالم کے ترا جوش شباب
 شاید اوس شگامی نہ صبیحہ کوئی نہ تھا
 رو بہ رویہ میرے سر پر تک کہتے شمع کے
 اور کیا کرتا وہ شمع امی ختیاق فتنہ خیر
 گلشن کوئی حشم کی یاد میں شاہد بیان
 کھٹک پیمان کو نگاہ سوکرتی تھی غمان
 آج بڑے بڑے مہینے میں جگر میں نہیں گیا
 کچھ دلوں کو سب آئے ہیں سینہ میں بھر
 درجہ بلیکس کو بھجنا تھا نہ جنوں عشق میں
 میرے دل میں یا بھر تھے جسے ہر صبح نفس
 از روی وصل میں آنکھ اسیان لیتا تھا
 کو کبھی ہی عشق تھا کیا لمحہ کلامی کے لئے
 رات تیرے غم میں ساقی تھا جوش لب لباب
 حلقہ مار سیدوزن تھے سب سے ار کے
 تیر سا لگتا تھا اگر دلیر اہل شوق کے
 بوسہ نامی لب کے غم میں جان ہی خیر کے
 ناز و انداز وادان سب میں کوئی نہ تھا

فصیح پر مجھ بکینہ کے سب کا خونیر تھا
 دم کشا کش سے گلی کو ایک تیغ تیر تھا
 کیا بلا سینے کا انگیزا شتیاق انگیز تھا
 موصوفہ باد صبا کیسوی عنبر بیز تھا
 نغمہ رنگین نوا بیان گلستان ریتا
 وصل کا وعدہ دروغ مصلحت میر تھا
 نقش با گویا بیا رنگ کا لبریز تھا
 اوسکا انداز اخلاقیات امیر تھا
 جام می میں ہرے رات آتش میر تھا
 در نہ زخم آئے رہے جھٹک ناخن میر تھا
 میرے آگے گرد باد و دست و دست خیر تھا
 خون میں دبا کبھی ناوک خونیر تھا
 کیا نیم صبح کا جو کبھی شوق انگیز تھا
 ای ہونٹوں میں لب شیریں کو کیا فیر تھا
 ساغر دیدہ سے جام غم تک لبریز تھا
 رات کی غم خانہ میر آہ ظلمت خیر تھا
 زمرہ مرغ سحر کا کٹنا در و امیر تھا
 اوسکا لپکا تھا مجھے حسن خیر کا لبریز تھا
 بعد اسکی عشوہ چالاک در غمہ خیر تھا

وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر
 وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر
 وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر
 وہ کوہوں کی پہاڑیوں پر چڑھ کر

میں نے فرمادی جو نقش کو داسنگ پر
نطق وہ آرائش عشرت نگہ پر دیر تہا

دیکھی اویسی جال گرفتار ہو گیا
تو بہ جوئی تو تو بہ کا پسندار ہو گیا
سیر میں ہوائی لہن جو ٹہری ہو جنوں
گل تک نسیم میری رسائی محال ہے
یہ سوچتے نہیں ہیں کہ کانٹا کس طرح کو
لٹکا جو اوس سے ترک کیا درد دل بڑھا
فرط قلق سے رات کو بکڑے دل و جگر
درنجیر پانوں میں ہے علی بند کی پڑی
جرم کراہتا ہے دل زار درد سے
شوخی سے مثل برق نہ بخت نگاہ
الہی تابخ کہ نظر کو ہے خیرگی
جسد لیسے تاک جہان کا لپکا تجھے بڑا
رسوائی جنوں نے یہ جہاں کیا سلوک
زہار سے ہوئے تھے مے لب آشنا
وہ دوسے میری نالوں کے سوا عہد و کربا
کچھ ماجرا ہے کہ یہ تو اچھا آشنا ہو چہ
اوت یہ تیری شوق ہم آغوش نہیں

زنجیر دل کو موجد رفتار ہو گیا
ہلکا گنہ سے ہو کے گران بار ہو گیا
دل میں جہاں خیال تو آزار ہو گیا
خار و خس جمن کا ہوا دار ہو گیا
جی میں ہیں خوش کہ وصل کا قرار ہو گیا
یہ ہنر سے میں اور ہی ہمار ہو گیا
تیری تکی میں میں کوئی سوار ہو گیا
منہدی کا چور آج گرفتار ہو گیا
پہلو ہمارا خانہ بے بیار ہو گیا
خود حسن ہے نقاب رخ یار ہو گیا
درہی فروغ حسن سے دیوار ہو گیا
غرفی کا نام مطلع انوار ہو گیا
اونی تو شان بڑھ گئی میں خواہ ہو گیا
خود ظلم سے وہ ترک کا کم آزار ہو گیا
کسا نصیب کیلئے بے سوار ہو گیا
اپنی اہو ہو سب سے وہ آزار ہو گیا
جسم نزار حلقہ زار ہو گیا

مرا پہر امتحان دیکھ کر اس امتحان میں
 اولجہ جانا تو غیبی فی وہ دل ناگہان
 خیال اس کا ہے چھو کر دل نہ تو توان
 چھپا تاہم بومرغ شکل نہان اپنا
 ڈرائی فی ادنیٰ بین جو چاہوں کہ اپنا
 پہنند از کشتا تھا وہ یار ناتوان اپنا
 وفا میں ہم وہ دیر جی خفا میں تجا اپنا
 جسے بھی کون دیکھ وہ کہے قصہ بیان اپنا
 رانی انک مست ناز شب بہر بیان اپنا
 فرہ ہر دل کہ شکر و شکر زہر دواں اپنا
 اوی میں ہی میل سہمی ای شیان اپنا
 کہ نذر برق کب کا ہو چکا ہے شیان اپنا
 کہ اب تک خم کی صورت میں ہو چکا اپنا
 مجھے کیا اور بھی کالا کر سنا سماں اپنا
 نہ کیونکر گوئیے خاطرہ عنبر نشان اپنا
 ابھی تک ہمیں بدظن ہے وہ شوخ گمان اپنا

کہ جب تک کچھ حوالہ نطق بنزبان نہ ملے

افغان پوهن

[illegible][illegible][illegible]

افغان یقین

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں نیم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں ایک رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت سپید
اور کیا چاہتے ہو اپنے دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کالوائی والا
کچھ نہ ٹھہرتے تھے دستوں کی صفائی آگے
بیتہ شریک کیا کہ جس سے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب سے نرالا مضمون
نقشہ سبیر کی طرح بستر غم پر مے

جی میں کہتا ہے وہ لیگا دم قابو بدلا
اپنی رحمت کی طرف دیکھنے لے تو بدلا
روبرو یار کے رنگ گل و شہو بدلا
سید مانی کا میں جشیان شخو بدلا
اضطرابِ لب قیامت پہلو بدلا
کیسا کیسا درغلطان نے نہ پہلو بدلا
عق شرم کے قطر و نئے ہر انسو بدلا
خوابِ سدا نے مطلع کا یہ پہلو بدلا
نا تو اتنی سے کسی روز نہ پہلو بدلا

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں نیم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں ایک رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت سپید
اور کیا چاہتے ہو اپنے دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کالوائی والا
کچھ نہ ٹھہرتے تھے دستوں کی صفائی آگے
بیتہ شریک کیا کہ جس سے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب سے نرالا مضمون
نقشہ سبیر کی طرح بستر غم پر مے

ایک پہلو کو گہی مرتب باندھا اے نطق
کیا مضامین اشعار میں پہلو بدلا

تالیاں واح سے میں طالب مقرب تھا
اسٹیج سے ترا پہلا تفاعل خوب تھا
ہر ستم پر حکم صبر حضرت ایوب تھا
شہر کنعان میں جو نور دیدہ یحییٰ تھا
ہکھو خرمائے لب شیریں بہت مرغوب تھا
یہ نرا شتر تھا سلام غم بھی مکتوب تھا
ساک راہ محبت جو ملا مجذوب تھا
دل سے خوانان وصل کا وہ لبر محبوب تھا

نزع میں لہ تھا قاصد محبوب تھا
یہ ستم اول نسو تے نہ یوں معسوب تھا
اف رسی رہا وحیدان فہمی فی الحال
مصر یوں لڑائی لڑکھاتا ایزائی کا تھا
گنہگار ہی سیوہ تھا لیکن جلالتِ تہی
اور تو جو کچھ لکھا تھا سو لکھا تھا خطِ جبر
جسکو دیکھا آپ سوجھنا نہ ہی دیکھا اوسے
خاشی حسن طلبت جی نظر عین خوا

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں نیم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں ایک رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت سپید
اور کیا چاہتے ہو اپنے دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کالوائی والا
کچھ نہ ٹھہرتے تھے دستوں کی صفائی آگے
بیتہ شریک کیا کہ جس سے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب سے نرالا مضمون
نقشہ سبیر کی طرح بستر غم پر مے

یہ جو مثنوی دل کشا نہیں نیم صفا
ہر سزا کا میں سزاوار ہوں ایک رب
عکس رخ سے وہ ہوا سرخ تجلیت سپید
اور کیا چاہتے ہو اپنے دونا تو لبیا
شعبہ غم کون تھا کروٹ کالوائی والا
کچھ نہ ٹھہرتے تھے دستوں کی صفائی آگے
بیتہ شریک کیا کہ جس سے پانی پانی
ابرنما ہوا غریب سے نرالا مضمون
نقشہ سبیر کی طرح بستر غم پر مے

از نسیم حسنه

دیکھنا آتے باہر نہ مگر ہوجانا
 کچھ بری بات نہیں لگا اوہ ہوجانا
 خضر کو چاہیے ایسے میں ادھر ہوجانا
 گرمی گریہ سے اشکوں کا شہ ہوجانا
 نہ کہیں پردہ درختم جگہ ہوجانا
 بات کی بات میں اس نوع و گر ہوجانا
 اس قدر دشمن ارباب نظر ہوجانا
 اے بت اتنا تر اتھر کا گھر ہوجانا
 کیسے ہر موعے مرے کا ہونظر ہوجانا
 جا بیسے عمر کا عشرت میں بسر ہوجانا
 بے اثر نا تو کین مٹلہ ہوا اثر ہوجانا
 اوسکا ہر رنگ میں نیز رنگ نظر ہوجانا

وہ صبح گھر کو گئے سو گیا ہمارا رخت
 وہ کیا زہ تھا جو قاتل کے زیرِ رخت
 یہ گرمیاں آئی فاف او کے لئے تباہ
 دمان ختم میں تیغ ننگ کو آب کی

گلی گلی دل خانہ خرابے نکلا
 تھلاش یار سے اے نظن کیا خرابیا

نطق جانا تھے اوس گھر میں اگر ہوجانا
 پنا کر لیے کوس نیم ننگ کافی ہے
 ناز و انداز و اداس بین نہیں کو چاہا
 جگنو کی دھنیں سات میں کو باہر بہار
 میرے سینے کو ترپ کرنے دلا شق کرنا
 غم سے یہ رنگ ہے میرا کہ ہوا تر افراج
 حرمِ خارہ یہ آنکھیں یہ کھلو الینا
 میں جو روؤں تو کھڑا ہو کے کھنڈی
 دیکھ اے شوق تماشا کجی سوچ گیا ہے
 وہ نہو پاس تو غم البدل اوسکا خیال
 گو خفا سنی وہ کا فر ہوا پر سن لو کیا
 اہل منش کو دکھاتے ہے ہمارا گلشن

کٹ گئی وصل کی شب نطق بہت بہتر تھا
 موت کا ترے لیے خواب سحر ہوجانا

دیکھنا آتے باہر نہ مگر ہوجانا
 کچھ بری بات نہیں لگا اوہ ہوجانا
 خضر کو چاہیے ایسے میں ادھر ہوجانا
 گرمی گریہ سے اشکوں کا شہ ہوجانا
 نہ کہیں پردہ درختم جگہ ہوجانا
 بات کی بات میں اس نوع و گر ہوجانا
 اس قدر دشمن ارباب نظر ہوجانا
 اے بت اتنا تر اتھر کا گھر ہوجانا
 کیسے ہر موعے مرے کا ہونظر ہوجانا
 جا بیسے عمر کا عشرت میں بسر ہوجانا
 بے اثر نا تو کین مٹلہ ہوا اثر ہوجانا
 اوسکا ہر رنگ میں نیز رنگ نظر ہوجانا

دیکھنا آتے باہر نہ مگر ہوجانا
 کچھ بری بات نہیں لگا اوہ ہوجانا
 خضر کو چاہیے ایسے میں ادھر ہوجانا
 گرمی گریہ سے اشکوں کا شہ ہوجانا
 نہ کہیں پردہ درختم جگہ ہوجانا
 بات کی بات میں اس نوع و گر ہوجانا
 اس قدر دشمن ارباب نظر ہوجانا
 اے بت اتنا تر اتھر کا گھر ہوجانا
 کیسے ہر موعے مرے کا ہونظر ہوجانا
 جا بیسے عمر کا عشرت میں بسر ہوجانا
 بے اثر نا تو کین مٹلہ ہوا اثر ہوجانا
 اوسکا ہر رنگ میں نیز رنگ نظر ہوجانا

یہ نیا ایک قیب اور ہمارا نکلا
 کیسے گھونٹے یہ لگتا ہے بری جاتی پر
 اسی میں سب گریہ تو نکالے ہے
 وہ بت پردہ نشین جہان کے آیا ایک
 دشت سے دشت عدم جو شمع و شمع
 طیس بطور شبنم و زرا کرتے ہے
 پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
 تہ کیا عشق کی صدمہ کو گمراہ نہ کے
 اوس سے کہد و ترسے چارے صحت پائی
 چہوڑ کر گرہ غیب لوطی کس کو پسند
 وہ مہ چارہ سے چودہ برس کس میں
 رات اسے رشک فر کیے جگای ہو

ایکا آئندہ ہی گھونٹے والا نکلا
 دل بیتاق نظر مجھے گھونٹ نکلا
 دیدہ تر نہیں نکلا ہے ہوشیا نکلا
 میرا سودا ہی کوئی روز تماشا نکلا
 دو ٹکٹو نکلو نہیں کہا لئے میرا جان نکلا
 ہونو دل میں مقرر کوئی پہوڑا نکلا
 جی گیا منہ سے گزرا منہ اوسکا نکلا
 انی امید تھی دل سے یہ جنت نکلا
 ہی وہ قصیدہ سمیے گا دم اوسکا نکلا
 جھگو کاوش نے غریزوں کے نکلا نکلا
 چودہ حصے سے ہی جو میں نے یادہ
 ضح کو آیا ہے تو شام کا نکلا نکلا

نطق بطق قیاد صبا کو دیکھو
 اوس گلی تہ میں ہی خاک اڑاتا نکلا

شاد ہو کر دی مبارکباد کیا
 گو کہ میں کیا ہوں میری فریاد کیا
 غم خدا آباخون اجداد کیا
 ہم ادا کرتے ہیں رسم عاشقے
 کیوں سنیں ہم ناشکیبائی کی طعن

اوسکا وعدہ اسے دل شاد کیا
 یہ فلک تیری ہی ہے بنیا کیا
 ایک مشت خاک ہے بنیا کیا
 ورنہ اپنی بے اثر فریاد کیا
 غم میں سر کا پہوڑا فیاد کیا

یہ نیا ایک قیب اور ہمارا نکلا
 کیسے گھونٹے یہ لگتا ہے بری جاتی پر
 اسی میں سب گریہ تو نکالے ہے
 وہ بت پردہ نشین جہان کے آیا ایک
 دشت سے دشت عدم جو شمع و شمع
 طیس بطور شبنم و زرا کرتے ہے
 پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
 تہ کیا عشق کی صدمہ کو گمراہ نہ کے
 اوس سے کہد و ترسے چارے صحت پائی
 چہوڑ کر گرہ غیب لوطی کس کو پسند
 وہ مہ چارہ سے چودہ برس کس میں
 رات اسے رشک فر کیے جگای ہو

یہ نیا ایک قیب اور ہمارا نکلا
 کیسے گھونٹے یہ لگتا ہے بری جاتی پر
 اسی میں سب گریہ تو نکالے ہے
 وہ بت پردہ نشین جہان کے آیا ایک
 دشت سے دشت عدم جو شمع و شمع
 طیس بطور شبنم و زرا کرتے ہے
 پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
 تہ کیا عشق کی صدمہ کو گمراہ نہ کے
 اوس سے کہد و ترسے چارے صحت پائی
 چہوڑ کر گرہ غیب لوطی کس کو پسند
 وہ مہ چارہ سے چودہ برس کس میں
 رات اسے رشک فر کیے جگای ہو

یہ نیا ایک قیب اور ہمارا نکلا
 کیسے گھونٹے یہ لگتا ہے بری جاتی پر
 اسی میں سب گریہ تو نکالے ہے
 وہ بت پردہ نشین جہان کے آیا ایک
 دشت سے دشت عدم جو شمع و شمع
 طیس بطور شبنم و زرا کرتے ہے
 پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
 تہ کیا عشق کی صدمہ کو گمراہ نہ کے
 اوس سے کہد و ترسے چارے صحت پائی
 چہوڑ کر گرہ غیب لوطی کس کو پسند
 وہ مہ چارہ سے چودہ برس کس میں
 رات اسے رشک فر کیے جگای ہو

یہ نیا ایک قیب اور ہمارا نکلا
 کیسے گھونٹے یہ لگتا ہے بری جاتی پر
 اسی میں سب گریہ تو نکالے ہے
 وہ بت پردہ نشین جہان کے آیا ایک
 دشت سے دشت عدم جو شمع و شمع
 طیس بطور شبنم و زرا کرتے ہے
 پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی
 تہ کیا عشق کی صدمہ کو گمراہ نہ کے
 اوس سے کہد و ترسے چارے صحت پائی
 چہوڑ کر گرہ غیب لوطی کس کو پسند
 وہ مہ چارہ سے چودہ برس کس میں
 رات اسے رشک فر کیے جگای ہو

قلمی ہر سہ لفظ کا ایک لفظ ہر سہ لفظ کا ایک لفظ ہر سہ لفظ کا ایک لفظ
 قلمی ہر سہ لفظ کا ایک لفظ ہر سہ لفظ کا ایک لفظ ہر سہ لفظ کا ایک لفظ
 قلمی ہر سہ لفظ کا ایک لفظ ہر سہ لفظ کا ایک لفظ ہر سہ لفظ کا ایک لفظ

اس تلمانی کا سبب کہنا نہیں انکے ہاتھوں کے ہیں پھر پھول سو تھی چری سیر گئے کو تیز سی پڑ گیا کیوں دھوکا دل میں چل پھر وہی اے طفل ہے مشق جفا کچھ سنا سمجھ نہ اوسکے دیہاتین جہیل لین گے جی کڑا جب کر گیا جانتے ہیں ہونٹہ کیوں خم جگر زخم دل منہ کھول کر رہ گئے میں ترہنچ ستم تر پاتھا کب	تم نے بہر سوچی کوئی بیدار کیا نازنینوں کی دلا بیدار کیا اور تہادہ غمرہ جلا دیا یا میرے بے اثر فسر یاد کیا آگیا ہوا سبق پھر یاد کیا آتے فلاح کیا ارشاد کیا ناز غمرے کیا ستم بیدار کیا یاد آئی لذت بیدار کیا تجھ سے قاتل کی کرین فریاد کیا پھر تو کہ کیا اے ستم ایجا کیا
---	---

مر گیا کیا نطق دیکھو تو سہی
 آج وہ کہتی ہیں تم میں شاو کیا

میں نہیں کہتا ہوں کہ غم انہیں چھا روز اتمین عدو تب تو نہ بدنام چھا خود ہیں میں جو کہتی ہیں براہل صفا کو کیوں جھگڑا کہتی ہیں خوانی تو دیکھیز دل غم جو افسرہ ہو سنے سو نکالو نہ راتوں کو جگایا کسی آنگوٹہ کا لکنا بس دین نصیبو نکو برا کیوں کیوں	لیکن جو ہو یا نہیں چھا نہیں چھا میں تو کہی تو مرا آنا نہیں چھا آئینے کا کیا جرم جو چہر انہیں چھا وہ کونسی چہی ہیں جو بند اندیش چھا وہ مردہ ہو کر میں افسر کہنا نہیں چھا تعبیر سے یہ خواب زلیخا نہیں چھا اجی جو یہ ہوتی تو وہاں کیا نہیں چھا
--	---

دین کا
 دین کا
 دین کا

ماگنون تو یہ کہتی ہو تقاضا نہیں چاہی
اتنا بھی تدبیر اسب پیدا نہیں چاہی
یہاں ناز تو اچھا ہے یہ اتنا نہیں چاہی

سنبھلو یہ بہت محبوب الوقت میں ہوگی
برگام کا اس نطق تیری آئینہ بیا

اسے دوست بخون کہیں تو دامان کسی
راہ گھر رہے دے پیکان کسی کا
ایمان کہیں خط کسی عنوان کسی کا
لا رہا وہ کل رات تھا مہمان کسی کا
چلنے کی لہ لہ تہ پہیہ کسی کا
جائیکا خیال تہ پرستان کسی کا
کچھے میں ہی چھوڑو مکان ایمان کسی کا
سننے ہیں کہ نازک چوبت کان کسی کا
وہ اور نکالے کہیں ارمان کسی کا
وڑ جائے جو منہ دے کے دامان کسی کا
یہ بھی ہو ابو مکین حیران کسی کا
کیسو بھی دم بہر پوریشان کسی کا
جیتے کوئی ناخوانہ مہمان کسی کا
پر کیا ہے زمین پاتے ادھر ن کسی کا

۱۰۰

بہارِ دیوبند

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کی لی بن ہے
 چہ سے کیوں اس قدر گریہ کر رہا ہے
 کچھ پر رو ہی بس میں کہتے ہیں
 دل قصہ سہر خدائے یسے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ غمی کا دے رہا ہے مزہ
 کیون جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

اب ہم جو کس کی دوسری نہیں چہرے آؤ گے
 رو کا جو کہیں آج تو یوں فیصلہ ہوگا
 کہتے ہیں لی ہو گیا شیطان کسی کا
 یا ہم میں اب نہیں دربان کسی کا

میں ہوں کو توڑ سوں وہ کرے قبضہ لیون پر
 اسے نطق چسپا لوں جو لی پان کسی کا

یا الہی یہ دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کی لی بن ہے
 چہ سے کیوں اس قدر گریہ کر رہا ہے
 کچھ پر رو ہی بس میں کہتے ہیں
 دل قصہ سہر خدائے یسے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ غمی کا دے رہا ہے مزہ
 کیون جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

اس گلی سے جو پانوا ہو نہیں
 نطق دیکھو تو ہے یہ گھر کس کا

لکنا ہے قصہ یار کو حال تباہ کا
 خامہ ہویر نالہ کا دودھ ہو آہ کا

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کی لی بن ہے
 چہ سے کیوں اس قدر گریہ کر رہا ہے
 کچھ پر رو ہی بس میں کہتے ہیں
 دل قصہ سہر خدائے یسے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ غمی کا دے رہا ہے مزہ
 کیون جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

میں نے دیکھا ہے کہ جو کس کا دل ہے گھر کس کا
 ایسا نالہ ہے شعلہ و گھر کس کا
 دل نہ اردن کی لی بن ہے
 چہ سے کیوں اس قدر گریہ کر رہا ہے
 کچھ پر رو ہی بس میں کہتے ہیں
 دل قصہ سہر خدائے یسے
 اوشی کیونکر یہ کہہ دیا ہے
 کان تک بھی اوسکے پہنچے گا
 نالہ غمی کا دے رہا ہے مزہ
 کیون جیسا ہے ہوا و کس کیلین
 نہیں پہنچے نخل الفت میں
 دل ہی چلتی یہ خون گرتے ہو

فہم ہوا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تھا جو ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر بیٹھ کر کھجور کھا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ کھجور تو بڑی کڑواہٹ کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے کھانے سے پہلے اسے پانی سے دھوا دیا ہے۔

چل اؤ ننگہ جریں نو میری آہ کا
 لیٹھا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا
 لشکر غم و الم کا سہہ ڈنکا ہے آہ کا
 وامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا
 پسلا ہوا ہے جبال مرے دوداؤ کا
 وہ ظلم و سیر اور تقاضا نباہ کا
 بوجھ و حال غم دل خیران پناہ کا
 وہ غم کہ رہے ہیں عہد سے نباہ کا
 مارا وہ تیریا رے ترچھی نگاہ کا
 گویا نکلا دلا ہوا سبزہ ہون راہ کا
 وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا
 حسن عمل ہے نام یہاں اس گناہ کا
 چھٹی ہے پہلڑی سی یقین ہی آہ کا
 اسے درد کیا کروں یہ بھالیکے آہ کا
 لوزنگ جم گیا مرے بخت سیاہ کا
 افسر کراسکوناز و ادا کی سیاہ کا

عالم نظر پرے گا بگولے کی گاہ کا
 سینے سے غش تک ہوئی ایک کشمکش
 میں شاہ ملک عشق ہون کی مومرات
 اوس سیم تن نے دولت دیدار پر
 بچا نہیں ہے لاکھ اوڑے طاقتور
 لوہم تو خو کو روئے تے نکلی سمجھی ب
 لکڑے ترہ پیرا گھوٹیں کی خون لیکہ لو
 اے دل تجھے ہو مر دہ محروئے ابہ
 بس ایک بار چہ کئے دونوں دل و جگر
 پیرم دگی و زردی و کا ہیدگی ہوئے
 پیرم تو شل قبلہ نما پیراودہ پر
 زاید یمن حسن بستہ سے منع کر
 کیا محط ہے اثر کا روزگار میں
 تصویر ضعیف ہوں مجھ جیش محال ہے
 تشبیہ و تمثیل سے باریک
 سب سے بڑی ہوئی یہ نگاہیں میری آنکھ

اوس نقش کا منطق	یقتہ صفا ہے
خاک اور اڑے رخ مہر و ماہ کا	
زائد نہیں بیوجہ تے نہیں تاکا	جلوہ رخ اصنام میں ہی نورجہ آکا

فہم ہوا کہ میں نے ایک دفعہ ایک شخص کو دیکھا تھا جو ایک کھجور کے درخت پر چڑھ کر کھجور کھا رہا تھا۔ میں نے اس سے کہا کہ یہ کھجور تو بڑی کڑواہٹ کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اسے کھانے سے پہلے اسے پانی سے دھوا دیا ہے۔

[illegible]

مکان بولی

جو مٹی عدو نے تسلی نہیں ہوئی کہ
بات اوس جیٹو سے منہ کی پھوٹی جیٹو

اس عمارت سے نکلتا نہیں مطلب اپنا
ہوگا دعوے کی جھل بند ہی کہ لب اپنا

جلوہ یار سے روشن میں ہماری کہیں
خوش وہ ذرہ ہن ہم ہر جگہ کو لب اپنا

وہ ترک تیغ کینچ کے جب رو برو ہوا
اے دوست میں ستم کش لطف عدو ہوا

جلاد کا جو مات پڑا درمیان میں
گلشن فرور سنیہ پر داغ ہم ہی ہیں

کس پر شباب میں بہ گرمی جمال
جوش شباب کا یہ وہی ایک نشہ ہے

جلاد و جرح سہم کے آرم جو ہوا
ایں شمع تو اگر چین نک و لو ہوا

کس و پر شباب میں بہ گرمی جمال
جوش شباب کا یہ وہی ایک نشہ ہے

جلاد کا جو مات پڑا درمیان میں
گلشن فرور سنیہ پر داغ ہم ہی ہیں

کس پر شباب میں بہ گرمی جمال
جوش شباب کا یہ وہی ایک نشہ ہے

جلاد و جرح سہم کے آرم جو ہوا
ایں شمع تو اگر چین نک و لو ہوا

برہ بڑھ کہ گمانی رستہ خود نوں بچان
تیغ خناسی طعن ہی کیا سر نہرو ہوا

اثر سے جذب کہ وہ شوخ دیدہ آیتا
مری خون کی ہوا سے چمن ہوئی قمار

برہ رات کشیدہ کشیدہ آیتا
فلک کے سے آفت رسیدہ آیتا

اثر سے جذب کہ وہ شوخ دیدہ آیتا
مری خون کی ہوا سے چمن ہوئی قمار

برہ رات کشیدہ کشیدہ آیتا
فلک کے سے آفت رسیدہ آیتا

وہ دن چلے وہ دن چلے وہ دن چلے
وہ دن چلے وہ دن چلے وہ دن چلے

وہ دن چلے وہ دن چلے وہ دن چلے
وہ دن چلے وہ دن چلے وہ دن چلے

مثنوی غزل
حسن کیا

مٹھا راشیفہ خال ابھی اور بیتاب سرور تہا دل جان کو منور آنکھیں تیریں	مثال ہر دم کزیدہ آیاتہا وہ راحت دل جان نوریدہ آیاتہا
دریں برق بجلی پر مژدہ جلوے کا سحر ہے یہ غلش رشک کو کہ آئینہ	جلا میں لیا ہی جیسا ندیدہ آیاتہا مٹھا رہے سامنے کیون اب دیدہ آیاتہا
کیا نہ زلف نے سنبل کو سرنگولی خر	مقابلہ کو وہ گیسو بریدہ آیاتہا

وہی یو طلق نہ تہا رات جو کہ غفلت میں
تہا رات میں برتھا قصیدہ آیاتہا

وصلت کی شب بھی خون منی دل ہوا آنکھوں کی تیلی نیک سید اسے رہا ہوا	آٹھ لاکھ شرم کو ادب الرخصل ہوا اوتھیا سا خال خال حسینو نکاتل ہوا
اے شوق کو ادب تو دیاں چن میرے نہی ہی ملو سا یہ کہ سو نہیں جو میرا	سوار تیرے فعل سے میں منفعل ہوا کیا سلفہ اگر نہ تیرے بدن میں تھکس
کیا کہی خیال میں نہ رہتا تیرا اے اضطراب دل تیرے غار سے کہو دھرا	نچھو ہو کہ دل میں جو کہ مستل ہوا ایک ہو تو نایا یاد کیا ابھی شب ہوا
ستر سے یوں وہ صبح اوٹھا جیسے تیرے پیچ اوٹھو برسہ وہ دفنان جا رات	زور تیرے دل سے یہ حال ہوا میں ایک برس اداسی کا دل ہوا
قرضہ فرجوش جو مارا بزل گردن دیں پس کیا میں بار غم جو بار سے	وہ تیرے دل میں غم ہی جیاتی ہوا

چرخ صف ہو گلستا و صف حسن طلق
خسا جو صفیہ تو نہ نقطہ تل ہوا

مثنوی غزل
حسن کیا
مثال ہر دم کزیدہ آیاتہا
وہ راحت دل جان نوریدہ آیاتہا
جلا میں لیا ہی جیسا ندیدہ آیاتہا
مٹھا رہے سامنے کیون اب دیدہ آیاتہا
مقابلہ کو وہ گیسو بریدہ آیاتہا
آٹھ لاکھ شرم کو ادب الرخصل ہوا
اوتھیا سا خال خال حسینو نکاتل ہوا
سوار تیرے فعل سے میں منفعل ہوا
کیا سلفہ اگر نہ تیرے بدن میں تھکس
نچھو ہو کہ دل میں جو کہ مستل ہوا
ایک ہو تو نایا یاد کیا ابھی شب ہوا
زور تیرے دل سے یہ حال ہوا
میں ایک برس اداسی کا دل ہوا
وہ تیرے دل میں غم ہی جیاتی ہوا

مٹھا راشیفہ خال ابھی اور بیتاب
سرور تہا دل جان کو منور آنکھیں تیریں
دریں برق بجلی پر مژدہ جلوے کا
سحر ہے یہ غلش رشک کو کہ آئینہ
کیا نہ زلف نے سنبل کو سرنگولی خر
وہی یو طلق نہ تہا رات جو کہ غفلت میں
تہا رات میں برتھا قصیدہ آیاتہا
وصلت کی شب بھی خون منی دل ہوا
آنکھوں کی تیلی نیک سید اسے رہا ہوا
اے شوق کو ادب تو دیاں چن میرے
نہی ہی ملو سا یہ کہ سو نہیں جو میرا
کیا کہی خیال میں نہ رہتا تیرا
اے اضطراب دل تیرے غار سے کہو دھرا
ستر سے یوں وہ صبح اوٹھا جیسے
تیرے پیچ اوٹھو برسہ وہ دفنان جا رات
قرضہ فرجوش جو مارا بزل گردن
دیں پس کیا میں بار غم جو بار سے
چرخ صف ہو گلستا و صف حسن طلق
خسا جو صفیہ تو نہ نقطہ تل ہوا

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔
 اگرچہ ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا، مگر ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔
 اگرچہ ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا، مگر ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

وہشت میں مجھ سے اب کوئی کم ہو رہا ہوا
 گانے میں اب کی نہیں کر سکتے اس قدر
 کچھ بھی نہیں ہے مجھ سے ملاوٹ کے حصو
 وہ ہے ہر نشان یہ فقط ہے مرفشان
 سوز و نیاز کہاں ہیں شمشاد و شیریں
 اسے شیخ کی کسی غم دین کا فراغ ہے
 بلبیل ہو کر مجھ سے نہ بخت فغان کر
 آج آہو سے میرا قدم ہے بڑھا ہوا
 جتنا ہمارا نالے میں دم ہے بڑھا ہوا
 گو اور بادہ خوار و فین جم ہو رہا ہوا
 کچھ شاخ سے بھی ست کرم سے بڑھا ہوا
 بوٹا سا اونسے قد صبر سے بڑھا ہوا
 ہمو تو ان بتوں ہی کا غم سے بڑھا ہوا
 نالی میں میرا صور سے دم ہی بڑھا ہوا

جتنے ہیں لطف عرصہ معنی کے شمسوار

اونے مرا کیت قلم ہے بڑھا ہوا

کچھ مشورہ اخیر سے پہر نام ہمارا
 لی جاوے وہاں کیا کوئی پیغام ہمارا
 جنتیں ہے نزاکت سے نہیں آئے ہونگو
 کچھ شرم ہی ہو ازل پناب کہاں جا
 پیدا دا وٹھانیکار قیوں سے تقا نسا
 اس کے ڈرا لیسے ہی کیا تاہین نک
 آئے تھے ملاش نام تہ کو بس ہم
 آرام کجا عیش کجا توتی جب ہو
 دیدار طلب ہو کے پہر احسان ملائے
 بدنام ہیں اوٹھیں سرفیل یہ ڈر ہے
 دل ہے کہ کیوں ہے بت خود کام ہمارا
 کتنی ہی بان کی چوٹ نام ہمارا
 بس خاتمہ ہے حشر و شام ہمارا
 قاصد کے زمانے یہ پیغام ہمارا
 فرمائی جیسے کہ یہ ہے کام ہمارا
 امیبت دن تیات ذرا ہنس نام ہمارا
 اور آج کو چے میں ہے کیا کام ہمارا
 تو عیش ہمارا ہے تو آرام ہمارا
 چل جائے نقور سے اگر کام ہمارا
 جب ہو تو ہو ہونے کے نام ہمارا

تم کا

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

ادامہ دینا ہے اور اس کے لئے ہم کو اپنا دل بکھارنا پڑے گا۔

میں سادہ دہریہ کا ہے ہو وصل سے معلوم
 بسعہ برای نطق نہیں ان میں ہونگا

لو خیاں تنگا را پہنچا
ساتی بزم انبساط چلا
سر بسر ناز سر بسر غم
و خیر و سرور و موسم شست
قدس و نور تو ساریان بولا
جالدین جرسے پیر مئی نکمیز
لو گلو باغ باغ بیوجا و
مثل طائر جانم رقصان ہو
یون جو بر جھون ٹرپ پادوں
مژہ و چشم کا خیاں آیا
کے دیتے ہے صاف دلی تپ
سو سو اک ایک باغیاں کو سنا

لطیف کا دل بہاؤ بنے کرو

تیر مار و شکار آہنچہ

کوئی ذکر کل جو اوس کتب میں کی گئی ہے
چھوڑا تو تہا رقیب قسم سے بل پڑا
وہ چاند دیکھنے جو لگے گو نہ تھا مگر

10

کونسل ایس ایم اے کے نام سے
فصل اول میں مذکور ہے کہ
مجلس تعلیم و تربیت
یہاں ایک ایسی کمیٹی بنائی جائے گی جس کا کام ہوگا
مدرسوں کی فہرست تیار کرنا اور ان کو نوکری پر رکھنا
اور ان کی تنخواہ طے کرنا اور ان کی تعلیمی حالت دیکھنا
اور ان کی تعلیمی حالت دیکھنا

ہمیں کو بار بار لکھا کہ اس کو اپنی طرف سے
 مار دینا

یہاں تک کہ اس کو مار دینا
 ہمارے لئے ضروری ہے

گیسٹو رائٹن ایکٹو بن بنائی سانب
 مارے بہین سن سے یہ لہن دو باؤن
 یا داؤنکی وہ لہن دسین کے سب کاؤ

اسے گنج حسن ویدی دولت نہ ہوتا
 منشا تو ہے لاؤ رہے قابل رہیں
 مرکز جو افریقہ میں نہیں کی

زفونہ پڑے نہیں تھے ہو قطع کیوں
 کیا کہتے ہیں اس سر قضاے سانب

دل و جا ہی کو تو تھی کہ ہوا رہی
 کرجاں جا آئی کے لائی جے ہنہ ساری
 کئی تہہ آنہو من جاوہ ایسی ساری
 ہماری حال افلاک و مہرے سات
 کہانی آہ زلی جہے سانس ساری رات
 بہت حضور کی کی بھنے پردہ داری
 ہمارے غم میں سید یوشم ہمارا
 اود ہنسی تھی ہر خوش شکباری ات
 فغان نالہ فریاد و آہ وزاری ات
 ہمارے دل سے ہر شون کہتیاں ہری
 ہمیں ہی گھرے را شوق ہمکسا کی
 سجدے بام ترا موج بقراری ات

ترے بغیر ہوئی سخت بقراری ات
 یہاں لائ ہیں آنکھیں گواہ ہیں
 یہ انتظار تھا تیرا کہ مثل تاروں کے
 سر شکستہ تیرے زمین پر تیرے
 بائیں سبیل سر وہ ہوئے جواب جہیز
 جو نام آج کے لے کے شہ جلائے
 سیاسی شب فرقت کی وظاہر ہے
 ساز و ناز میں تمام کر شہ صلت
 ترے فرق میں اگر ہے مرے ہمد
 نیو جھوٹا جہاز چال تیرہ شہ زکا
 فر کو دیکھ کر کے مائے میں ات بمرہا
 کتہ چمکتی تھی بام عرش کی کیا کیا

جگر کو تمام کے بت بلک لڑ رہ جاتے
 وہ آکے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

یہاں تک کہ اس کو مار دینا
 ہمارے لئے ضروری ہے
 اسے گنج حسن ویدی دولت نہ ہوتا
 منشا تو ہے لاؤ رہے قابل رہیں
 مرکز جو افریقہ میں نہیں کی
 زفونہ پڑے نہیں تھے ہو قطع کیوں
 کیا کہتے ہیں اس سر قضاے سانب
 دل و جا ہی کو تو تھی کہ ہوا رہی
 کرجاں جا آئی کے لائی جے ہنہ ساری
 کئی تہہ آنہو من جاوہ ایسی ساری
 ہماری حال افلاک و مہرے سات
 کہانی آہ زلی جہے سانس ساری رات
 بہت حضور کی کی بھنے پردہ داری
 ہمارے غم میں سید یوشم ہمارا
 اود ہنسی تھی ہر خوش شکباری ات
 فغان نالہ فریاد و آہ وزاری ات
 ہمارے دل سے ہر شون کہتیاں ہری
 ہمیں ہی گھرے را شوق ہمکسا کی
 سجدے بام ترا موج بقراری ات
 جگر کو تمام کے بت بلک لڑ رہ جاتے
 وہ آکے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

یہاں تک کہ اس کو مار دینا
 ہمارے لئے ضروری ہے
 اسے گنج حسن ویدی دولت نہ ہوتا
 منشا تو ہے لاؤ رہے قابل رہیں
 مرکز جو افریقہ میں نہیں کی
 زفونہ پڑے نہیں تھے ہو قطع کیوں
 کیا کہتے ہیں اس سر قضاے سانب
 دل و جا ہی کو تو تھی کہ ہوا رہی
 کرجاں جا آئی کے لائی جے ہنہ ساری
 کئی تہہ آنہو من جاوہ ایسی ساری
 ہماری حال افلاک و مہرے سات
 کہانی آہ زلی جہے سانس ساری رات
 بہت حضور کی کی بھنے پردہ داری
 ہمارے غم میں سید یوشم ہمارا
 اود ہنسی تھی ہر خوش شکباری ات
 فغان نالہ فریاد و آہ وزاری ات
 ہمارے دل سے ہر شون کہتیاں ہری
 ہمیں ہی گھرے را شوق ہمکسا کی
 سجدے بام ترا موج بقراری ات
 جگر کو تمام کے بت بلک لڑ رہ جاتے
 وہ آکے دیکھتے حالت اگر ہماری رات

لہو کے گھونٹ میان بنے گھونٹ سائیت
 میان تھی باسے عالم میں مہر سائیت
 میان تھی تالافز بادشاہ وزارت
 میان فیل میں جی ل کو غیر سائیت
 میان نونیک ایک سہ ایک ہمارے
 میان تھی سون بیار عجیب ہمارے
 میان تھی اونٹ تربیت کی پرہ سائیت
 میان تھی باس علی اسیدہ سائیت
 میان تھی سیر لیک تیرہ روز کار سائیت
 میان تھی سہ سین روپی چھوڑ سائیت
 میان تھی قریق اور زخم کار سائیت
 میان تھی غیر غن سائیت
 میان تھی سوار سائیت

وہاں صباغِ غند سے شیشیاں تھی لٹھک
سہیاں تھیں سوونِ محرم کی شیشیاں رسیاں

سوئے تھے وہ آگے میرے گہرات کرتا تھا خلش جھڑپیز رات دن بہر تہین اب بجائے دن کا پیشانی صبح پر یہ تل ہے	تہی شام سے رونق سحر رات ہزنا تہا دل کو نیشتر رات رد لویا ہے مجھ کو رات بھر یا وصل کے میرے مختصر رات
---	--

[illegible]

لہذا ہی منطق بلا مار زلف یار
دُور سی مجھ کی کاٹ کی چامی کھینک

دم اگر ہے تو دلا سا ہے بحث
 دست پارسا کے کہ ہوا آزاد دست
 جاگ غافل کہ تماشہ دیکھ لے
 یونان کسد و عود بین ناکام ہم
 دل میں جیٹھی تو کیا آنکھوں میں شرم
 لے اڑنے کے بلے بین تیری دم سے
 کچھ اثر ہی جب نہیں ہوتا دم
 جبکہ عشق اور بھر خوشی سے نہیں
 خود مجھ سے آباد ان کے ہون
 ایک تو ہو تجھ سے عالم سے ہمیں
 لو نہ لے یونان سے جب انکو کلام

جو ٹہرے ہیں جب ہی تو وعدہ کرتے
یہوں کی پہلو میں کاشا کی عبت
اے مرے ظالم تو سوتا ہے عبت
درد و مر کا تم کو حیل ہے عبت
لو اوٹھا بھی دو یہ پر دا ہے عبت
تو رقیون کو بھڑاتا ہے عبت
آہ تے بے سود نال ہے عبت
پتھر خر و خش و جو خش دریا ہے عبت
جانتا ہوں او میں شکو اہی عبت
سو نہویہ ماری دنیا ہے عبت
تیرا ایدل اور اراد ہے عبت

نطق کے آبانہ وہ بت گور پر
مہ نہ کہتے تھے کہ مرنا ہے غبت

تقریباً کہیں تو فلک کی برائے سرخ
دل سے خیارِ عیش دے پانوں چاہی
آدم کا تن ازل میں جو بیان نظر آ
اوترا ہی عیشِ حیرت سے دیکھتے ہیں

وقت نشا ہوئے ہوئے یا
جسم مجھ کر کے کیا کیا سہی
قدیر نے اوٹھا کے اور
پاس آئے آئے میری بوجھ

سنہ اول کا

[illegible]

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

نار ہوا

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

گر کی گرمی فریاد سے زبان فریاد
 وگرنہ کیا نہیں منہ یا نہیں فریاد
 تو ضعف سے ہوجاری ہوتی تو ان فریاد
 مگر کھٹکے سے نئے سے تو مان فریاد
 نکل کے منہ سے بنی شاخ گل فریاد
 نکل گئی مری منہ سے جو باگیان فریاد
 عود سائی م کے سہارے کی تو ان فریاد
 وہ زور شور سے ناسکے کہ ان فریاد
 ترے ستم وہ غصہ جیسے خوشیاں فریاد
 اثر ہے غم کے بنی اندر تہاں فریاد
 یہ پردہ دل محبت کی ہر نہان فریاد

برساتے اسند بول جائی گے
 تیرا ہی تری کرد ناخونکا ہنس
 آواز سے نازک مانع حضرت کا
 یہ بے سبب نہیں سن سکا بسا اذ کو
 یزیدے میں ہوں سی بھرے جا کر کے پر کا
 بڑے بڑے تو نہیں کہ بڑے بڑے شہسرا
 سکت جو سالنہ ہی نہیں کچھ چل نکلا
 تیرے دل میں یہ مردہ سی غم محبت میں
 میری وہ بلا جس سے نفس نالہ
 وہاں ہونا ہی تاثیر عشق سے تیرے
 بلکہ ہی دہشت جو سالنہ میں ہر

یہ ہماں تو چاندی ہے تلخ جو یوں رہا
 وہ لاکہ کان لگا میں مگر کہ ان فریاد

جوش پیش دل کے بھی تو مری ہو
 وہ قید میں پر کے پری ہم میں نظر بند
 ہو روزن دیوار کے ہی انگہ کہ بند
 آنگھو نہیں ہی ہنگہ شمع نظر بند
 یکا نفس اور جانی نہ یہ طائر پر بند
 ان غم کی موت یہ کہ نہیں ان کی بند

وہے ہیں تری جوش جوانی کی گوند
 الفت کہ ہے کہ بین طرفین بدظن
 امی رن تجلی کے جلو سے عجیب کیا
 طغی کے سبب میں وہاں قید مایہاں
 بیانی دل وہ ہے کہ ہمارے بدن سب
 سونا شب غم ہے مقصد میں ہمارا

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے
 وہ دیکھ کر کہ وہ بڑا دلیر ہے

۴۹

دل آہ کو اور آگ لگ کر عیاشی کو کیا بند
بلیس کے طرح ہم بھی کلچر عی اوڑھتے
تب جاؤ گی سویش مگر سوسو جگر کے
حد ہو گئی پس دل تیش تیش کی
گلزار میں آمد ہے بت پردہ نشین کی
جی میں ہر ذرا پیرے میدان سخن کی
خیال نقاب کی ہر رنگین گل سے
قلقل سے ہست بحر میں سر میرا پیرا
زندہ رونو ما تو ہمیں تو لانی نہیں
بے تاب دل سے تو ہمیں ٹھوڑا کچھ ہے
وسن لف میقام کا دل میں ہی نصو
لمت کو اوڑھ کر کول کو تو لف چمن میں

دومین فصل در بیان طبع و خلق آدمی

تخصیص نہ کر اس میں کوئی خدائے گل ہے
لگ جانے میں ان خطوں تیرہ مثل صبا بند

دیوار کو چھانڈو لگا جو دروازہ ملا بند
 دیواری تھیں تو نہایت عجیب کے پابند
 گاہے ترسے ہمراہ تو ہوا اسکا گلابند
 اب بھر کی شب یہ ہی ایسی کھلا بند
 آنکھ لہنی شب یاد میں آج یا ہو گیا بند
 سوچ میں تھا کہ جو کہیں لگی کھلا بند
 گرمی میں منوں لگا لنگر کے کھلا بند
 ایک ایک گرہ میں پرداں کیل کھلا بند
 ایسی سایہ دروازہ کیا یا نہ کیا بند
 خوشہ و کامقید نہ در حصار کا یا بند

اگر میں ہر آئے کو میں مثل صبا بند
 مجنون خود آ کر کو یہ زیور مبارک
 بالخص اگر راگنی ہی جسم یکر کر
 ناچا سنو کیا جو تھما صل میں تھان لطف
 متنا بکلیتا ہے ترا روپ بنا کر
 کیا کیا مری جان ہے او نہیں سو سے آئے
 اوس شرم کی پتلی کا مجھے سینہ دکھایا
 وہ زلف عجب خانہ زنجیر ہے جس میں
 کس بات کی بندش ہو بند غم پہ ہوا
 میں بندہ بجان اسکا بنوں نہا جو کو

بے مغز سرزمین بر اوٹھانے کی ہوا ہے
ہوئی ہے جا بونہیق نطق ہوا بند

جو جو جزی ہیں ہوا زمین میں کیا کر گنہ
جس طرح ہو سپاہ کو سردار پر گنہ
اب تک تھا اپنے زعم میں چین پر گنہ
کرتے ہیں ناز و حسن مریا پر گنہ
ناحق ہے بلکہ خوئی اشعار پر گنہ

ابرو پر او کو کھڑو کوٹھو تلوار پر کھینڈ
ناز واداکي پشت قومی یوں بھونچ
غیر وئے وہ ملا مری اندا کے واسطے
رہ کتبہ بن ناز و حسین ناز و حسن پر
کہنے اتر جو یار کے دل میں تو بات تھی

[illegible]

چند روز کے بعد میرے تو خط اب کی یوری تری نہیں
 گیسو روی یار کو سزنیہ حسن کا
 معشوق کی ہر ذات بندہ دہنی نیاز

میکو کی کیا لندی دیوار پر گھسٹ
 یہاں سے گل کو سنبھل گلزار پر گھسٹ
 ایدل نکھو کر م یار پر گھسٹ

ای خط کوئی بات کی کیا بات ہو مگر
 شاعرین ہم ہمیں ہی ہو گفتار پر گھسٹ

کیونکر مری زبان نہ نکلا سخن لند
 سنگ نیکے تیغ چٹا کر کیا ہے قتل
 شاعر ہوں تم نہ مجھ سے تعلی کے لیو
 دو میو یہ فرے کے ہین گلزار حسن ہین
 بوے لب قن کے مجھے تم عطا کرو
 لذت یہ پائی نفس کشی کے جو اختیار
 ہو صلح پر شراب پین پہ نری اور ہین
 میو کی طرح کماؤ دین یو انکھان عشق

دہوئی ہوئی زبان کو ترے آہ کے
 وہ خط کو کاہی نہایت سخن لند

الفٹ جو ہو دے اترا و سکا نہو کیونکر
 سر کر بھی ہوئی فن اوسے بت کی کجاہین
 جب تک جوانی میں گل تر کا کھائے
 دیوانہ کرے کیون نہ ترا حسن جوانی

ہم ہو رہیں جسکے وہ ہمارا نہر کو مگر
 اس نئی دفا کا ہین جو نہو کیونکر
 پہر خاک کا تیلابی تماشا نہو کیونکر
 جب فصل بنارانی تو سوا نہو کیونکر

چند روز کے بعد میرے تو خط اب کی یوری تری نہیں
 گیسو روی یار کو سزنیہ حسن کا
 معشوق کی ہر ذات بندہ دہنی نیاز
 ۵۱

ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لچا نہو کیونکر
 اسی بار چٹ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

وصف دہن یار میں منظور ہے وقت
 اوس رخ کو اگر حسن میں شہر کی پہن
 کیا ایک محبت کے ستم کر کے شکایت
 بدین عاشق و معشوق تو یکجان و قابل
 منہ دیکھ کے کیونکر نہ رہے اس کا کلمہ
 انسان ہوں فرشتہ نہیں کیونکر نہ ناگوں
 پتلی پسند وہ وہ بت پرہ نشین ہے
 جب باغ کو تو جای تو جو غمچہ ہو کھل کر
 قابو میں آگے ہو چلے ہو فقرہ
 اب تو لب شیریں گل مزہ چکے تو پر جھاٹ

اسی غزل کی
 ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لچا نہو کیونکر
 اسی بار چٹ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

مرجاؤں میں میرے لیے دفن آئے
 اسی نطق لب گو سے شکو انہو کیونکر

دل میں ہی جوار مان بھونک رہو ہر
 دیوانہ آسمان ہی چمکے جو ہر تار ہے
 میں کیا کر فرستے وافق نہ بخش ہی
 آئی خزان حسن میں مٹی میں مل کر گل
 میں مر گیا تو دشت رور و کر کہ ہی
 اگر تری گلی میں کیا خاک قدر مانی
 تسکین لکھو دیکھ مانند رہا بل میں

اسی غزل کی
 ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لچا نہو کیونکر
 اسی بار چٹ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

ہر ایک مرا شمع مجھ انہو کیونکر
 تو زلف شب خواب لچا نہو کیونکر
 اسی بار چٹ ہو تو ایسا نہو کیونکر
 بدنام مجھے کر کے وہ سو انہو کیونکر
 طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
 جی کہتا ہوں جو اہل جہنم انہو کیونکر
 بہرہ کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
 تیرے لیے آنکھیں ممتا نہو کیونکر
 نیچے نظر آتے نہیں وعدا نہو کیونکر
 ہوتے کی ہوں اور زیادہ نہو کیونکر

چنانچہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کو ہلاک کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگ بھی ہلاک ہو گئے۔
 اس کے بعد اس نے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگ بھی تباہ ہو گئے۔
 اس کے بعد اس نے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگ بھی تباہ ہو گئے۔

دنیا وہ بیسوا ہی زائد کو ہاں بس لگی چل ہونڈہ سادہ تیرے اوس غرت قلو کیا جان پڑ گئی ہے قاتل جو لوٹ آیا اوس لجن میں میرا اغمیا رکے برابر سیکھی بلا شرارت مٹنے نے قیامت	ممکن نہیں بنی محاورت سی مرد ہو کر اسے چرخ کیا طیلکایہ ہودہ گرد ہو کر بسمل نقش میں ہر پیریں سرگرم ہو کر دل کا سا بیٹھنا تھا اور ٹھنا تھا درد ہو کر اوس چشم سر مہ گیند کج و بنا گرد ہو کر
---	---

اسی نطق ہر طرح پر دیا کو جیل فی الا
 کیا نرم سخت ہو کر کیا گرم و سرد ہو کر

امی جان کجی نفرت میں درد ہو کر اوڑ جامی ہو پیرے جلو سے گرد ہو کر رنگ وفا والفت مجھ بون پر جمایا مردان حق کو جو کچھ ہونی ہوا مٹی نیا جاڑوں میں ہو پ کھائی وہ زمین چھین دل کو جلا رہی کیا نور صبح و صلت امی شیخ چہر خلوت رندہ کو بزم میں زہرہ و شون در تہہ سیار و نکاحی پایا دیکھی کوئی تاشا کیا کسب محضے رولایا کیا کیم کیا دیکھا یا جا بہت تو کیا د کھایا تو عاشق خدا ہی میں عاشق ضمیر ہوں ایدل نہیں ہے بازی اگر کوئی عشق بارے	آیا جو دم ہو پیر تو آہ سرد ہو کر فرشتہ ڈوب جامی چہرے زرد ہو کر آنکھوں میں سرخ ہو کر چہرے سے زرد ہو کر اکیر اور تی ہر قی گلیو نہیں گرد ہو کر تو دھوپ جاندنی سی ہو جامی سر ہو کر کرتا ہی مجھ کو گرمی کا فور سرد ہو کر کیوں عورتوں کی عادت سیکھی سرد ہو کر امی ماہ حسن تیرے دنیا لہ گرد ہو کر تخرکت لہ کی ہے اوس رخ زرد ہو کر ہر گھوٹ نہیں شک ہو کر سینو نہیں د ہو کر امی شیخ یہ علامت یوں بل درد ہو کر خود اس جو زمین مارا جائیگا نرد ہو کر
---	--

۵۳

چنانچہ اس نے اپنے ہاتھوں سے اس کو ہلاک کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگ بھی ہلاک ہو گئے۔
 اس کے بعد اس نے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگ بھی تباہ ہو گئے۔
 اس کے بعد اس نے اپنے گھر کو بھی تباہ کر دیا اور اس کے ساتھ ساتھ اس کے گھر کے لوگ بھی تباہ ہو گئے۔

غیر و نکود ہو کما و کی ذرا وقت ٹال کر
 راسخ کیچے ناکوئی دامن نہال کر
 جو بلوے سے لے لے وہ بات ٹال کر
 یدل شوخ چشمو کی تو دیکھ بہال کر
 ساری بہا ربادہ کنسی تھی بہار تک
 یلو من سے آنے سے ہم ہو کر سو بے
 نازک بہت بر موج کلائی مل بجائی
 یسا نہ ہو کہ اب ہون اپنے فریفتہ
 پیا سا جو خبر نکائی تو ہم اندر کبیا
 ویدار ہی نصیب ہوا اپنی بوس ہی
 لہر نے کیا ہے مجھے یاد شاہ حسن
 خوش خیم ہو تو اپنے لیے ہو سیکو کیا
 دل پر نئے بتو نے خدا کی طرف مرا
 اوس صاف صاف ساق کی خوبی کیا کی
 جان ہی تب مرق میں ایک ہا کیچ کر
 خورشید کا نیچہ ذرا آ جلال میں
 تہک تہک گئی بن اتنی حلین تریو تا

آیا کرین تو اتنی بہان کیکہ بہال کر
 چشمن را ابو کی بجا کر حلال کر
 نجمہ سے کو تو کہہ دوں کیچہ نکال کر
 لے جائیں گے نکالیں کیچہ نکال کر
 ساقی سو و جام و ٹٹا کہ نکال کر
 اپنے گلے میں ست تنہا کو ڈال کر
 گندیدے کا پہوں روکن نادا اچ جہال کر
 آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بہال کر
 وہ تیغ یہ گلاست ستمگر حلال کر
 یانوں تلے طین ستر انگین نکال کر
 تو آج لی چری جسے چاہے حلال کر
 بندی کو گور سے گا ذرا دیکھ بہال کر
 اے شمش مجھ فقیر کو صاحب نکال کر
 لاکھ لے شمع آیکو ساغی بن نکال کر
 شہد اہو بخار میں نہل کا نکال کر
 میخ سر بجائیو ذرا آنگہ بال کر
 تلوار بن مانے ہیں زبانیں نکال کر

[illegible]

کھنکھاتی ہوئی آواز سے کہتی تھی کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
 وہ بول کر ہنس پڑی کہ میں نے تو تجھے ہر لمحہ دیکھا ہے۔
 اس نے کہا کہ میں نے تجھے کبھی نہیں دیکھا تھا۔
 وہ بول کر ہنس پڑی کہ میں نے تو تجھے ہر لمحہ دیکھا ہے۔

ایسا خوب
 اچھا ہے کہ
 اچھا ہے کہ
 اچھا ہے کہ

۵۵
 اچھا ہے کہ
 اچھا ہے کہ
 اچھا ہے کہ

ایمطلق آئینے سے تماشا ہے مدعا
 تجھ کو جو دل دیا ہو تو محو جال کر

پتھر پرین آؤ تیرا دلے اثر پر
 دن بھر تو پھر ہی خاک اور رانی ہوئی پتھر
 جب یو چہرہ گہرا یوں سے کہتے ہیں کجست
 بہ جای کاشکل کف دریا جو دہر و گے
 کہتا ہوں تڑپنا تو سنبھل کر شب میں
 کرتے ہیں جیسوئے زمانے سوز اسے
 بختاں خجہ دیکھ کے اولکوبی قلع ہے
 گوشتین کی شب وصل موفد کی گل کو
 گل کرد و نقاب آج سر شام اولک
 دوامتہ سے سوٹوٹ کے سینہ زنی سے
 کس بات میں کم تجھ کو بنایا ہے پر سے

کیسے درازی ہو میں تعلق یہ دہری
 پڑ جائی کوئی پیچ نہ تازے کر پڑ

کیا تیرے جی میں فی تمہی تلوار دیکھ کر
 سینے میں گل جس میں ال فکا دیکھ کر
 حسن نگاہ لطفن اسیر لکھتے یار کے
 بوسوں سے شاد کا بہ ہون اختیار یا نصیب

مزا دے
 مزا دے
 مزا دے

مزا دے
 مزا دے
 مزا دے

سب سے پہلے اس کے لب بام ہو گئے
 مٹے سب تار جاوے نہیں جب تک آئو
 یوسف سے بڑے کے اپنا بتاؤں میں مٹو

وہ اوسے بانوں آگے لب بام ہو گئے
 مٹے سب تار جاوے نہیں جب تک آئو
 یوسف سے بڑے کے اپنا بتاؤں میں مٹو
 بائیں بڑے کے جو موزوں ہو میں تین طوق
 محبوب وہ ہوئے مرے اشعار دیکھو

سر شرمین تری آگے لب بام ہو کر
 موت آئی مری معشوق پر ہو کر
 گل کو در پر وہ غم عشق دکھائے کر لے
 پیر گلین پلنگین شہت بتیابی سے
 آمد و رفت ہی یوں غ جہان میں ہے
 میں جو رہتا ہوں سر برم تودہ تیرے
 حسن جاتا جو ظلم وہ باقی نہ رہا
 طوطی آسا ہو جو گویا کھٹکے عارض
 دیکھ بے تری رفتار جو ای فتنہ شہر
 یاس امین تیر دیدار کے جانتے ہوئی
 اسے فلک بکھو کسی نے نہ اٹھایا حید
 مانع دید ہماری ہی سید بختی ہے
 اپنی رواد کا جب برہم ہم پر ہے نہیں
 چند خطے مری قسمت کو جو ساقی تھی

بکھوڑا ہوا پس دیوار دیکھو
 ساقی پلاؤ جاوے نہیں بیشمار دیکھو
 لیتے ہیں دو دن کو وہ خیر دیکھو

گل سپید آئین نظر شرم سے شہو ہو کر
 تیغ یارب ہو روان حلق پر ہو کر
 شہر آئی ہمد تن باغ میں آن ہو کر
 رہ گئی رات قبا جسم پر آ ہو کر
 اسی رات کی روش آگے ہم ہو کر
 شرم ہی بگئی کیا آنکھ سے آن ہو کر
 خالی رخ گرہ گئی بے دمک بھو ہو کر
 منہ پر آنکھ کے عرض دوز آ ہو کر
 شوخ شہر کا پڑے بانو میں گنگ ہو کر
 اب بکھلتی ہے نظر آنکھ سے آن ہو کر
 چشم عالم سے گرے تے مگر آن ہو کر
 سانس کا سحر کا ہو دی ہو کیس ہو کر
 در و دل ساتھ دیا کرتا ہو باز ہو کر
 اگر تیری دیدہ ساغر سے وہ آن ہو کر

۵۷

سب سے پہلے اس کے لب بام ہو گئے
 مٹے سب تار جاوے نہیں جب تک آئو
 یوسف سے بڑے کے اپنا بتاؤں میں مٹو
 بائیں بڑے کے جو موزوں ہو میں تین طوق
 محبوب وہ ہوئے مرے اشعار دیکھو

سر شرمین تری آگے لب بام ہو کر
 موت آئی مری معشوق پر ہو کر
 گل کو در پر وہ غم عشق دکھائے کر لے
 پیر گلین پلنگین شہت بتیابی سے
 آمد و رفت ہی یوں غ جہان میں ہے
 میں جو رہتا ہوں سر برم تودہ تیرے
 حسن جاتا جو ظلم وہ باقی نہ رہا
 طوطی آسا ہو جو گویا کھٹکے عارض
 دیکھ بے تری رفتار جو ای فتنہ شہر
 یاس امین تیر دیدار کے جانتے ہوئی
 اسے فلک بکھو کسی نے نہ اٹھایا حید
 مانع دید ہماری ہی سید بختی ہے
 اپنی رواد کا جب برہم ہم پر ہے نہیں
 چند خطے مری قسمت کو جو ساقی تھی

او کی بے بسی کی خبر پہنچ کر
 دل میں گھبراہٹ ہوئی اور
 ہاتھ پاؤں کانٹے ہو گئے
 اور کھڑکھڑاہٹ سے
 دل میں گھبراہٹ ہوئی اور
 ہاتھ پاؤں کانٹے ہو گئے
 اور کھڑکھڑاہٹ سے

حال دل کیوں کہیں راہ کیسی ہو کر
 اور آنکھوں میں جو آجای تو آنسو ہو کر
 پیر میں جامہ گل ہو گیا خوشبو ہو کر
 نقش پا بسا گئے ہیں لوٹ کر آہو ہو کر
 مار ڈال دیا مجھ میری قضا تو ہو کر
 تول لین دیدہ انصاف ترازو ہو کر
 خون لب پیسے کورہ چار کا چلو ہو کر
 ہو گیا دشت سے بدتر مر اگر ہو ہو کر
 اور گیا نور سار کا بھی جلو ہو کر

مل گئے وہ سر باز تو یوں ہال دیا
 دروین بن کر ہے دل میں خیال دیا
 غیرت عطر ہنسنا ہے ترا صیل علی
 میرا صحرانہ جنون خیر ہے انجمن جان
 ہے یہی یہی ترقی اگر امیر خوش طلق
 حسن جاناں کا میرے دست پر گر کران
 بوجھ دیکھو گا جو تیرے دست میں لکھن کو
 ای جنون مرده کج اور سارک مجھ کو
 کس قدر تیرہ شب چہرے ای تخت سیاہ

نطق ان خاک کے پہلو کو فرادیکھو تو
 کیا بلامی دل جان ہوگی خوشتر ہو کر

مرجاؤ میں مرنا ہوں اگر کسی پر
 آنکھیں مگر جانب میں نظر اور کسی پر
 باندھی ہو جو باندھی ہو اگر کسی پر
 تہمت تو میری قتل کی دہر اور کسی پر
 آجای مراد دل تو ادھر اور کسی پر
 واہیں تو رہیں روزن داور کسی پر
 عاشق تو مقرر ہے مگر اور کسی پر
 آنکھ اور کسی پر نظر اور کسی پر

چاہت کامرے وہم نکر اور کسی پر
 اندر ای بترے دید کو صفائی
 حاصل مجھ کی تندرہ قتل عدو کو
 اور ہے نہ ترے لوگ ہوں مگر کو لگاؤ
 ربط اور لگاؤ باغیر سے مان کیا نمی ہو
 جب مد نظر آنکھ لڑانا نہیں مجھ کو
 کہتے ہیں کہاؤں جو کبھی حال نشان
 تازیچہ میں کیا کوئی نفل میں کسی

دن ہر روز وہی حال ہے
 دل میں گھبراہٹ ہوئی اور
 ہاتھ پاؤں کانٹے ہو گئے
 اور کھڑکھڑاہٹ سے
 دل میں گھبراہٹ ہوئی اور
 ہاتھ پاؤں کانٹے ہو گئے
 اور کھڑکھڑاہٹ سے

دل میں گھبراہٹ ہوئی اور
 ہاتھ پاؤں کانٹے ہو گئے
 اور کھڑکھڑاہٹ سے
 دل میں گھبراہٹ ہوئی اور
 ہاتھ پاؤں کانٹے ہو گئے
 اور کھڑکھڑاہٹ سے

ایک جانانی صاحب نے ایک شعر لکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو محبت کرتا ہے وہ اس کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے۔

ایک صاحب نے ایک شعر لکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو محبت کرتا ہے وہ اس کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے۔

تو مجھ کو دلو یا مری ناموس کو لیکن
 کہتے ہیں وہ خدہ می مجھے بدنام نہ کر تو
 تیری ہی نظار کو یہ آنکھیں می سن
 معشوق ہیں پر رشک و خالی نہیں
 جاتی ہو مرے دلو کئے غم کے حوالے
 کیا جی کو وہ بہا یا ہے کہ جب ہی تو نہ ہو
 ہوں خود ہی سیرت پریشان ہو لے
 جہ جہ زور پر کہیں روانہ پرے خون
 نہ رشک کا تاز نسبت مر جان بکھیرا

۵۹

تم نطق کا سر غم میں زانو سے اوستاؤ
 دیکھو کہ میں کی شکستہ سر اور کسے پر

لکھ رہا ہوں تمام علی رض یار مر کے ہی ہی ہوا جی جلوہ یار خون سے ہیں تیلیان گنگار کیا ہوئی تیری غیرت اب یار دست قاتل کو نازے روکا حیرت جلوہ کو شک آراے دیکھ لے شوق دل بہت ہو غم کے نام تو جی دل مکر ہے	میرا خاصہ موج باد بہار ذرہ ذرہ میرا آئینہ دار اضطراب اپنا نفس کو بہار جان بلب ہو رہا ہو میں بخار دیکھ کر مجھ کو جان سے بزار آئینہ بند ہیں در و دلوں گرم جوشی می چڑھ نہ آجی بخار ہر نفس اب ایک موج بخار
---	---

ایک صاحب نے ایک شعر لکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو محبت کرتا ہے وہ اس کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے۔

ایک صاحب نے ایک شعر لکھا ہے جس کا مطلب ہے کہ جو شخص اپنے دل سے کسی کو محبت کرتا ہے وہ اس کو اپنے دل سے نکال دیتا ہے۔

A black and white photograph showing a dense, tangled mass of dark, irregular shapes. The shapes appear to be fragments of material, possibly debris or a large, dark, textured object, piled together. The image is grainy and has a high-contrast, almost abstract quality.

کو نہ تھی یہ نظر میں بجلی سے
 ہے لگاوٹ وہی گر نی کے ساتھ
 مانوئی سے کم نکاحی کا
 ہے تم میں ادا کا حلیہ ہی
 کر رہے وہی ہسائے خواب
 کہہ رہے وہی نہ اکب سے
 وہی ڈرتا ہی گرم جوشی میں
 وہی مرار وصل نہ دہری ہے
 وہی سخن و فریب وہ سخن
 بوسہ و دل کی پہرہ و دستہ
 وہی بوسے دوبارہ لینے کو
 لے لے لے بدن برائے علا

وہی شوقی موج رنگ غدار
 کچھ تو انجان اور کچھ اقرار
 سنبے وہی غدر ز کسں ہمار
 بی نیازی مین ناز کا اظہار
 میرے مطلب کو جانکر عیار
 میرے آنکوش کو غدا نشہ
 و قنار بہت اعدا التار
 ہے اودھرنے وہی مہنور انکار
 چڑھ گیا میرے دم پر آخر کار
 گرم ہے ذوق شوق کا بازار
 عمداً کر رہا ہوں سہو شہار
 وہی اوٹھتا ہی لطف توئی

کیا تحفہ میں آنکھوں کی دیکھ
نطق اب تو کھان کھان لدار

استنہیں جو چاہیں اپنی گویا نون پر
وہ ترقی ترقی آواز میں سنانا نوں
مان فراسوچ کہ دعویٰ غایت کرنا
شکی وہ ذکر بری ظفر سے فرمائے ہیں
ویکہ کیا کیا ترخہ جلوں پر عیاشی تباہ

تو گریبان تیری دیوانو کی دھماکوں پر
 بجلیاں ٹوٹ پڑیں گات بہت جاوے
 تنگ جاوے ارمان ہیں مانو
 جسٹل ہر ہے اسی کی گریں
 ذرہ سان ٹوٹ پڑے ہیں نون

[illegible][illegible]

تمت دیرین کرمی ہی شست غبار
روئیگی بلبسی سحر نوح ہزار
گوئے لگاے برت سہا بر باریہ
بہر کی طرح گردش میں نہا رہ

ایں مضمون پر غور کیا تو ایسے افسانے لکھیں
جو انہی لاکھ بار کہیں گے ہزار بار

منجنج آفتاب سے وہاں یا پر
صدفی کروٹیں منکر کو قہر نکالے
ابو لایہ ترو کبر کے کچھ نالایہ
آکھیں نکلے ہیں فیلی پتہ پتہ
باقی ہر اسامی کا اثر بعد میں
کچھ تو فرہم دلا نہ دیکھو کہ
منصوب ہیں یوں ہیں سب ہیں
کیا نطفہ، غرضتیں میں کیا نطفہ

پانی پر کجا آب در شاہوار پر
 و در دن گلگون چہ در نہیں بار پر
 تنوار کیا لگائی مردہ شکار پر
 عالم بہ تجرور کا خسار پر
 سبزہ او گاتیز رہ جاری فرار پر
 زلفہ ایگو گئے گوجو خجہ بی خار پر
 ہستیا ہوا بی ہر آن شہ گدار و مدار پر
 قصداً نشان قطرہ تبہ بن خار پر

صحن خرمین حسن و قبح و قیاس و قیاس
شاید بخواهیم که این را نیز در نظر بگیریم

جو شمعِ حُشمت کا دیباچہ ہیں بجا آواز
زلزلہ سرِ جوئے ساقی جو آتشِ کاش
وقتِ پرموت تو کیا آئی شبِ قیامت

تو نہیں یا تو میں پر تو میری دیواری پر
 جمع حریف کی سفیدی پہری بھائی
 لاکھ جانیں ہر صدمہ سے اس کی پر

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

مقامی زبان

رو بہ رتی ہر سیاہی می غم خاستہ پر
تخت پر یونہی کا تار می مرے دیر لہر پر
طرہ زلف نہ لٹکا پا کر دشتانے پر
دانت پیالے کے عشاق تری شانی پر
ای برہی ہمت چو لہری تری دیوانے پر
اسکے پریو نیکی ہے پرتی تری دیوانے پر
کیا گشتا چالی ہے کیا روپے میخانے پر
حور کی آنکھ لصدق مرے پیالے پر

جانہ کی رنگ کماقی ہر سرور زمین
خندہ تیغ سے جلیبی کشش دیکھا تو
دشنامہ تیرا کت سے کسین بھن ہو
دوسرے کسے سے ہر چہ بر او سکا قبضہ
ہاتھ لے لیا تا ہو آٹو چوٹیں پراپہر ہے
بڑے ترین رہی مد نظر خویاں ہے
وہی صندل نہ تو کلواری عطر کہ اگر دیکھیں
سچے قبیل گردن بنیاسی پر چلی گردن

دوسرا جس کا گرفتار بلا کون ہر خط
نام میرا ہے لکھا دام کے ہروانی ہے

ہم چہ لے نہیں اس سے کہا ہوں غلام
سے درد محبت کا طبع دوا اور
وہ ترش جو ہوتی ہیں تپتا ہوا
خاطر جو میری کی بھوتہ اچانک اور
لیکن ہے شکر بخجی جانان میں اور
ممکن جو نہیں ہے تو نہیں ایک خدا اور
کہہ خرمین جو باقی ہو تو ساتھی لا اور
اچانک فقیر دیکھی تو ہوتی ہے خدا اور
پر چھپ چھپ کہ تر سیکو کہ تسلیم اور

دوست ترین میدا می باقی ہیں اور
بھیادہ لکھو ڈاکھا کو دیکھا تو
پہچانستی شربت دیدار ہو چو
دو چار ہی ہوسون پر ہی نہوس لہر
ہر خندہ نہ جو صلہ کی با تو بن ہر لطف
ای بیت نہ سہی تو تری مانند ہزاروں
بس کہیں پہل سب لہری کسی تر سے کہنا
اور میں میں میں در پر کوئی عاشق میرا
نالی ہی ہیں ہیں ہیں نیا تو دیکھ

۴

مقامی زبان

مشتی کی حالت میں ہر شخص کی حالت بدلتی ہے اور ہر شخص کی حالت بدلتی ہے۔

وہ رات بھی ہو ہم کہیں ان وہ پوچھیں
ای نطق اسہنی کی کوئی ارمان نہ کیا اور

وہی بوسہ لب کا دیکھتے تھے اسی بگاڑ ای شکر مانون تیرے حسن عمل میں قالو میں یہ لہجہ طرح کرے یا رکھو یو لو انگلی سے دست دیکر بیان میں ہر طبع وہ دونوں میں باہر سے وزنا میں کر رہ ایدل تیرے فراق کے صدمہ جو ہو تیرا قمری و شہر میں گل و بلبل ملے ہیں اؤں کو خود اپنے ماز و اداسی کہاں فرماؤ	تو ہی صبح وقت نہ ہمبار سے بگاڑ ہوا اٹھنے سے اور رخ یار سے بگاڑ نا دان کیلئے بھی سے نہ اغیار سے بگاڑ شوریدگی سے ہر دستار سے بگاڑ کا فر سے تو بگاڑ نہ دیندار سے بگاڑ میر سے کیا بگاڑ اسی یار سے بگاڑ ہو نامی آنکے قدر و خسار سے بگاڑ مجھ سے بنا کوئی نہ کچھ اغیار سے بگاڑ
--	--

غیر و نطق خدہ بجا کا دے جواب
دو چار مہر بنے ہوئے تلوار سے بگاڑ

شہر لو نہ کیوں وہ بانی ناز میرے برق خیال کی شمع کی میری طاقت گستاخ ظلم ہے حیلہ شرم سے جھکائی وہ ہر ای خدادی لمحہ وہ حسن نیاز تیغ اوٹھتی نہیں ہے قاتل سے ہی تمہارا نیاز مند جہاں	عمرہ کرنا ہی عجب بانی ناز اؤں کو جلوی کی شمع کی ناز ہے ایہ ریشہ نہانی ناز دیکھتے مجھ سے سرگرمی ناز ارنی ہو یہ سن ترائی ناز قتل کرتی ہے تالہ تائی ناز ہو مبارک یہ کام بانی ناز
---	---

یہاں ہر شخص کی حالت بدلتی ہے اور ہر شخص کی حالت بدلتی ہے۔

[illegible]

ہر کلمہ کو ایک حرف سے بنایا گیا ہے
 ہر حرف کو ایک کلمہ سے بنایا گیا ہے
 ہر کلمہ کو ایک حرف سے بنایا گیا ہے
 ہر حرف کو ایک کلمہ سے بنایا گیا ہے

انداز سخن قطع سے یا یا سہہ فرمایا
 ہی او سکی لای شہادتی کی زواخان

اب یہ انداز ہے اب ہو گئے داغ عارض
 جینے تلخ جو نظر آئی ہیں داغ عارض
 اب گھر دور وہ ایام فراغ عارض
 کہہ رہی ہیں تری منہ پر تری داغ عارض
 ہی بجا اب جو فلک پر ہو داغ عارض
 کیا چکا کہانی ہر ابلبل باغ عارض
 غلاماں مثل حسن ہو کر باغ عارض
 واہ وا خوب ہی سہ سہ باغ عارض
 صبح پیری ہی ہوا گل نہ چراغ عارض
 بند و خال بنا چشم و چراغ عارض

حسن چاہے بجا ہے چراغ عارض
 حسن فتنہ کو ہیں نقش کف باہر عارض
 وصل کی بات ہی جو سونہی نہ فرصت ہو
 میں تو کہتا نہیں غیر و نکو دئی ہیں ہو
 ہی مہ جا روحم جو وہ برس کرسن میں
 وصف خچر میں جو غول خان تو کہتے ہیں
 شرم حرات و دینی میں جیسا یا ایسا
 اللہ اللہ ہے کیا سبہ خط کا عالم
 وہی تب تک ہی چمک رہے تیرا غم
 اس سب سے کی جیتی ہوئی قسمت دیکھو

عاشقانہ تراویح میں قطع کلام
 تو کہتی ہی گلر بلبل باغ عارض

زہری می کر سے مجھے دے کرے خط
 تہ شوق میں لگا یا تھا کیوں شہر تر خط
 وڑنا ہوں جن بجای کہیں جاؤں خط
 اب تو بڑی جناب کی تیغ نظر خط
 اور ترا مجھے صفت خوش سے خط

یار و دن ہی ہو کوئی لای او سے خط
 روناب سکا کیا جو لامٹ گھر حرف
 صیدی بہت ہیں کوئی کبوتر گزرتی
 تھا کاڑھو الفقار کا اعجاز حسن تک
 بچا ہی اوسے باندہ کی نامہ تنگ ہی

دہم ہر کلمہ
 غلام شامین
 ہر کلمہ کو ایک حرف سے بنایا گیا ہے
 ہر حرف کو ایک کلمہ سے بنایا گیا ہے

صاف دنیا و حق
 ہر کلمہ کو ایک حرف سے بنایا گیا ہے
 ہر حرف کو ایک کلمہ سے بنایا گیا ہے

ہر کلمہ کو ایک حرف سے بنایا گیا ہے
 ہر حرف کو ایک کلمہ سے بنایا گیا ہے
 ہر کلمہ کو ایک حرف سے بنایا گیا ہے
 ہر حرف کو ایک کلمہ سے بنایا گیا ہے

تصویر اور تکی اور یہ آلاستہ چہرے
رنگینان دکھائیں مضامین شوقی
دلن مہر اپنے دل میں لیا کیا سو
مگر اسانہ کا ہے یہ کیا تیرے ہاتھ میں
آمد ہے اوسکی آمد مضمون فرخی
وہ تارخ ہے کاتب قدرت کی ہاتھ کا

بہر امو مخم کما غلو کرست سنا مہ
لا خشم تر لکمین او نہ میں خون جگر
شوقیہ انکو لکست ہیں کس دوسرے خط
قائد تو لایا کیا مرے رشک فرم سے خط
لا تا ہے نامہ بر بہت فرخ گھر سے خط
نیکلے نہ ایسا لوگ وینان لڑا

عنوان سیر نام کا مضمون غیر کا
برسوں میں نطق آج آیا اور دیگر خط

اے اوجھن ہمارے کیا خاک لٹاؤ
 کر دیا مست او سے تاثیرِ روانی بڑے
 اتنی کاوش سے بنا شانہ تو رکنا کیوں ہے
 مرے جب ہی حیرت میں غم ہی اوجھا
 یو میں ہاں تو روٹ کر ذرا ٹھنکے
 تجھ کو سدا میں افلاک بنا میں اس ستارہ
 ایسی تعلیم تجھی ناز وادانے دی ہے
 پردہ کعبہ او شہزادہ کو عید ہوئے
 یارِ مسرت شباب اور میں مسرت ہوتے
 ضبط کر ضبط کا موقع ہے تڑپنا کیسا
 شوق کیا دہیا میں بزمِ ہوشی میں لے لے

بچیاں شرم ہے سرکار کی یہاں تک
 باغ میں لٹوٹ گیا ہے تہ تانت لانا
 گیسو پارکار کیا دڑ صد خاک خاک
 دامن پار کا پھر خاک کر ہو خاک لجانا
 دوست دشمن کا یہ دیدہ نہساں خاک
 تیرا میج کر کے امی بت سفاک لٹانا
 آنکھ میں شرم نہ دل میں بت یہاں تک
 کیوں رخ پاک سے کرتی تار تار
 جبکہ ہر ہر خون رسو خاں خاک
 دامن میں کار کا رہی ہے تیرا خاک
 دھکیوئے کوئی کرتا ہے یہ پاک خاک

پیشانی کی مٹی پر لکھی گئی عبارتیں

[illegible]

تصویر او کی اور یہ آلاستہ ہے
 رنگینیاں دکھائی دیتی ہیں
 دل میں ہر اپنے دل میں کیا کیا
 مگر اسانہ کا یہ یکا تیرے پائین
 آمد ہے اسکی آمد مضمون فرخی
 وہ نثار ہے کاتب قدرت و کائنات کا

عنوان کے نام کا مضمون غیر کا
 برہمنین نطق آج یہ یاد دہشت خط

اب انہیں ہمارے کیا خاک لٹا
 گردیاست او سے تاثیر جوانی دے
 اتنی کاوش سے بنا شاہ نور کو کیا
 مرے جب ہی جہت میں تلخ ہو جا
 یو میں وہاں نور و شب کو در لٹھل سے
 تجھ کو سدا میں افلاک بنائیں استاد
 اچھی تعلیم بھی ناز وادانے دی ہے
 پردہ کھینکا او شماریر کو عید ہوئے
 یار مرست شباب اور میں مرست ہوتے
 ضبط کر ضبط کا موقع ہے تیرے کیا
 شوق کیا وہاں میں بگڑی ہوئی رلا

جیسا شرم ہے سرکار کی بیگم
 باغ میں ٹوٹ گیا ہے تہ تہاں
 گیسو یار کار کیا دل صد جا
 دامن یار کا پھر خاک کر ہو خاک لٹا
 دوست دشمن کاری دیدہ نمناک
 تیرا میرج کرے اسی بت سفاک لٹا
 آنکھ میں شرم نہ دل میں بت بیگم
 کیوں رخ پاک سے کرتی ناک لٹا
 جبکہ ہر شہر میں توں رہی خار لٹا
 دامن میں کار کی ہے تیرا خط لٹا
 دیکھو سے کوئی کرتا ہے یہ بیگم خط

[illegible]

آیا انصاف کرین خطن کا کیا اسمین گناہ
یا نس خلوت میں بیٹھا تو تو کرمی خاک لحاظ

رخ ترا شمع اور گردن شمع
 تیرا گیسو ایک اندھیری ات
 تیرے شانی ہیں نونوں کا نولہ
 تیرا ہر ایک خاص ایک چراغ
 تیرا جلوہ ہر دل کا چشم و چراغ
 تیرا ہر فتنہ باور ایک چراغ

باز وہماق دولوں روشن شمع
 تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع
 تیری بازو ہیں نونوں روشن شمع
 تیری ہر اونگلی ایک روشن شمع
 تیرا رخ آنکھ کو ہی روشن شمع
 تیری ہر خند ایک روشن شمع

نورانی لکھنا ایک اور غل
فکر تری ہر نطق روشن شمع

تو سر با پیری ہی روشن
خطی جانتا مارو فروغ جمال
لاگ پرد الونس لگاؤ کی ہے
دل کی صورت جلی تو بحر نسکے
تم سا جب لفریب بزم من ہے
روشنی یہ کس کو آنے کے
آگے کالے کی جل رہی چراغ

صبح کو دراع تھی تینک سے خطوط
رات سارا لٹا کی جو بن سمع

[illegible][illegible]

وہ نام نہاد سنا ہوا لگاؤ تو میری
 تیری جیسی شبِ خود کو مجھے سودا و مرغ
 ہی تھمے زنِ تارِ غمانِ شوقِ ناکِ بین
 کبھی نہ کی کیوں شوخیاً یا لہو ہی سے
 یوں جلیں رخِ یارِ نو دلِ تانِ کُشت
 جی رہی شبِ فصلِ بہارِ تے سے سے
 بیجا ہی دل ہی مری یوں افسانہ
 اسی موعِ صبا صبح پہلی تو چہری پہ
 می نوشِ شبِ صبا کو بولطفِ زیادہ
 کیا مر گیا ہوں شبِ فرقتِ پہل کر
 انی لہ دلِ فصل کی بات ہی طبعی
 وہ گرم دھواں وادی و شست کی ہوا ہی

فی الاثری
و در رانگی سر سبز تن تنویر و طبر
شکام جزو سبزه پرد و در سر
کبا شام و سبزه و سبزه و سبزه
سبزه و سبزه و سبزه و سبزه
تا چاشت و درخت بین تیر بال
هو و در بین چیت پیش بے اثر
گردن سبزه و سبزه و سبزه
ساقی جو لگا لانی کباب و سبزه
اب تک صد آئی کونی بی اثر
یون تیر لگانا کس و سبزه
جل جانی تیر و بال اگر مو گد

ابن عربی کی شہری تو بیان کات دل ہی غلطی
کچھ خوف موزان ہے نہ ہم کو خطہ مرع

مار بزمای برسانای بنی خاندانای بود
 سینهی کیامین کولن کیمای بزمای بود
 پیکل غافل کوچای غافل بزمای بود
 خم بزمای بود تن اورشکسته یکسر
 بال بزمای بن تو ده اور بزمای بود

غزالی نے ایسی ہرمانیہ سبوتاژی کی کہ
قبلہ کہتے ہوئے رخ کیسے کا پر واپس نہ
تسک کوئی دوسرا رخ پر بغیاہی ہو نہ
مجھ سے بگت کا گویا کہ سر پر باہر نہ
تو سن نہ واداس کے لیے گورہی نہ

44

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

قلم
 حق پر بازی
 عالم تری ایچ
 کس لعل او تاراج
 بیتی جو کچھ جڑی نوے کیسای
 افراشتہ جو اعظم چرخ
 چیل او مسیح ریکر نو دار
 کشمی دل ڈھونی لایا
 عاشق مثال فلک ایسا جیسا عشق
 تن یر ہمارو ہول من سنگ خفا و شوق

[illegible]

دولت و پادشاهی و دولت و پادشاهی
دولت و پادشاهی و دولت و پادشاهی
دولت و پادشاهی و دولت و پادشاهی
دولت و پادشاهی و دولت و پادشاهی
دولت و پادشاهی و دولت و پادشاهی

ہمیں کر کے وفا تو یہ کیے
نہیں ہوئے یہ عکاسِ نور نہیں
ہمیں کر کے وفا تو یہ کیے

میری بقائے کمال ہے۔ سچے یہ بقای عشق
چو کمال ہے، بلبل خونین نوائ عشق
بہر اس حسن و بخت، صائب بقای عشق

کیا جانیں شوقِ محمِ نوری ہوتا ہے، جہاں
سحرِ قوسِ تازہ وار دھندلے ہوئے ہوتے

خوش قسمت ہے یہ! ہر جا کہ
 تیرا گریبان ہر کسی پہ لڑائی
 ہر نامور سے تیرے ثابت حب
 و امان ہے۔ کیسے کی پاس پائے
 ہے تیرے جو نالہ لب لباب
 ہے تیرا اوسکو دل میں ترش
 ہے تیرا ایشہ نہ رہ چکا
 ہے تیرا ہر کوئی نہ پاتا ہے
 ہے تیرا کہ جس وقت فضا چھو
 میسر نہ ہے تیرے حلیم
 اسی حیثیت کیا قبو پہاڑی
 ہے تیرا دیوانہ یہ بھی جان گئے
 ہے تیرا رشتہ شانہ و گیسو
 ہے تیرا یہ نہ سمجھ سکے صاف جواب

دل جو اندر نہ سمیٹتا ہے چاہے
 علو کا حب اس گل تر جان
 شکرِ نغمہ ہے دل سے اچان
 اور نہ تراشے برابر جان
 کیونکہ تیرا درد اس کی زبان
 اور دل کا راز ہے ہر جان
 پر نہ در کا جوہر ہے جان
 ہے یہ خط و قضا تو جان
 خیر قسم کہ تھا جو دل میں جان
 بسکہ ہیں چاک کے برابر جان
 سر کی میں ہیں متاثر ہے جان
 سنس ہے میں قبائلی خیمہ جان
 شکر کیسے ہوا مرا میر جان
 مثل خط و دل ہو مرا میر جان

[illegible]

تیری اشعار خوش مناسبت ہیں
لطف دلو ان یک قلم کرجاں

آرنا انگلیش میں ہم انکھ کے داہنوں تک
 بس ہے اور باتری جلوہ نما ہو تا تک
 میں ستمگرہ نہیں رہے کا جفا یہ نہیں
 دیکھیں کیا رنگ ہوا غمچہ پیاو تو ک
 بوی گل آہ ہو اسی ہوا ہوئے تہ
 پروفا عمر کرے اوسکی وفا ہوئے تک
 سب کو جھلپتے ہیں فضلہ خدا ہوئے تک
 دیکھوں کیا بار جھوٹ کر تھا ہوئے تک
 کیا بدست نہ سمجھ لی سزا ہوئے تک
 تم ہوئے آراہ رہا ہوئے تک
 غمچہ گل سے تو نقطہ چاک تھا ہوئے تک
 جلوہ سر رنگ کے تہ ہوئے صاحب ہوئے تک

آگئے تھے جو وہ قسمت می فرما ہو نہ یک
رواق شمع ہوا سین کہ فرور غم تاب
نازد انداز ہی کردنیگہ مرا کام تمام
خون جب تک کہ ہو دل شکستہ بین
نکست چار صبا لائی تو ہر گلشن میں
وعدہ فیصل کا مان بہو نہیں پہنچو
تم تو کوئی دقیقہ نہ ستم میں جوڑو
غم فرقت جو ہی تقدیر میں مجھ کو
مجمو کی جاسین گریہ نازیم میں گناہ
گوریا کہ خار سے پر لائی تو لائے
چوڑی قید تعلق کہ شکستہ دل ہو
رات گلشن تہا رخ یار فرور غم سے

ستم و جور و جفا خلق سہی جاؤ تم
از یاد کہ نہیں سرگرم وفا ہو نہ تک

سینے بیزنگ ایسا دیکھا نہ
باغ جاگرد کمانے صدقہ زنگ
جلوے بیزنگ کے ہیں نکلا نہ

دیکھو ایک شک گل کا رنگ
پھر نہ بسلا یہ دلی جولا یا رنگ
دیکھو عارف ذرا گلگون کا رنگ

64

۷۶
آثار شریفہ کو کیا مطلقاً کسی زبان پر
تفہان کا پر
تفہان کا پر

تو چو بی غمی قندانی شوی
تو چو بی غمی قندانی شوی

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

طرہ رفیق تری بن قدمشاد غار زخیر تو بیان ہو مونسیر کیا عجب ہو بزمین جو اور جاوے کل سینوں سے تیری آن لگ کیا کملا کالی کالی زلفونین اونے جلسے کی کچھ تو ہو تقریب غم محکم نظارہ خسوفی سے بنکے دیوانے موسم گل میں واہری تازگی و شادابی	بوی گل تن میں زمین گل کا رنگ سب جہاں میں اپنا اپنا رنگ اسی صبا ہی گلوں کا کچا رنگ سست نقشہ جدا نرالا رنگ چاند سے نہ کا گورا گور رنگ ہنسے ہوسر ہے کا جھیا رنگ تیرے زسار کا ہی بردار رنگ اونے لای میں ہم ہی کیا رنگ چسکا پڑتا ہے رختے گویا رنگ
---	--

قطعہ

سب جلو ہی میں اس کی قہر کی ایک سے ایک کی نرالے بو گل کو بھی تکیہ بہال لیتا ہوں	واہ کیا گل کسلی میں بنگا رنگ ایک سے ایک کا نسا رنگ کچھ تو پو اونے ہے ملتا جلتا رنگ
--	--

لکھ کے لایا یہ اچھی رنگین شعر
 نطق سے بیو لوں کا چھوڑا رنگ

یہ رونہیں سکرانے کے قابل نہیں بکسی سے ستانی کے قابل کبھی تھے وہاں آنے جانے کے قابل پُل سے اب بھی جوانی کا ایسا	مرا حال ہے رسم لانے کے قابل ترحم کہ ہوں ترس کسائی کی قابل نہیں بتو ہم یاد آنے کے قابل سارے ہے رنگ لانے کے قابل
---	---

زور پورا
 کیا

[illegible]

دعای تعلق به بوی ایران

یہ تھا ہی نہیں جتنہ لگا ننگی قبا پہ

جاسی لاکوئی کیوں خبر دیں
پیر دھیم کوئی چاکر کس جوتی
اونکو نہیں تانتی نہیں

الفتمین ہی تیری خطر جان خطر دل
یوں بیشہ کی پردہ میں چہرہ در دل
کیا انکی نزاکت میں نہ منہ در دل

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

بیتا نہ ہم میں کیا ہی خواہی ہو
تو یہ ہمیں میں گویا ہی خواہی ہو

ایسی طرح کہ یہ ان کے دل کو چھوئے گا اور
نہ ختم ہوئے ورنہ تمنا نہیں ہیں

سیکھ کر ہی ضبطی تری خصل کا وارہم
 انیوں کا کماڑنے جہش اب ہم
 دل کو نہرو کئی جو دم اضطراب ہم
 ہر رنگ میں شراب ہی شراب ہم
 اپنی اخل میں کہتے ہیں ٹرو کتاب ہم
 پڑھتے تھی بابچوان کی کتاب ہم
 بلبان جو بالی تو بلانی کتاب ہم
 کیا لکھیں اس کی خط کا جو کہ ہم
 گردوں جہیں لیں قرح آفتاب ہم
 سو جہانیں آئی میں مثل حباب ہم
 راتو لکھو کہتی نہیں میں شراب خواب ہم
 لیکر شراب لگائیں کتاب ہم

دنیا کی جستجو نے کہا نطق کیا ذلیل

اس میں سب سے پہلے میرے عزیز مریدین کو سنا دیا

وہاں سے اپنے گھر پہنچے۔

14

بیت کرم از درون کاروان
که بر لب خورشید فصل بهار
در آستانه خلدن بود
کدامی که در این عالم
چو ماه تابان می‌تابد
در آینه دلش تصویر
از رخسار گلشن

محرمان

دور کیا لقب بھی جوڑ دیا جا بھی
 کیوں نہ آئیں گولا ہو گئی یاسین بھی
 وصل کی شب تیرمیاں پر وہ کوئی
 جسب بھی آئی انہیں آویں

دور کیا لقب بھی جوڑ دیا جا بھی
 کیوں نہ آئیں گولا ہو گئی یاسین بھی
 وصل کی شب تیرمیاں پر وہ کوئی
 جسب بھی آئی انہیں آویں

شکستہ ہی بس نصیبے بار کا کچھ گلا نہیں
 میر کرانہ یہ قدم شان کی بس صنم
 بادہ بھی کی گلابی ہر باغ ہی ہو باغ
 دیکھو کچھ خراسم ساتھ جاری لوتیا
 حسرت و لکھو کیا و داغ رو کر دن کی گیتا
 آگہ نو گانی مہربان کو بھی جگہ برائیاں
 رات نام وصل کی ختم نہیں ہیں
 ہنوز عبت خفا صنم کہتے ہیں یہ خدا سی ہم

نقط یسب لکھو دین
 مائی یا نہ مانے
 او کی ہیں بس بائیں
 وہ مگر آب کا نہیں

دل مٹا رہا ہے باقی تھا سو کر دیکھتی ہیں
 تجھ کو بتایا یہاں ہی ترک کر دیتے ہیں
 ہم فخر میں تجھ ہی شک کر دیکھتی ہیں
 ہے ترسے ایک ہونی سے ہر اگر خالی
 ماسی کی شوق حار تا وہ بھی ہو جان

مر کے شاید تھے تسکین ہو کر دیکھتی ہیں
 اپنی بیانی دل کا کچھ اثر دیتے ہیں
 اپنے قسمت تھی کسان خواب کر دیکھتی ہیں
 عالم ہونظر آتا ہی جس سر دیکھتی ہیں
 در جا جا کی ہیں اہ گرز دیکھتے ہیں

دور کیا لقب بھی جوڑ دیا جا بھی
 کیوں نہ آئیں گولا ہو گئی یاسین بھی
 وصل کی شب تیرمیاں پر وہ کوئی
 جسب بھی آئی انہیں آویں
 شکستہ ہی بس نصیبے بار کا کچھ گلا نہیں
 میر کرانہ یہ قدم شان کی بس صنم
 بادہ بھی کی گلابی ہر باغ ہی ہو باغ
 دیکھو کچھ خراسم ساتھ جاری لوتیا
 حسرت و لکھو کیا و داغ رو کر دن کی گیتا
 آگہ نو گانی مہربان کو بھی جگہ برائیاں
 رات نام وصل کی ختم نہیں ہیں
 ہنوز عبت خفا صنم کہتے ہیں یہ خدا سی ہم
 نقط یسب لکھو دین
 مائی یا نہ مانے
 او کی ہیں بس بائیں
 وہ مگر آب کا نہیں
 دل مٹا رہا ہے باقی تھا سو کر دیکھتی ہیں
 تجھ کو بتایا یہاں ہی ترک کر دیتے ہیں
 ہم فخر میں تجھ ہی شک کر دیکھتی ہیں
 ہے ترسے ایک ہونی سے ہر اگر خالی
 ماسی کی شوق حار تا وہ بھی ہو جان
 مر کے شاید تھے تسکین ہو کر دیکھتی ہیں
 اپنی بیانی دل کا کچھ اثر دیتے ہیں
 اپنے قسمت تھی کسان خواب کر دیکھتی ہیں
 عالم ہونظر آتا ہی جس سر دیکھتی ہیں
 در جا جا کی ہیں اہ گرز دیکھتے ہیں

پیش از آن درویش

گیا ان میں سینہ سپر کون سپر کیلئے ہیں
 جیسا کہ ہی نظر آتی ہے جذباتی ہیں
 اثر اٹا تو ہوا ہی گرا دہر دیتے ہیں
 کچھ تو ہی تب تو غایت ادھر کیلئے ہیں
 لوٹ جاتی ہیں ہزاروں سیدھے ہیں
 آج تیر ہی نہیں تم تیر دیتے ہیں
 تو دکھاتا ہی ہم اس رنگ فر دیتے ہیں
 کچھ عجیبی محبت کا اثر و حکمت ہیں
 ان گلیاں پہنکتے ہیں نفس اگر تیر ہیں
 باتیں تو کیلئے ہیں جرقہ ادھر کیلئے ہیں
 رات سواہ کا کچھ کچھ تو اتر دیتے ہیں
 کیسے یہ بوجھ اوڑھاتی ہے کر دیتے ہیں

نطق پیر کیوں وہ کن انکی پسوئی و ہر کی تیریں

روبروس کو آتشیں حیرانی ہوں
لاغوزار ہوں سب سے کہ روحانی نہیں
ڈوبو لگا جا کے کہاں کشتی طوفانی
ای جہنم کس لئے بد وقت پریشانی
کو چہ یار میں میں خود غزلوں نے ہوں

[illegible]

اے میرے دل کا زمانہ ہے عجب کیا اسکا
 کان کیا رکھو کوئی کون توجہ فرمائے
 کیسے نیک بد دوسرے ہوں جن پہن
 دن ہر تیرے دکھانا ہوں عروس غمگو
 پیر کھانا میں بے صاحب جو کھانا میں
 ہی تماشا گھوٹی جو سراپا وہ شوخ
 بہت طالع میں ہیں رشتہ میں سرے

حبشی نے اودھ کو بوسہ کھانی ہوں
 درد سر کا ہوں سبب قصہ طولانی ہوں
 جگہ داناسی دوزخ پیشانی ہوں
 رات بھر نہ کش زلف پریشانی ہوں
 حسن میں تو میں عشق میں لانا ہوں
 ہمہ تن میں ہی زیارت گہ میرانی ہوں
 زیر پامثل گل مسند سلطانی ہوں

بے غیر دکھ زمانہ ہے عجب کیا اسکا
 کان کیا رکھو کوئی کون توجہ فرمائے
 کیسے نیک بد دوسرے ہوں جن پہن
 دن ہر تیرے دکھانا ہوں عروس غمگو
 پیر کھانا میں بے صاحب جو کھانا میں
 ہی تماشا گھوٹی جو سراپا وہ شوخ
 بہت طالع میں ہیں رشتہ میں سرے

اے میرے دل کا زمانہ ہے عجب کیا اسکا
 کان کیا رکھو کوئی کون توجہ فرمائے
 کیسے نیک بد دوسرے ہوں جن پہن
 دن ہر تیرے دکھانا ہوں عروس غمگو
 پیر کھانا میں بے صاحب جو کھانا میں
 ہی تماشا گھوٹی جو سراپا وہ شوخ
 بہت طالع میں ہیں رشتہ میں سرے

ہم کو اول سے فائدہ نظر ہی ہی لطف
 سرگرمی میں ہمہ تن دیدہ قربانی میں

دنیا ہماری نالی ادھر کے ادھر کریں
 ہم بام و در کے سمیت بھرت نظر کریں
 نچ پر نہ رحم کھائیں خدا کا تو ڈر کریں
 کعبہ ہی ہو تو کبر کے نہ ہر مونہ ادھر کریں
 حسرت سے ہم نگاہ سوا بام و در کریں
 ہمو کو کمان یا تاک قطع نظر کریں
 بہو کی سے وہ کاش ہر کو نظر کریں
 وہ فکر کر کہ آج ادھر سے گذر کریں
 طول شب خزاں کو یوں مختصر کریں
 گولی ہی کم نہیں بن جو آنسو اثر کریں

دم ہر جا رہے ہر طرف منہ اگر کریں
 واختر تار زیب ترے گلہ میں گھر کریں
 کہہ کوئی تو نے نہ ظلم اس قدر کریں
 تجا نہ کیا مکان ہے ہٹ اگر کریں
 جانی میں تیری کوئی نئی مہلت مقرر کریں
 یہ پاس کہ نہ نہیں تیرے لڑ میں آنکھ
 باتیں بنائیں دل کی تسلی کو ہوش کریں
 اسے جذبات نہ جاسے ہر جا خروہ میرے کو
 کاٹیں گلی کو لکیر نہ تیرا نہ گاتہ سے
 نالے اگر رہا ہوں کریں پہ تیر کا

اے میرے دل کا زمانہ ہے عجب کیا اسکا
 کان کیا رکھو کوئی کون توجہ فرمائے
 کیسے نیک بد دوسرے ہوں جن پہن
 دن ہر تیرے دکھانا ہوں عروس غمگو
 پیر کھانا میں بے صاحب جو کھانا میں
 ہی تماشا گھوٹی جو سراپا وہ شوخ
 بہت طالع میں ہیں رشتہ میں سرے

اے میرے دل کا زمانہ ہے عجب کیا اسکا
 کان کیا رکھو کوئی کون توجہ فرمائے
 کیسے نیک بد دوسرے ہوں جن پہن
 دن ہر تیرے دکھانا ہوں عروس غمگو
 پیر کھانا میں بے صاحب جو کھانا میں
 ہی تماشا گھوٹی جو سراپا وہ شوخ
 بہت طالع میں ہیں رشتہ میں سرے

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں
 کمان گئی زوردار ہین لوتھیں

ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں
 کمان گئی زوردار ہین لوتھیں
 ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں
 کمان گئی زوردار ہین لوتھیں

<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>	<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>
<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>	<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>

ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں
 کمان گئی زوردار ہین لوتھیں

<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>	<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>
<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>	<p> ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں کمان گئی زوردار ہین لوتھیں </p>

ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں
 کمان گئی زوردار ہین لوتھیں

ہر آن لطف کا ملکہ انیس سال گئیں
 کمان گئی زوردار ہین لوتھیں

94

[illegible]

پایا یہ لطف یاس میں ہے جیجی میں ہی ملے
نا کاشی ابہ کو نمائی، اس کروں

ہلکے کا انہیں کہنے نے جو بوجھ جان
 اپنی دیوانی کی وہ تشہ نون میں تن
 برق تھکی جو یکا کرتی ہی خسار و غم
 شوق لایا تھا سحر آتی سے ہمیں طاقت
 آرزو کا جب تابو شہ وصل بھوم
 کہ جہ یار کو کیوں چھوڑ کے صراحت
 تناس اگر کہ نہ سکھیں پہنسی کسوا جان
 خوش ہو گیا ہم عشاق تماشا جان
 کہ بہار بٹوٹ کی مایوس تماشا جان
 بجای افسانہ کیوں کیا دگر جان

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

Handwritten text in a decorative border at the top of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

تہہ بہر دین کا جوڑن جوانی پر تہہ
 امن ہی بڑا ہی مگر یہی خاصہ
 وہاں ہاں سر ہاں کے معنی ہاں سے
 سنتا ہی بہر ہاں کے وہ گاہ ہاں
 عشت کا گاہ کی بی ہاں سما گیا
 ہاں شہ ہاں دل الیہا اور اس شہ
 اسی اور ہاں فی طہیت یوں ہاں
 نوبی نقاب ہو تو نظاری کی واسطے

خود گدگدی ہو اور ہستی ہی اب نامی کہن
 کیا لطف ہی جوئی گدگدی میں
 اتنی سکت کہان ہی ترنا تو ان میں
 رہی گیا جو مالک بلبل سے کان میں
 بادام کا ہی مغز ہر ایک استخوان میں
 نالی کی وہ کشش نہی جو دہی ان میں
 لوٹن کی گدگدی سے فرے امتحان میں
 مہر ای زہ بکے ترے تابان میں

نور خدا ہی نام انہیں کے جمال کا
 کہیے کی سہ میں لفظ پہنڈان میں

جہنم نہ کی سینہ سر کر کے دیکھ لیں
 شاید کہ ہو سئل مل کر دیکھ لیں
 جو جہنم میں کیا دل پر خون کی لک
 ہی طفل اپنی جہنم ابرو دکھا لیں
 جاتی ہیں آن کیلئے اب کب خدا ملا
 وعدہ وہ کر کے ہیں خیاری پر لک
 بولی کہامی جہنم کو وہفتش باز لیں
 نظارہ کر کے آپ کے روئے صبح کا
 اوکو جو بقراری شہ کا یقین سو

دو چار ماہ آئے جہنم کے دیکھ لیں
 تہر ہی لاو جاتی بران ہر دیکھ لیں
 شیشے میں شہر اب کبھی ہر دیکھ لیں
 جوئے سی بھی کو ہی ہر دیکھ لیں
 منہ بہرے ذرا لہ نظر ہر کے دیکھ لیں
 جی میں ہی یہی جو ہر دیکھ لیں
 خورشید وہاں ہی برابر کے دیکھ لیں
 جی میں ورنہ دل میں نہان کر دیکھ لیں
 وہ تار تار الگ کے بستر کے دیکھ لیں

Handwritten text in a decorative border at the bottom of the page, likely a continuation from the previous page or a separate section.

[A large rectangular area containing dense, overlapping handwritten Persian script.]

ہوئے لہذا یہ جو وہ چونک پڑی ہیں کیا
 دیکھئے اسکی حقیقت کو تو سب کہہ رہے
 گالیان کہا کہ جو یہ ہوئے لہذا وہ
 ہم گلا کاٹ مری اونکے در دولت پر
 جسے با صد سپہ نازا و دہرا دہ جنگ
 بزم آراستہ بی یار کے بے رونق ہے
 عینے جیانی فاضل دعا سے با ندر
 ترک بید اوسی ہوتا ہی تغافل کا گنا
 بی شراین بہن فریاد و فغان بی تاثیر
 بی تخلیق ہوں زانی سی ملن نہ نصفت
 بندشیں کل گنیں ہی یار ترکہ کی
 کہنی نکلی نہ ہماری ہوس بوسن گنار
 ہی جو معدوم تو مضمون ہم آغوشی کیا
 بوسی چشم و ذوق و لب کے عیون و زون
 یہ فلسفات جہان حرف نظر بندی ہے

ہوئی، بد خواب غم ای رشک ترک نہی تیر
گو کہ یون خاک کا شکار ہی نہی تیر
یجھاؤ کو ملاست کا اثر کیہ ہی نہیں
حشر بر پا ہوا پر او کو خبر کتنی نہیں
عشق بجا رہ کر کیا کر دہر کیہ ہی نہیں
نغمہ و بادہ سبھی کیہ ہی نہی تیر
دور رخ اود ہر اینی کہ جبر کیہ ہی نہیں
چین یون ہی تو نہیں ہوا اگر کیہ ہی نہیں
ہاں شہابی کو سہی کیہ ہی نہی تیر
دیکھیں سب مجھ کو نہ نظر کیہ ہی نہیں
پتھر پر پتھر لگائی ہیں گر کیہ ہی نہیں
پن تو کیا ہیں دین اور کیہ ہی نہیں
سنا وید نہ کہ ہم دہ کر جب ہی نہیں
چس جس کی جو ہی ہیں گر کیہ ہی نہیں
سامنی آئینہ سب کیہ ہی نہی تیر

نطق سے کہ جسے اور بڑھتین لوٹ لوی
پہر قسم کیوں نہیں کہتا ہی اگر کہی نہیں

اور دامن زلف میں صدائے اسیرین
ہم خاکسار لوگ دعا کے فقیر ہیں

99

میں نے اپنے

ہوسے لینے سے جو وہ چونک بڑی ہنر کیا
 دیکھئے اسکی حقیقت کو تو سب کہہ رہے
 گالیان کہاں جو ہر بوسہ لیا وہ بوسے
 ہم گلا کاٹ مری اونکے درد و ملت پر
 جسے باہد سپہ نازا و دہر کا وہ جنگ
 بزم آراستہ بی یار کے بے رونق ہے
 سنے بیجا فاضل دعا سے بانہا
 ترک بیدارسی ہوتا ہی تعاف کا لگا
 بی اثر این ہن فریاد و فغان بی اثر
 بی اعلیٰ ہوں زالی سے میں کتنے صفت
 بندشیں کل لکھیں ہی یار ترے پہلے کی
 کہنی کلی نہ ہماری ہوس بوسہ کنار
 ہی جو معدوم تو مضمون ہم آغوش کیا
 بوسی خیم و ذوق و لب کے لیے غیروں کی
 یہ طلسمات جہان صرف نظر بند ہی ہے

ہوسے بربخواب نامی رنگ فریہ ہنر
 گو کہ یوں خاک کا چلا ہی بشر کی ہنر
 بیجا و نکو ملاست کا اثر کہ ہی نہیں
 حشر برپا ہوا پر او کو خبر کتنی نہیں
 عشق بیجا رکھی کیا کا دہر کہ ہی نہیں
 لغو و بادیہ سبھی کہی مگر کہ ہی نہیں
 دور رخا و دہر اپنی کہ جد کہ ہی نہیں
 چین یوں ہی تو نہیں ہلو اگر کہ ہی نہیں
 مان ثنائی کو سبھی کہیں مگر کہ ہی نہیں
 دیکھیں سب جھکو مجھ نہ نظر کہ ہی نہیں
 تیج پر تیج اگلی ہن مگر کہ ہی نہیں
 ہن تو کیا ہن دہن اور کہ ہی نہیں
 ستار ویر نہ کہو تم وہ کہ کہ ہی نہیں
 جن جن جن کی جو کہ ہی ہن تر کہ ہی نہیں
 سامنی آنکھ سے سب کہ ہی مگر کہ ہی نہیں

نطق کو کہنے اور بردہ نہیں لوث تو ہی
 ہر قسم کیوں نہیں کہتا ہی اگر کہ ہی نہیں
 ہم خاک و لوگ دعا کے فقیر ہیں
 اوس مانگ کی لکیر کے لکھوں فقیر ہیں

قاری عقیق

[illegible][illegible]

وہابی نامی سکرانی

کجی عیادت بیک من کجی عیادت
 دهن دل ازین من کجی عیادت
 کجی عیادت بیک من کجی عیادت
 دهن دل ازین من کجی عیادت

آنوقت کی بین حضور حضرت کاشفین
 تاثیر سے بھری ہوئی نقش حصیرین
 ناولت ملی کہ جسے اشاریہ بین پیریز
 تو ہی جو شاہ حسن تو وہ سب زیرین
 جوں کی کمان توڑ کرین پڑھ تیرہین
 کہ اونی کچا دہری کہ بھی تیرہین
 بین باہو نمودین گو ہم حصیرین
 آزاد کی جبین کو گویا لکیرین
 تیر و نگاہ ایک ہی ترکش کی تیرہین
 نالی شرفشان مری کتنے شرمین
 کیا کہہ ہی بین کون یہ منکر تیرہین
 اجزای برق تو مگر انکے حمیرین
 اولی تری مجھ سے تو ہم بھی تیرہین
 میری بغیر اوداس مرا مضمیرین

غمرے کر غمے آپ کے کہتے شیریں
 کچھ اہلناہن شاہ کو ہم وہ فقیر ہیں
 جگمگ کی ات سرخی جا نگاہ ناز
 تو چاندی اگر تو ساری ہیں خوب رو
 او کی نگاہ ناز سے الس کی سپناہ
 دولت لٹا رہی ہیں جو حسن شباب کی
 اس وجہ نالووان ہیں کہ اوتی ہیں انگلیاں
 قید تعلقات سے نکلے ہوئی ہیں ہم
 بانی ہی ایک گھاٹ کا ابرو رخ میں
 بسن پہلوی سی عالمی مان چوڑائی میں
 اسی گولہ کی آئی ہیں شاید پیام بار
 دیکو فروغ جلوہ حسن پر پر خان
 کچاواٹھی ملیٹی کہیے نکالیں گی دعا
 منتھارین خشک نچو نہیں اوسن زمزمی

۴ البیہی عاد و لفظ رسائی ہو یا ترک
مین فی سنا ہی آپ بھی سخی فقیر ہیں

بولتا ہی اور کوئی اس کی تصویب میں
نہتہ کیسوں میں خود جکڑی ہوئی بخیریت
دی کسی اصلاح میسر نہی خط تقدیر میں

خاک کی سطح پر وہ کہل گیا تقریر میں
ای صنفِ ناضق ہوا وہ کی قیدی کی تدبیر میں
تیرے کہنے کی شہی اسی طفلِ خوش خط و موہ

[illegible]

مندی شندی گریان با حق جل و بالا
 پوچھیں جسے نہ عالم کچھ بچو میاں کا
 خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جانید
 پر وہ ہا ہی گوسٹ بگھنوں کی امن میں گوی
 سر کی گئی ہر جوار غریب کی کسے گئی
 وصل کو جب گئی تو کتا ٹوہ بت جاگ
 زندگانی کا بہرہ و سنا جھکول بہرہ نہیں
 بی فاداری جو ثابت شدہ دکانہ کی

لہندو ہم لکھنؤ سے جا رہیں کچھ نہیں
 ہم ملے ہیں بہرہ خیر و زیدہ کچھ نہیں
 تم ہی سوا ہوگی میری لاش کی نہیں
 ہوں جڑی میں وہ منہ پر کی لقمہ تر
 یہ سہر قاتل یہ تری ناخن شہر میں
 پہلے لکھو الائی اللہ سے تقدیر میں
 میں گاہ واپس ہوں یہ کچھ نہیں
 کہہ میں نبی گلی کی دیکھی جاگیر میں

مندی شندی گریان با حق جل و بالا
 پوچھیں جسے نہ عالم کچھ بچو میاں کا
 خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جانید
 پر وہ ہا ہی گوسٹ بگھنوں کی امن میں گوی
 سر کی گئی ہر جوار غریب کی کسے گئی
 وصل کو جب گئی تو کتا ٹوہ بت جاگ
 زندگانی کا بہرہ و سنا جھکول بہرہ نہیں
 بی فاداری جو ثابت شدہ دکانہ کی

تعلق اوسن شکی دریا کیرہ صورت دیکھو
 ڈال ہی ہی جان کیا اللہ سے تصویر میں

مراؤں جو تہی جا رہیں میں حق و ادا
 بجار میں ہر جگہ ایسی ظالم جا رہیں
 کہلات میری کھن میں سو کڑا جوا نکال جا رہیں
 درجہ میں درجہ میں رازی قہر میں کیا جا رہیں
 ترہے پوئل میں آتا ہر گروہ زدہ کیا جا رہیں
 بھل میں شوخی سے کیا کیا دھڑک رہا جا رہیں
 کہنا راوہا کیا کا تھا جو سن دلتی کیا جا رہیں
 ابھی کل بہت خدمت زکریا کیا جا رہیں
 ابھی میں جھکوں توئی کو جب نبی دلتی جا رہیں

بغل میں انکوسلا جا رہیں میری قہر میں کیا جا رہیں
 کچھ صلہ کی شے تھی ہوا کڑا کیا جا رہیں
 کوئی ان وصل کا مقررہ یا خود دلتی دور کیا جا رہیں
 قہر لفت میں لگا لگا با داؤ کیا جا رہیں
 نہ کلاوین و جام باوہ جلوس میں کیا جا رہیں
 بلک جھپٹی میں ہر جو خوکا نو کیا جا رہیں
 کہان میں میں دن میں چھپ رہیں کیا جا رہیں
 جفا لگتی ہے ہر بہت کسی کی کیا جا رہیں
 زوال خوبی کو ہوگا تو لگ ہو خشتہ کیا جا رہیں

۱۰۱

مندی شندی گریان با حق جل و بالا
 پوچھیں جسے نہ عالم کچھ بچو میاں کا
 خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جانید
 پر وہ ہا ہی گوسٹ بگھنوں کی امن میں گوی
 سر کی گئی ہر جوار غریب کی کسے گئی
 وصل کو جب گئی تو کتا ٹوہ بت جاگ
 زندگانی کا بہرہ و سنا جھکول بہرہ نہیں
 بی فاداری جو ثابت شدہ دکانہ کی

مندی شندی گریان با حق جل و بالا
 پوچھیں جسے نہ عالم کچھ بچو میاں کا
 خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ قصہ جانید
 پر وہ ہا ہی گوسٹ بگھنوں کی امن میں گوی
 سر کی گئی ہر جوار غریب کی کسے گئی
 وصل کو جب گئی تو کتا ٹوہ بت جاگ
 زندگانی کا بہرہ و سنا جھکول بہرہ نہیں
 بی فاداری جو ثابت شدہ دکانہ کی

[illegible]

تمہارا شوق یہ کہ اگر ریاضت کا باب میں
 دیکھو کہ کوئی دینی جوئی کبھی حجاب میں
 جلتا ہی نہیں، لیکن وہ کب تک حجاب میں
 بوسہ لیا تو لطف کھلا روسے بار کا
 کافی تجربی انکسار کا کافی پسینہ طام
 المیہ دعا ہی مری درود شیبہ ہی
 رہی کہیں کچھ نہیں دیا کی سامنے
 جانا میں نہ محفرت عیسے سے بیشتر
 کیوں میرا قلم رہ گیا لوگ آئے
 سرخی جو ہائی کا لونکی یہ بوسہ لیا
 آخر سوا نہیں تو لہنا نہ بیت کچھ
 مشتاق بیگرون میں کونکوں تو نہ
 اسے جو عیان کامضوں کہل گیا
 آبی نہیں ہیں جوانی میں کچھ ہے

بسمیچے نہو گوردراہ جیسے اردلی کی لوگ
دہ لفظ نہا تو ان نہا تمہاری کاپٹن

1-4

بر

[illegible]

او کی شایک ایسی تندی میں خواب میں
 تاثیر آب حضری ہوئی مرے آب میں
 کچھ رخ میں عیب ہو تو جہاں نقاب میں
 بابی لطیف حلقہ چشم کتاب میں
 خورشید آگیا ہی میں کوجاب میں
 آنے وگرنہ ہم نہ جان خراب میں
 جالی ہی جالی ہوگی تمہاری نقاب میں
 کتابوں کی نکلتا ہی کہ اضطراب میں
 وہ سخی ہی اب نہیں ہی خوشی شایب میں
 آئی کہ مر رہا ہوں نمنای خواب میں
 ملنی نہ می خواہا میں معشوق ڈاب میں
 کارون میں میں غسل انجمن کتاب میں
 کرتی ہیں اومی نظری انتخاب میں
 پایا کہین لفظ ونا اس کتاب میں
 بڑا جگنا نک کہیں جام شراب میں
 ملتی ہوا فاس جا کر عتاب میں
 وہ گرم گرم او کی نگاہیں عتاب میں

طفلی سے بڑھ کر کی ہوئی قیامت شاید میں
 جان اور لبوس ہی پڑتی ہی نہ کیا
 پردہ کی وجہ سے کہ تو وہ بولی جواب میں
 قائل میں روح آئی کہ رکما ہی ہائے
 روشن خیال بنا کر و گذرت میں نہان
 اوس گنج حسن کی اچھائی میں جسٹھو
 رخسہ گری کر لی جو میری نگاہ نہ توڑ
 حیرت زبان بند جو کردی تو خوب ہے
 دیوانہ کون ہو کہ بری اور گئی حضور
 فرقت کی شب سے موت کو کیا تو آئی
 تجھ کو بھی نقین سے ترا بس جلی جو مرغ
 بلبیل میں تو جا ملے کل یون کی نقین
 دیدار سے بے خبر جو اس قسم کا ہر شعر
 دیکھا غور روی کتابی حضور کا
 ہنسنا نہیں بھی نہ ہم ہمیشہ حضور
 ہنستے ہو آگے چاند جو ہو لی ہو مہربان
 یاد آگئیں نہ بانہ و نورخ کو دیکھ کر

کیونکہ عقل اس پر ایسے ہی اعتراضات لگتے
دیوانہ کی طرح ہی بنی کہا ہی خطاب میں

[illegible]

کلیں غلامان کس ترانہ کی تہنیت
 سب کچھ لطف و محبت سے
 کس ترانہ کی تہنیت
 سب کچھ لطف و محبت سے

لن ترانی کی بھو تاب نہیں کھٹکشان ہو چین میں نہیں تذکرہ صلح غیر کا کیسا	جانیں ہوسے یہ طور کی باتیں کان لکھ حضور کی باتیں بہر نکالیں فتور کی باتیں
نطق اوسن ماہر و کا کیا کہنا نور کا منہ سے نور کے باتیں	

<p>کچھ تو نہنگ التفات کے اب باہمی جانہ ہیں ناخوشی عکس سے شرمائی جاتی ہیں اوڈہ نجی ست عصیان میں پاک ہوں گٹ گٹ کر ماری شرم کو گھوٹا ہلا کیوں مضطرب ہے دیکھ کر تسکین کی لاتی ہے وہ بے غل جھوٹے ہیں میرا پی لاف لیلی کی کسی لڑائی میں جھوٹا نقش میں ہوں ازل سے جیت سیدہ زہدیت کیوں ل لگایا میں من لکھ اولیٰ و حیرت ہی جیت و دل میں ہیں آئینہ بیدار غیر و لگو کس تیاک سے لیتے ہیں بڑہ کو وہ وعدہ لیا دیکھی آیت خوش سا دگی ہو ہوں کل غیر کو لے لے تو نکالی گئی تھی ہم یار و نسی ہم جراتی میں کہیں جو دیکھوں</p>	<p>آنی کی خواب تو لگو دکھلائی جاتی ہیں آئے کو ہٹاؤ وہ گہرائی جاتی ہیں ہم ایسے پسینے میں نہلائی جاتی ہیں لیکن وہ اب بھی ہ کو جھکائی جاتی ہیں ایدل راٹھروہ ابھی غشی جاتی ہیں بال و تل تاج حسن سے سکھائی جاتی ہیں دو بدلیوں کی واسطے بولائی جاتی ہیں چاک قبای گل کہیں سلوائی جاتی ہیں یہ سبوی وہ نہیں ہیں کہ جو کہا لائی ہیں کمری یہ کس کے واسطے سجوائی جاتی ہیں فتنہ مری اوٹھانیکو بھلائی جاتی ہیں جھوٹی جو میری سر کی قسم کا چور ہوں آج اور دیکھی لیے وہ نکلوی جاتی ہیں کہتے ہوئی کہاں کی کہاں باہمی جاتی ہیں</p>
--	---

۱۰۹

کلیں غلامان کس ترانہ کی تہنیت
 سب کچھ لطف و محبت سے
 کس ترانہ کی تہنیت
 سب کچھ لطف و محبت سے

کلیں غلامان کس ترانہ کی تہنیت
 سب کچھ لطف و محبت سے
 کس ترانہ کی تہنیت
 سب کچھ لطف و محبت سے

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہونہ تیری
 پس نا ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جشتی
 نہ بنود کیگر جسے آنجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ جہی مدھل
 دیکھ لو جان کا کھانا سے
 تیری شہرت ہی میری سولی

درد ہون دردی دوا ہون
 تو تو لالہ ہی میر ز ہون میں
 سنگ یرین آسیا ہون میں
 گردش چشم سر میا ہون میں
 آشنا ہو مقین آشنا ہون میں
 سایہ شہر مہسا ہون میں
 دلکین کتی ہیں ٹاٹا ہون میں
 اور شہر و کہ ہو تیکا ہون میں
 گو برا ہون گر ہوا ہون میں

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہونہ تیری
 پس نا ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جشتی
 نہ بنود کیگر جسے آنجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ جہی مدھل
 دیکھ لو جان کا کھانا سے
 تیری شہرت ہی میری سولی

رشک ہو مقین لطف بزم آشوب
 چشمک چشم آشنا ہون میں

غم نے تی تیغ سوئی ہی سنگ لگا میں
 کعبے میں آچھا تہا خدا کی بنا میں
 گن گن کر سو سو دل لپی ہر رنگا میں
 نسل سپند ہو گئے تمام ایک آہ میں
 وہ بھی شریک ہے مری حال تباہ میں
 کتنے کا مال ہے یہ تھاری بچاہ میں
 حیرت ہی پکڑی جاتی ہیں ہم گناہ میں
 اگر میں بلاتی ہونہ تو طے ہو راہ میں

جادو بہر ہی سہری چشم سیاہ میں
 عشق تباہی آگی ہیان نبی کیا ہلاک
 وہ بت گیا چھو معہ تو مار سجہ سان
 ہم سوختہ دلونگی جلائے سے فائدہ
 بزم نام میں ہوا ہون تو رسوا ہوا ہی یاہ
 میں کہ چکا ہوں مقیم دل بھرہم کو
 زندان کو ای جوں لٹی جاتی ہیں کوہن
 کیا ایسا سنگ نام ہی کیا ایسا پاس وضع

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہونہ تیری
 پس نا ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جشتی
 نہ بنود کیگر جسے آنجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ جہی مدھل
 دیکھ لو جان کا کھانا سے
 تیری شہرت ہی میری سولی

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہونہ تیری
 پس نا ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جشتی
 نہ بنود کیگر جسے آنجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ جہی مدھل
 دیکھ لو جان کا کھانا سے
 تیری شہرت ہی میری سولی

لب جان بخش یار کمتا ہے
 گل سی کسل آن ہونہ تیری
 پس نا ہون فلک گردش
 شہر آشوب مری جشتی
 نہ بنود کیگر جسے آنجان
 میر سوا سر نشان کو ہے
 کر رہی ہیں وہ جہی مدھل
 دیکھ لو جان کا کھانا سے
 تیری شہرت ہی میری سولی

ہر وقت لبون بر مری نالی ہی ہر ہر
 ارمان ہی مان مرغی ل میں ہر ہر
 برسوں ہی کی کشت تینا میں چہرین
 گوانا چلن کم ہو مگر کسے کسری ہرین
 ایوای ہم اس وقت تو بوقت ہر ہر
 رہ جائیں گے عیسے سہی کسری ہرین
 ہم انہی ہی عالم میں عجب کی خری ہر
 تصور میں اس شوخ کسری ہرین
 تیری سپہ حسن میں پر لولہ کسری ہرین
 اور اصل میں دیکھو کسری ہرین
 اوس لب ہی اگر مری ہی زنجیر ہرین

اشعار کا صلہ تو را در کنار لفظ
 اس لوگ بخل کرنے لگے واہ واہ میں

غم گین وہ بیون آنکھوں میں نسو ہی ہر ہر
 بی سب تو تصور میں جو بیتی تو مزہ ہر
 لبون کا دوجر یاسن الم فرہ ہر
 پر کس ہی ہوئی ہر اے وفا خوب ہر
 کیا مانع دیدار ہوئی شادی دیدار
 بوسہ جو میں لی لون تو وہ کیا لیر ہر
 اہی تجو دی شوق او میں یاد کج کولہ
 نقاش ازل جوئی لبش تہی تہی
 کیا کیا ہیں جو انان حسین ناز و دامن
 میں گریٹ جانی کو سمجھا ہوں غنائت
 سینی ہی انجار مسیحا ہی ہی

لبشت لب شیرین میں کیا سوی خطای لفظ
 پر ہو رہے ہیں شکر منہ میں ہر ہر

سب بیک جلوہ جسے ہر شہر ہر
 ستم و جور کہ ہم تازوا اکٹھے ہیں
 ہم کچھ ہیں انداز و فعل قیامت
 خبیث کہ اپ ہر حسن ہر لہر لہر

ایسی ہی حسن کو ہم نہ خدا کہتے ہیں
 انہی خوبی ہی ہر دیکھو ہی سہا کہتے ہیں
 آپ جن فتنو کو تہی ہر لہر لہر
 بیجانی کو وہ مستی ادا کہتے ہیں

ہر وقت لبون بر مری نالی ہی ہر ہر
 ارمان ہی مان مرغی ل میں ہر ہر
 برسوں ہی کی کشت تینا میں چہرین
 گوانا چلن کم ہو مگر کسے کسری ہرین
 ایوای ہم اس وقت تو بوقت ہر ہر
 رہ جائیں گے عیسے سہی کسری ہرین
 ہم انہی ہی عالم میں عجب کی خری ہر
 تصور میں اس شوخ کسری ہرین
 تیری سپہ حسن میں پر لولہ کسری ہرین
 اور اصل میں دیکھو کسری ہرین
 اوس لب ہی اگر مری ہی زنجیر ہرین
 لبشت لب شیرین میں کیا سوی خطای لفظ
 پر ہو رہے ہیں شکر منہ میں ہر ہر
 سب بیک جلوہ جسے ہر شہر ہر
 ستم و جور کہ ہم تازوا اکٹھے ہیں
 ہم کچھ ہیں انداز و فعل قیامت
 خبیث کہ اپ ہر حسن ہر لہر لہر
 ایسی ہی حسن کو ہم نہ خدا کہتے ہیں
 انہی خوبی ہی ہر دیکھو ہی سہا کہتے ہیں
 آپ جن فتنو کو تہی ہر لہر لہر
 بیجانی کو وہ مستی ادا کہتے ہیں

ایسے نزدیک غا حسن کی مختاری ہو
کی عداوت نہیں جسم بگڑا دس مخلص کین
بہی ہو ایک فرانا زمین اونکی ترقی
دل کا قاتل مرثہ او کا بہو نیا معلوم
شر و صلت کی مکافات عمل ہوئی
بیجا بی ہو گل ناز کا بس کس جانا
کائن تک بار کی پہنچ خود کی قدرت
لاگ سے ہو تو سہی ہنسنا اونہیں ایک لگاؤ
ابر و یابی پہنچ میرے بد و لست بھی
۱۱۱ ان کہاں ہیں جن لوگوں نے
آنکھ لگتی مہدیں خلی شب بیاں کئے
بیوفائی سے سیدھی جواز پر نشین
بی بیگرو فرنگ سے بد و دیکو دمان
اونکے رشیدی کاہوں کشتہ کہ دیت خواہو

اور چو ہوش از سر نہ کی نہ یاد کہیں میں
اجنبی بنی کو خور و گسٹرا کہیں میں
جو صلہ تنگ ہے جنا ہوا و خور کہیں میں
ضعف میں اتک کو ہم آید یا کہیں میں
ہجر کی رات کو ہم روز جزا کہیں میں
غیمہ جہ تک ہے اسے فرم چاکہ کہیں میں
ناز سے آہ کو ہم زلف رسا کہیں میں
چلتے چائے کے بھی ہوا ذوق نامی میں
چو خبر و وار نہ رہیں یاد کہیں میں
بید میں یہ ہوش و ہوش کہیں میں
خواب خوش ہے یہ ہوش و ہوش کہیں میں
جان کو زبان جو لوگ کو جا کہیں میں
دیکھ لو کیا کیا حجاز کہیں میں
خون دیدہ ہی مگر رنگ نہ کہیں میں

نطق روتین بسبب این پیوستگی کلمات کثرتاً

مرتبہ کہتے ہیں وہ شہر تو کیا کہتے ہیں

تتو صل کا مزاج جو یہ بڑا خوشگوار ہو
ایضاً وہ مست ناز واد اہو میست شوخ
بوسے بجای نقل ہون کی طرف دیرین

معشوق تنویر و رنگ عاتق و لب
و در لون کو اینی اینی طرح کی رنگ
آلبس مین دور جام منی لاله رنگ بهو

اپنے نزدیک عاصم کی مختاری ہو
 کی صداوت تمیں جسم لگے اور اس مختل
 آئی ہو کہ ان زمین اونکی موتی
 دل کا خار مرہ اوکا ہو نیا معلوم
 شب صلت کی مکافات عمل ہوئی
 بچالی ہو گل ناز کا بس بس جانا
 کان تک بار کی پہنچو خدا کی قدرت
 لاگ سے ہو تو سہی تیرے اونہیں لگاؤ
 آبرو یای سپہ میرے بدولت ابھی
 لالہ ان لہائی میں جن لوگوں کو
 آنکھ لکھی نہ ہیں قلمی شب بھانپ گئے
 بیوفائی سے سپہ بڑی جوارہ پیشین
 لی بیاد و من سبک بھدے سر دیو دمان
 اونکی مشوخی کا ہوں کشتہ کہ دیت خواہو

اور جو پوئی رزق کی فدا کہتم میں
 اجی ہو کو خواہ گ بڑا کہتے ہیں
 حوصلہ تنگ ہے دنیا و دنیا کے ہیں
 ضعف میں اتک کو ہم آئدے کہتے ہیں
 ہر کی رات کو ہم روز جزا کہتے ہیں
 غنیمت جب تک ہے اسے ترخ جاکتے ہیں
 ناز سے آہ کو ہم زلف رسا کہتے ہیں
 چہرے جانے کو بھی بھرا دے ہاتھی میں
 جو جو توارنے میں لکھتے ہیں
 بید میں ہو نہ ہو نہ لکھتے ہیں
 خواب خوش یہ ہے کہ ہو نہ ہو
 جان تو زبان بولوں کو بجا کہتے ہیں
 دیکھ لو کیا کیا تجار نہ لکھتے ہیں
 خون میرا ہی لکھ رنگ نہ لکھتے ہیں

نطق رو تو ہیں بس بات بوی کی لگاؤ لکڑا
 مرثیہ کہتے ہیں وہ شعر تو کیا کہتے ہیں
 تیرے وصل کا مرہ ہے جو یہ رنگ نہ لکھتے ہیں
 یعنی وہ مست ناز واد اہو مرست شوخ
 بوسے بجای نفل ہوں لی حرف و دروغ

نہی نا تو کا کمال بلکہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں

ایسا اگر میں بڑی ہوئی تار شریعت میں
 اوس شعلہ خوں کی کسو پہلا تا اللفات
 کیا طاقت رہے کہ نہیں ہے داغ ناز
 بوسے رولا کی جھگور رولا تا ہوں میں

ایسی لطف دل میں نہیں شریعت
 کہ شریعت نہ بولی کہتے کی بڑاں ہو

آپ عیاختہ بننے ہیں بڑا کر گیسو
 گھٹ گئے کوئی سخت سے بڑا کر گیسو
 ہیں ملا تو نہیں رکھے عمل بنے روکا
 کھل گیا کھلتے ہی موبان کی شیرازہ سا
 دوش ناز کے ہیں کیوں کیوں ہو کر
 شمع عارض سے اوٹھا تھا دم نہیں دھوا
 رولق اسلام کی بقا و دولت ہو کر
 بال بیکانہوشانی کا جواو نہ گئے سوار
 بال ساقی نہ بناو تھے دم بادہ کشی
 تیرے منہ لگا گیا خنہ سید نے انہیں
 مال مارا ہی تو کیا سائب غیظ میں
 دل کی جویری کی محبت درخشاں بہت
 دل کیوں شکستہ دزارت پریشان رہے

یادہ مشاطہ کی ملوانی میں اکثر گیسو
 دوشن بہ باریکو ہوئے دوہر گیسو
 او میں سانبے رکھے نہیں تیر گیسو
 نظر اسنے لگے مجموعہ ابستر گیسو
 خال رخسار کا بن جانیں سمٹ کر گیسو
 رہ گیا معجزہ حسن سے سن کر گیسو
 ایک خنہ کی زینت میں نہیں تیر گیسو
 یادہ تیر ہوں قلم آگے چھو کر گیسو
 کشتی ہی کے یے ہوئے لنگر گیسو
 تیرے سر پر ہرے کے زمانے کو چھو کر گیسو
 گنج عارض کی سر تنیں دم بہر گیسو
 نکلے چھابے اوسی صورت از دور گیسو
 گہرے رہتے ہیں رخ کو اکثر گیسو

۱۱۵

نہی نا تو کا کمال بلکہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں

نہی نا تو کا کمال بلکہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں
 حقیقت ہے جو کہ اس کی ہر بات میں

[A large rectangular box containing dense handwritten Persian script.]

[illegible]

زنجیریں بول گئیں کہ ہمارے دل میں
 کون سا دل ہے جو ہمیں دیکھ کر
 ہمارے دل میں آگ لگے اور ہمیں
 جلا کر رکھ دے؟

کیونکہ ہم آئی محبت کا اثر چاہتے ہیں
 آبرو حسن کی ہون غشیں ہمیں
 سسر مرگاہن بھی ہر محبت جگر کی ہو مراد
 سبزہ باغ ہون خود ہوئی کہ نشوونما
 آپ ہی قتل کر ہی آپ ہی مٹی مجھ کو
 ہی مٹا سب کوئی محبت کہوئی مجھ کو
 یہوں ہو جاؤں وہ بانی میں پرو مجھ کو
 نہیں ہو جائیں آپ تو نہ ہوئی مجھ کو

یہوں کی طرح مٹی مجھ کو چراغ تربت
 مریں جاؤں تو کوئی نطق نہ روی مجھ کو

دیکھو نزاکت صنم شمع و شنگ کو
 روون جو یاد کر کے تیرے شنگ کو
 شاعر مثال جدیدت سبزہ رنگ کو
 نوٹھی بناؤ دھن رز شمع و شنگ کو
 پر طائر حواس کہ کائی جو رخ نے
 تجھے کہیں مقابلہ کیونکہ گریستان حسن
 اسے جذب دل خاکہ نزاکت کا غزلتیا
 صد آفرین کہی تری پہلی کہ در پر
 پردہ میں شب کہ صبح بھی نہ اس کا گیت
 بخنے جولی اثر کیے ناسے تو کسب ہوا
 نازک نے اچھوٹے مری ڈر گیا وہ بت
 آئے وہ دن کہ تیغ کو گردن لگا لگای
 کیونکہ گور پر کمر ابی عدد کو لگی لگی

شیشے سے ہی لطیف بنا یا ہے شنگ کو
 آنسو سلام آنکھ کا پہنچا میں شنگ کو
 جہنا سے غوطہ مار کے لائے نہ رنگ کو
 ریزہ اوٹھو جلو تو تہا در زنگ کو
 وہ سب عطا کیے مری چہرے رنگ کو
 اندھے نہیں ہیں کہ تو میں چشم رنگ کو
 لا اوٹھو چلنے دیتی نہ کسی غلہ رنگ کو
 گویا کہ خدا جو زبان خدا رنگ کو
 سنستا ہو کیا چراغ جلا کر رنگ کو
 کہتے ہیں لوگ یوں ہی تو غالی افشنگ کو
 شیشے سے آج تو پردہ یا میں نہ رنگ کو
 جو حسین دامن خم زبان خدا رنگ کو
 رفت بہت ہمارے چھانی ہو رنگ کو

خدائے بندہ قدر دانا کا کمال
 کمال ہے کہ تو نے ہمارے دل میں
 کون سا دل ہے جو ہمیں دیکھ کر
 ہمارے دل میں آگ لگے اور ہمیں
 جلا کر رکھ دے؟

ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی
 ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی
 ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی ہر شے کی

ہولی پر آئی مائے رقیبہ یمن شیکر
جوشِ جنون نہایت اڑھایا سو حسیب
مضمونِ باندہ باندہ کر کے فصیح کے
ہر بار کھول کھول کو منقارہ کے

وہ بت اور ایسا گامے چھریکے زنگ کو
بس آج سی سلام ہے ناموس فرنگ کو
ملک سخن میں لائی ہیں اہل فرنگ کو
بلبل اور اسٹانہ نہ کیسہ امیہ و فرنگ کو

اوسکو سکوت ہو گا غم قتل نظم سے
خاموش شمع ہوگی جلا کر تینک ہو

علام جو قتل کو شمشیر جو ریا رکی ہو
 جس گنہ گار کی بخت جو رنگ رخ نگار کی ہو
 وہ مستیان نہیں کتنی ہونے لگے شہلا
 عجیب لطف ہر زیور سے قد نازک کا
 صبا جو چٹیر سی ہے جس میں منہل کو
 نسیم سے ہی مکدر دماغ نازک یار
 لسی میں انہی تباہی پر سب ٹھہر اُن
 میں تیری آنکھ کو طفلی کی منجھتا تھا
 صفای عارض گل سکوائے نہ دلہلا
 ہمارے ناتہ مراسم میں یار گل خوردہ
 وہ اور مجھ کو کون عدہ اکہیں تیرے تھے

ہزار کی ہونہ گنتی نہ دس ہزار کی ہو
اڈوی بہ شرم نہ گیت ہوا ہمار کی ہو
جو کی ادا ہو تو اوس کے ہمار کی ہو
نہ شاخ گل کوئی گلشن میں نہار کی ہو
یہ ہم و رشک مجھ سے نہ زلف یار کی ہو
شیم گلشن کین ہم اثر غبار کی ہو
گلہ نہ تر اشک بابت روزگار کے ہو
قریب ہے کہ یہ آشوب روزگار کی ہو
صبا جو تازہ اوس لعل شکیبائی کی ہو
ترے گلی میں جو دالین ہار کی ہو
کہ رات بہر اسی تکلیف انتظار کی ہو

تم اوس گلی میں نہ جاؤ کیونکہ لوط علیہ السلام کی
ننگاہ پاس نہ رہی جس نے اسے وار کی ہو

ہر کس کو جو چاہوں میری خبر ہے نہ ہو
 سو چاند راتہ تکلیفیں تو مجھ کو روشن نہ ہو
 یہ بھی نصیب انہی اور نہیں گدگدنی ہو
 ڈر ہے کمین سحر تہ چار چیمی نہ ہو
 چنگاری کوئی راگہ کچھ چوٹی نہ ہو
 کاغذ کے چاند سے تو کسی روشنی نہ ہو
 مجھ کو ہی یہ گمان ہی ہو بس نہ ہو
 بانی سے یہ لگی کمین انہی مجھے نہ ہو
 دو باتیں ہیں جو عرض کردن ایک ہی
 تنہا خیال انہیں کا کہ میں می نہ ہو
 ای شکست تو ہم نہوں یا اثر می نہ ہو
 غربت میں سائے کون سی جو یکسی نہ ہو
 ہلکے شکستہ بال کمین گیتی نہ ہو
 کی اور دل لگی میں کمین دل لگی نہ ہو

پاس جو موت ہی ہے ہر کس کو
 دورانی تیری شب نیم کو
 شہر ہی تھی چہر جہاں کی گدگدنی
 کیا روی یا رکھوں تو کمین شہر
 بچوں جل کی خاک کو مانا جو چہر
 شکستہ خاک ہو مجھے تصویر بار ہے
 کیا شرم کا ادب نہ کمین پتہ کی نہ ہو
 اگے چشم تیرا چہر بارونی ہو زرد
 نہ تھی پائین زرمی ازین تو بیکہ
 ہم جل کرتے ہوئے ملک کو چہر
 منظور دید میں نہیں شرم گدگدنی
 کون آگے سے یا دوزخ زمان اگر نہ آئی
 چہر تو بھول تو زرد را دیکھ بھلا کہ
 آذر وہ دل میں دیکھو وہ دین ہی نہ ہو

کرنی ہو طوق کو کوئی شرب حرام نہ ہو
 فریاد کا تھاری کوئی ناشی نہ ہو
 کہد و دیکھ آگے اسکندریہ کی قبائل کو
 شرم کو دیکھ نہ دیکھی آئینہ شال کو
 کاٹ والا مشقت باب استفعال کو
 دیکھتا ہوں لالی منو میں اس شال کو
 حسن ہو نہ ہی خود فروشی کو لولا کو
 میر کو سونکی طلب ہے نہ ہی افکار کو

ہر کس کو جو چاہوں میری خبر ہے نہ ہو
 سو چاند راتہ تکلیفیں تو مجھ کو روشن نہ ہو
 یہ بھی نصیب انہی اور نہیں گدگدنی ہو
 ڈر ہے کمین سحر تہ چار چیمی نہ ہو
 چنگاری کوئی راگہ کچھ چوٹی نہ ہو
 کاغذ کے چاند سے تو کسی روشنی نہ ہو
 مجھ کو ہی یہ گمان ہی ہو بس نہ ہو
 بانی سے یہ لگی کمین انہی مجھے نہ ہو
 دو باتیں ہیں جو عرض کردن ایک ہی
 تنہا خیال انہیں کا کہ میں می نہ ہو
 ای شکست تو ہم نہوں یا اثر می نہ ہو
 غربت میں سائے کون سی جو یکسی نہ ہو
 ہلکے شکستہ بال کمین گیتی نہ ہو
 کی اور دل لگی میں کمین دل لگی نہ ہو

ہر کس کو جو چاہوں میری خبر ہے نہ ہو
 سو چاند راتہ تکلیفیں تو مجھ کو روشن نہ ہو
 یہ بھی نصیب انہی اور نہیں گدگدنی ہو
 ڈر ہے کمین سحر تہ چار چیمی نہ ہو
 چنگاری کوئی راگہ کچھ چوٹی نہ ہو
 کاغذ کے چاند سے تو کسی روشنی نہ ہو
 مجھ کو ہی یہ گمان ہی ہو بس نہ ہو
 بانی سے یہ لگی کمین انہی مجھے نہ ہو
 دو باتیں ہیں جو عرض کردن ایک ہی
 تنہا خیال انہیں کا کہ میں می نہ ہو
 ای شکست تو ہم نہوں یا اثر می نہ ہو
 غربت میں سائے کون سی جو یکسی نہ ہو
 ہلکے شکستہ بال کمین گیتی نہ ہو
 کی اور دل لگی میں کمین دل لگی نہ ہو

سب سے پہلے یہ کہنا چاہیے کہ یہ شعر
 میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی
 جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے
 اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے

اور یہ شعر بھی
 میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی
 جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے
 اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے

میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے	میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے
---	---

میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے	میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے
---	---

میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی
 جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے
 اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے

میر تقی میر کی ہستی پر ہے مبنی
 جس نے اپنے ہاں کمال کیا ہے
 اور اپنے ہاں ہی کمال کیا ہے

نقطہ: ہم بھی گفتگو کرنے ہو کہم پانچوں کے ساتھ

اے نبی بات چیت پر ہی حلاوت کی
 سزا تھی کہ انھوں نے اس پر کسانہ
 کیا وہاں ہی تھا کہ وہ جزیرہ
 اے جان لو کہ یہ بھی نہیں رہیں گے
 چہ نبی کا اہل حق جو وہاں رہیں گے
 بارق و مشرقی نہایت چمکے
 چلنا جو ہی خواہو تیار نہیں
 یہ وہ تیر نکاحان لیس ایمین کے سات
 آج ہی بل کو مایاں گہنی کے سات
 اہل جان جاہونگہ و اسپین کے سات
 ہاں چھوٹے ہی برابر نہیں کے سات
 اب ایک کونسی نہیں کہ سات
 دل سہلہ سخن کے سات
 دنیا ہوگی جمع کسی طرح دن کے سات
 اسی چرخ پیرہہ راہین جاگزین کے سات

حاتم
 پھر نیکو گوش برین کے ساتھ
 پدار وقتہ نزع وں کر کے اسے
 لطیف در و دل گنگہ نہ تھوڑے
 و اگر اس اہل محل کا چور
 کیا تھے اب اسے علی کی مری قتل
 علی جو کہ پڑی ہی کشت امید
 پڑ گیا ہمارے کو رخ بری زمین
 نیکو گوش کے ہونے جاننا
 میر کر کے گوشت ہر دے چھوڑ کر
 کھانچوین ماسی چاہا
 سوچ کر ہم نے مریم بی بی
 صحبت پرانہ فیہ کی کب پر سارے ہو
 نگہ نیکو شہدہ گردی سے فائدہ

یارو نہ کیا چاہا ہوا بی شوق کہل گیا۔

چوری چھپی کا بظاہر پروہ نشین کو سنا

جہن کا نام ہے

غنائوں تو گندہ ناز کے مہلو میں ہے
 وفا کا حق نقطہ ہیر کے ہاتھ میں ہے
 ہمارے جاناں کیا ہے کہ ہمارے ہاتھ میں ہے
 حیرانمندان کیا ہے ہمارے ہاتھ میں ہے
 دل پہ کس کی پٹیاں ہیں لکھی ہاتھ میں ہے
 سہارا مہر کی کیا ہے ہمارے ہاتھ میں ہے
 طعن ہنسنے کی کیا ہے ہمارے ہاتھ میں ہے
 جو کچھ ہستی ہے کیا ہے ہمارے ہاتھ میں ہے
 جو کوئی یار ہے کیا ہے ہمارے ہاتھ میں ہے

پھر در نہ سنا کہ کیا میری حقیت اس سے
 ناس سے پہلے حسین ایسے بدروت تو
 یہ نیت اچلی کہ پروردگار کو بھائی ہے
 رقیب کو وہ لینے اپنے ہر میں سچو ہیں
 عبت نہیں ہے تقیہ و خفیہ میں کو نہ واضح
 جواب چاک گریبان ہو دامن گل کا
 وہ تاک جہانک کی اداوت گئی نہ نہیں
 چمن میں جس رخ رنگیں نو بہار نہ خون
 نر عنہما رکھ میں سے وہ لو لے گا

[illegible]

یہ تخت دل نہیں ہی طلق اپنی پلکوں پر
نہا افسر یعنی شکوفہ خسار نہیں ہے

برای مکتوب تا آخره زیاده است
تو کبکون پرده ای می آید مکتوب
تو پرچین من صبا درجه آن کجاست
پیران حریف که بپوشد که بر و کیا
نفس نه چند شفا را بر و کیا
بپایه است که بپوشد آب و کیا
تصویرش که بپوشد آب و کیا
کجه از فکر کرد و لکی نشسته

دس مخرجی را جو پاسہ فلسفہ کی ہے
جو منہ پرانی کاغذ و حکایت انفس قدیم
نہیں جو اس کے کل کو باری خود بینی
اگرچہ ہوتا یا نہیں یہاں بدنام
تصور میں نہ تھا کہ یہ تھا شاید
وہ ایک نعل پہنار بن ہوئی آواز
حضور ہی کی اشارت سے یہ ہو گیا
کل کے غور و فکر کہ اس لئے نہ ت

زبان طراز الوان
 یک نعلت
 قلمی خوش
 می تو
 نو حکایت

[illegible]

لڑکے جو غیر سے پہچان آئیے محسوس کیا
 منہاں جمع تہذیب سے ہوں گے زبان جان
 ہی ایزر دگیا آہ سے لگایا واضح
 شہید وہ جو مر کر دکھائے رنگِ فنا
 نئے تھی خیم نہیں بنے جو صبرِ نصیب
 ویں کہ جو صبرِ نصیب بن کر رہا نہ مانے
 دیرانِ فنا کے دلِ نور دینے کا شوق

پراسکا تہ کرہ بندہ کی سو بروکیا ہر
 عین جاننا نہیں بخیر کیا ہو کیا ہے
 تمہارے سبب نکلنا نہیں نک ہو کیا ہے
 جو جوٹ جای چھوٹا نہیں ہو کیا ہے
 کہ گایا میری دت کو تیری ہو کیا ہے
 خلاف واقعہ تقریر ہو کیا ہے
 کہوں سیکے سو کیا وہ شعر ہو کیا ہے

منازلت اکت نہ جبکہ مخمے دے
تو لطف شکوہ عیث ہی تر اهو کی ہے

یہی خاص ہے جو شمار مہ لقا سے لیے
 حصہ ذوال عالم مہنوں کہا کے لیے
 گناہ کی گنتی ہے مری مرا کے لیے
 حرم کو کس میں چلا تہا ہوا کر کے
 شہ وصال کا گریہ تہا ہر روز فراق
 وہ آب میں ہوں گم رنگہ ہوں گل گل
 مودیا تیسے تہو صحرای نجد کے کانٹے
 مری بخت کر باعث تہوئے ظلم ہوسے
 پلائی اونہیں می تا وہ تکلف ہوں
 نہ اسے تپ کہیں گزشتہی آتش گل سے

حلب کے آئینے پر جانیں کی جلا کے لیے
 بزور تیغ لے ملے ملک سب با کے لیے
 کرو شہید شہیدانِ کربلا کے لیے
 جو تیرا یونہی موجود دست و پا کے لیے
 ہم ابتدا ہی میں تھی تھی شہزاد کے لیے
 وفا ہے میرے لیے میں بنا وفا کے لیے
 قدم ہر ایک کیسے برہنہ پا کے لیے
 بہانہ جاسے کیجے رشتہ خدا کے لیے
 حریف نہ کو نہڑ ائی جیا کے لیے
 چمن میں آئے جایا کر میں خدا کے لیے

لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔
 لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔

<p> یہ کوہِ گرویانِ خندہ میں گدا کے سیم کہ روک ٹوک نہیں ہی کہیں ہوا کہیے زبانِ منہ میں نہیں عرضِ عاکہ لیے بنے بنائے ہیں تھے تری قبائے لیے کہہ جیہ خاں کوئی چاہیے نہ اس کے لیے یہ سبھی نہیں بندشِ حق چاہیے کہ لیے جہاں جہاں میں تھے وہاں تھے کہ لیے جہاں جہاں میں تھے وہاں تھے کہ لیے دہرا سہ کیا مری پاس تھی جفا کے لیے بڑا لیسے کہہ دین کہ روزِ نہیں ہو کہ لیے تباہے موتی ترہہ خیم نقشِ تباہ کے لیے اور نہیں پہلے عمل اوتھکے اور با کے لیے </p>	<p> توشہ حسن ہے کہ گھر نہ پہر برہہ نہ لطیف طبع کو ہر گھن میں پارسلے وہاں زخمی ہی یہ رعب قابل ہے یہ خونِ لکڑی جو قطری جو میں گان پر ستم کا قصہ جو مویخ کا بوسہ لینے د ہمیشہ کلمتِ نوحہ قصص میں لکھیے لسانِ بتوں ہی کی جھکوتر ہے یہاں وہ بند گاہوں پہنچے فرم فرما لکھیے اداوار تو پہلی ہی ہے چلے نہ نہ کہہ سے قبر میں پہلی بوی کھدے نہ تلاشِ تار میں وہ زار میں نہ جسم اپنا برای یار لکھنؤ نقشہ حب بہر اسلک لکھنؤ </p>	<p> لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ </p>
---	---	---

<p> تیری تہم میں رہا اس ادا کے لیے تری گلی میں تیرا زور مالاہ خان بہا کیا ہے تیری سر کیا ہے گلشن میں ملاں لہ میں جہان کی جان تی ہے جو وقت معرکہ مردا کی ہو کیت ہے </p>	<p> تیری تہم میں رہا اس ادا کے لیے تری گلی میں تیرا زور مالاہ خان بہا کیا ہے تیری سر کیا ہے گلشن میں ملاں لہ میں جہان کی جان تی ہے جو وقت معرکہ مردا کی ہو کیت ہے </p>	<p> لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔ </p>
--	--	---

لکھنؤ میں ایک اور کتب خانہ ہے جس کا نام ہے "کتب خانہ امیر"۔ یہ کتب خانہ بھی بہت بڑا ہے اور اس میں بھی بہت سی کتب جمع ہیں۔

کہ تیرے ہمیں میں قاتل قضا نکلتی ہے
 اسی ہی خاکِ ڈرائی صبا نکلتی ہے
 پیری کوئی نہ کوئی شکوہ نکلتی ہے
 کمان سے ہمای کمان میں خاک نکلتی ہے
 مری بقا میں فنا کی ادا نکلتی ہے
 یہ آرزو ہے جو سبکدہا نکلتی ہے

وہ اور لوگ میں ہی اٹھیں بد دعا والے
ہماری منہ سے تو سب کو دعا نکلتے ہے

نکالیں تب بھی نہ اُف مچے نہ زبان لنگر
 اور نہ ہون تجور کے حادث بھی ہو قریٰ فسو
 عذر کو جو برین کجہر اور میں کے ایما سے
 عذر کے جان ہیں وہ در پردہ ظلم کرتے ہیں
 نگاہیں ہوتی ہیں عاشق کو دے لے لے پار
 نہ ہو لیور غن فرناغ اور کے کتوں کو
 ہوئی یہ شکل تری غم میں اگلند والو کی
 گیا میں شکر مارا جہر کو مری گیا
 دیا میں شکر پی میں تلخیاں غم کے
 ابھی تو یہاں نہ کو دیوار میں پہنچا ہوں
 کہانی ابھی ہی در پردہ ہم سنائیں گے

ستم شر کو جو ہوں مفت آسمان کے
 مری چوینے لگو غم کے ناتوان کے
 یہ سب کر سہیں ای جان ناتوان کے
 مری ستا لیکو ہوتی ہیں امتحان کے
 بلا کر توڑ کی میں تیر بیکان اور کے
 یہ میرا گوشت تمہارا ہوا استخوان کے
 نہ دو کم کو بھی ہی جسم ناتوان اور کے
 نشان ناظر اُٹھی جہان اور کے
 مجال ہی کہ جا کما سی استخوان اور کے
 نصیب جا لیں جو سو جا میں پاسان
 کہیں جو ہو گئی قسمت سے قصہ خوان کے

149

سید

دھرت رزیدہ آستہانی کسل گئے
 سر سے لیکر تباہ سینہ کسل گیا
 ہائے اسرافت فی تی پریدہ درخت
 دلی جو ری جسکا شکیل تنہا سرخ
 کیا کہ ورت دھین کشتی مہی ہم
 زلف تارک سکن ہی فرتی تھن
 تو نے پایا ہے صنم یہ سینہ صمان

شیخ جی کی پارسائی کسل گئے
 دست قاتل کی صفائی کسل گئے
 مجھے کتنی ہی چسپائی کسل گئی
 آکھہ جلیب سے چورائی کسل گئی
 ایک بندلی تھی کہ آئی کسل گئی
 آہ کی ایدل رسانی کسل گئی
 بات جو دھین چسپائی کسل گئی

نطق سن لو گے جو وہ گلشن گیا
 بلبلوں کی خوش نوائی کسل گئے

پاس ناموس صاحب ہوش بجا کرتے تھے
 دم رکھا سادگی جو زبان سے اپنا
 دل بیتاب کا ابو نہیں اونٹیا خیال
 انہی ہمارے پرہیز تھا اونکو ورنہ
 چاند گنہائی خط سونوی گل ہن باب
 چاند سا چہرہ جینو کا تھا سادہ سادہ
 بیکیسی سے اپنی وہ بتوں کی پس من
 تھا اونہیں شوق خاتو کہ دیکھ کر لپٹے

دل پر داغ بچای پر طاووس کی نطق
 یار کی زخمی کشمیر ادا رکھتے تھے

۱۳۱

بڑھان کسل گئے
 دل کی تپش نکلان کسل گئے
 بوسہ جوڑا لپٹا ادا کسل گئے
 لاپتی نطق ہو بندہ احسان کسل گئے

سہ کار پر دہ

آہی اساتہ دیار کا سہ کار پر دہ
 زلف کسل گیا دیار پر دہ
 دل کی تپش نکلان کسل گئے
 بوسہ جوڑا لپٹا ادا کسل گئے
 لاپتی نطق ہو بندہ احسان کسل گئے

غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی
 غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی
 غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی
 غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی

جادہ نہیں ہے ایک قہر کی ہی ہے جاتا ہوں جسکے پاس نہ تاجر نہ رنج اسی نطق تب ہوا نہیں نہ ایں صندھ یکساں ہی شکل تیرے ہر نہیک بد نہی آج پر پرا پر پرا گئی تھی اے جد نہی آج پر پرا پر پرا گئی تھی اے جد نہی آج پر پرا پر پرا گئی تھی اے جد نہی	بہر حصول زہر ہے مکہ و مین کہ مجھے فتنہ ملی ہے کچھ گلابی زہری بد مجھے روح القدس جو آئے کئے مستند مجھے ایسا صفائی لئی کیا بی سند مجھے بغیر دین عشق اور نہ کوئی سبق لیا دار کا تخت ہے مجھ پر یورپائی فقیر مین جانتا ہوں عارض رنگین کو رنج
--	--

دیوانہ نطق ہونے لکھن بھاٹی کو دو
 سر ہوئے کو چاہیے خشت لحد نہی

جو شہاب مین مین پر پر ہرے ہوتے بادل اوڑھی مین سانی دلجو ہرے ہوتے آئی ہمارے آب کے دیوانگان چشم تعویذ اتنے باندھے ہیں جسکے کہ آج کل خالی ہوں بلایاں جو کوس کاٹ لیں کہ کتابی عاشقوں نے تو کیا دل لیں کاٹ لیں ڈرے تمہارے رو نہیں سکتی ہیں زہر مین اعجاز عیسوی لب پھر غامین ہے جانین ہم آپ ہمے وفا کیجئے اگر وہ چار دل ضرور مین جو عقد دیکھئے	او ہرے ہوتے مین سینے تو باز و ہرے ہوتے کے چل خم شراب لب جو ہرے ہوتے مین خشت مین صورت آہو ہرے ہوتے اونے زیادہ مین مرے بازو ہرے ہوتے ناحق مین جی جی مین پر پر ہرے ہوتے کانٹوں مین پر پر مین مین مین مین مین بیٹھے مین جب ہم انکے مین آئیں ہرے ہوتے آنکھوں مین کا تو فکری مین جادہ ہرے ہوتے دفتر مین یوں تو قصے مین مین مین مین آج کل حضور کے کیسو ہرے ہوتے
---	---

غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی
 غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی
 غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی
 غلامی میں نہ رہو کہ غلامی کا نام ہے غلامی

وہ جانتی ہیں کہ میں جگنو ہوں
 اوس نے ہارناڑ کی ہی بوہرے ہوئے
 گویا میں خیر جام میں آنسو بہے ہوئے

آہ شرفشان کی ذرا سیر دیکھنا عین کے بند رہے سو کھتا بوس ہی محفل اداس سے جو نہ آیا وہ مست ناز	وہ جانتی ہیں کہ میں جگنو ہوں اوس نے ہارناڑ کی ہی بوہرے ہوئے گویا میں خیر جام میں آنسو بہے ہوئے
کیا ساتہ دی سکین کے اسی نطق میں نیم کے پاؤں ہوئے	

اب فخر جو پانید کی سستی آئی بوی دلدار ہی لائی ہی بیخاتمہ حال سچسی ایدست دعا باب جانت نہ کھلا آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کو بہرین آہ کی کس میں سکست سانس سے جیسے تیر دل تو تھے نہ پہر لگا کبھی حیر و کی طرف یاد آتا چپ چپ کے وہ آنا ارجان جانی کس اور ہی زند اور ہی کھانگ	منہ کھلا زخم کا گویا کہ جب ملی آئی پہر صبا کیوں تو بیان باد ہوائی آئی فاقہ کبھ نفل در ویر کی گنجی آئے کیوں تو اسی باد صبا عین ڈوبی آئی حلق نگاہ کہ جگہ مٹتی اور ہستی آئے شمع جی سے طبعیت جد ہرائی آئے عمر کے ایام میں حیات انور میری آئے دیکھی سوا نکہ کہ کیا لائین ہوئی آئے
--	---

ہم دو کی پاس سے کچھ چھوٹی لڑکی اوٹو میں زند کیا ہوں اگر کہبتی بھی بیٹھے کو حقیقت سے سین مسر محفل بہ بن مئی کی جو کہیں بن کر خج شاد سے	دہر دیا عشق کی بھگارت میں موت کی اوست کو کہن چوٹ کیا نطق کی باری آئے
اوٹو لڑکے کے گم نامی دل گریکے اوست تری دوکان سے پیر بخان گریکے اوست بھلاؤ نیکے ابھی منہ جو ہم بھلاؤ چڑھیں گے پر تو سواؤ کی جو پاؤں پر اوست	

وہ جانتی ہیں کہ میں جگنو ہوں
 اوس نے ہارناڑ کی ہی بوہرے ہوئے
 گویا میں خیر جام میں آنسو بہے ہوئے
 کیا ساتہ دی سکین کے
 اسی نطق میں نیم کے پاؤں ہوئے
 اب فخر جو پانید کی سستی آئی
 بوی دلدار ہی لائی ہی بیخاتمہ حال
 سچسی ایدست دعا باب جانت نہ کھلا
 آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کو بہرین
 آہ کی کس میں سکست سانس سے جیسے تیر
 دل تو تھے نہ پہر لگا کبھی حیر و کی طرف
 یاد آتا چپ چپ کے وہ آنا ارجان
 جانی کس اور ہی زند اور ہی کھانگ
 دہر دیا عشق کی بھگارت میں موت کی اوست
 کو کہن چوٹ کیا نطق کی باری آئے
 ہم دو کی پاس سے کچھ چھوٹی لڑکی اوٹو
 میں زند کیا ہوں اگر کہبتی بھی بیٹھے
 کو حقیقت سے سین مسر محفل بہ
 بن مئی کی جو کہیں بن کر خج شاد سے
 اوٹو لڑکے کے گم نامی دل گریکے اوست
 تری دوکان سے پیر بخان گریکے اوست
 بھلاؤ نیکے ابھی منہ جو ہم بھلاؤ
 چڑھیں گے پر تو سواؤ کی جو پاؤں پر اوست

وہ جانتی ہیں کہ میں جگنو ہوں
 اوس نے ہارناڑ کی ہی بوہرے ہوئے
 گویا میں خیر جام میں آنسو بہے ہوئے
 کیا ساتہ دی سکین کے
 اسی نطق میں نیم کے پاؤں ہوئے
 اب فخر جو پانید کی سستی آئی
 بوی دلدار ہی لائی ہی بیخاتمہ حال
 سچسی ایدست دعا باب جانت نہ کھلا
 آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کو بہرین
 آہ کی کس میں سکست سانس سے جیسے تیر
 دل تو تھے نہ پہر لگا کبھی حیر و کی طرف
 یاد آتا چپ چپ کے وہ آنا ارجان
 جانی کس اور ہی زند اور ہی کھانگ
 دہر دیا عشق کی بھگارت میں موت کی اوست
 کو کہن چوٹ کیا نطق کی باری آئے
 ہم دو کی پاس سے کچھ چھوٹی لڑکی اوٹو
 میں زند کیا ہوں اگر کہبتی بھی بیٹھے
 کو حقیقت سے سین مسر محفل بہ
 بن مئی کی جو کہیں بن کر خج شاد سے
 اوٹو لڑکے کے گم نامی دل گریکے اوست
 تری دوکان سے پیر بخان گریکے اوست
 بھلاؤ نیکے ابھی منہ جو ہم بھلاؤ
 چڑھیں گے پر تو سواؤ کی جو پاؤں پر اوست

منہ دیکھو نطق کا وہ بہا منہ دکھاتیں گے
جو شرم سے آنکھیں کے رو پر دھوئے

ٹال ہی قیہ خیر منا اپنی جان کے
 اینو کی طعن غیر ذلکی شکم ہر آن کے
 رفعت میں کیا بیان کروں مسکن کی
 فریاد عند لب بٹکتی ہے باغ میں
 سست و بلند دہر سے ایسا ہونٹ کھوس
 ششے سے بھی لطیف ہواوشخ کا بدن
 آگے ہمارے آہ کے یکجہی نہیں برف
 مچھ کے شجہ کی کو مجھے سیکڑے کے فکر
 ای تزل او سکے پاس سے خونے جھا
 جبکہ لبوں تلک فی کی حسرت ہی گئے
 ہر صاعقہ کہاں جو گئی گرمی جہاں
 اوس جسم نازنین کی بین تعریف کیا کروں
 امین نمونہ ہزار تو واضح کرے عدو
 کب ہو سکے کاغذ ہر آہ نیار مندر

نو بہت میرے بعد ترے امتحان کی
 تیرے لیے اوٹھائی ملامت جہاں کے
 چمت عرش کی ہے اور زمین سماں کے
 راہ اے صبا تبادی اوسی گل و گلان
 پوجو زمین کی تو کہوں آسمان کے
 سرخی گلی سے پہوٹ نکلتے ہیں ان کے
 یعنی بلالہ العجب بکلی ہے کان کے
 منظور ہر سری کو ہے رونق و دکان کے
 حالت ہے تیری تیغ میں سوکھی ہان کے
 دا حرا تو وہ آہ ہے مجھ نالوتوان کے
 بجلی بنے گی آہ کی بجلی یہ کان کے
 دل کی گدازی اور لطافت ہی جان کے
 جھکے کو اوسکی جان لچکے ہر کان کے
 جنت ناز ہر گرمی کے اداسی سر آن کے

ای نطق بن پڑے مژہ یار کے صفت
رکھ لے خدا نے نوک ہماری زبان کے

و لکھو شب فراق میں جب بیکلی ہوئے	تصویر یاد سامنے اگر کھڑے ہوئے
----------------------------------	-------------------------------

Handwritten text at the top of the page, likely a title or introductory lines, written in a cursive script.

<p>Handwritten text in the top-left box of the central section.</p>	<p>Handwritten text in the top-right box of the central section.</p>
---	--

<p>Handwritten text in the bottom-left box of the central section.</p>	<p>Handwritten text in the bottom-right box of the central section.</p>
--	---

Handwritten text on the left margin, possibly a note or commentary.

۱۲۷

Extensive handwritten text on the left margin, continuing the narrative or providing additional context.

Extensive handwritten text on the bottom margin, likely a conclusion or further notes.

سمجھتے تھے کہ نعمت اپنی سرخرواں کو داسطے
 تعویذ نقش باغی منہم آگیا ہے ہاتھ
 غربت میں آگیا جو وطن ہی کسی کا خط
 اسے روزِ مشرکے نہ درازی میں لبیان
 پیدا ہوا ہوں آج میں تیر کا آدمی
 کیا نسبت او سکی اتنی ہی نگین ہو
 جی بہر کے خوب بخت کو سو لینے دیکھے
 زقار تیری باد بہ ساری بے چین
 کشتہ جو آرزوئیں ہوئی ہیں تو داغ دل
 حجت معلوم نہی مجھے علم میں نہیں
 اہل عدم نہو جیئے آنے کا کچھ سبب
 داغِ ضیون نے نہیں کھڑا کیا تمام صبر
 اہل نظر بجاتے ہیں نامہیں نیاز سے
 کاستی منگلے سی اگر ہو تو کیوں ہو
 آئینہ لیے عارض نگین کو دیکھئے
 اگر چلا کہ ہجر میں مردہ سا ہوں یڑا

ہوسے کے ہیں، پیچھے لے دند ان کو دھڑل
 تشکیل نصطراپ ل مجان کے واسطے
 ہسانا بناو دای غ عزیزان کے واسطے
 بنین یعلیان شب بجران کے واسطے
 آیا حریف سختی دوران کے واسطے
 نرمی کماقت پیچہ مرجان کے واسطے
 طوال مرا لگنی شب بجران کے واسطے
 تو خود ہمارے کلشن مکان کے واسطے
 لای چراغ گنج شہیدان کے واسطے
 ہے بحث ایک طفل دبستان کے واسطے
 آیا سر غ عمر گریزان کے واسطے
 تیار کی قبا تن عریان کے واسطے
 جاروبہ مرثہ در جاناں کے واسطے
 نور قمر ہلال گرمیہ ان کے واسطے
 گہری نہ سیر گلستان کے واسطے
 امی جان جان بن تن بجان کے واسطے

چین ابرو وزیر اعلیٰ کیون سرگرمی ہو طوق

مل میں ضرور شاخ غزالان کے واسطے

کیا بی تقاہین عیش جہان خراب ہے

چلتے ہیں بچے دور میں سانغ جاب

149

جاءوا الفتن طاعت الكافر

نقصان

میں نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

دولت کی زمینوں کو فروخت کر کے

یہ لکھا تھا

طوق و خالی علی بن طوق گفت چنانچه
 می بینم

فہم

انسان کی قسم

کی قسم اٹھائی کہ میں نے
نہیں دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان

بہار

میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان

اس کے بارے میں عارضی طور پر
بہم ہی بہت حالت غم سے
اسی ترک تیری لاکھوں
سیداد کبر ناز تغافل خودی جفا
خال سیاہ صفحہ رخسار پر
کیا وا عطفوں کی ناتواں سے
پہونچا جو اس مسیح کی تک
زند و پیر ایک نام میں
پیش ہے معاملہ قضای کا
پیری میں وزن کوئی وقت نشا
مشتوق سے وصال پیر کبر
دریا وہ بحر حسن جلاہی برائی

ای نطق بچہ
برودا ہوا تو پر کے
یہ تیسے وہی حیوان کے حیوان
موسم گل میں جو دو چار کبر
اور ہر بات میں ہشیار جوانی میں
بام پر سولہ کو دم ایک ٹپ میں
اپنی رو میں نہری جھگوڑا

میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان

میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان
میں نے دیکھا کہ جو انسان

میں نے دیکھا کہ جو انسان

کے ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے

ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے

ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے

دم میں وہ آگنی ہن رات ہی تنہا ہے
 نطقی ہاں راج نہ دل کوئی ارمان ہے

ہر بار وہ جتنی بین سکر آہر سے
 ہیں ایک ہی تہہ پیری کی کمر کے چھل
 شربت بھی پلائی وہ دم نہ آئی
 مجھ پر کہ وہی لوگ ہو جو کہ حقیقت
 سیری تھیں ہوئی غم دلدار ہو جو
 کیا شان لہی ہو کہ بندے سے دبا ہے

ایسے وہ لڑاکا ہیں کہ لڑتے ہیں ہلوی
 ہشیار ہیں فیروز و مناسے
 پیاسی ہی گئی شربت دیدار کے پیاسی
 بے یو جھے نہ کئے یہ مرا اپنے قضا کی
 نیت نہیں بہرتی بے مزیدار خدائے
 وہ بت کہ جو ڈرتا ہے تہہ قہر خدائی

ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے

ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے

مصرعی
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے
 ہر ایک کلمہ میں ایک عالم ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

<p>انگلیزوں نے برف جبل طوسے چمکے صاحب بہت اچھے ہیں براہین میں گستا بہ وقت تصور ہے کسی گل کی جو قد کا بہت وہ بلاہیں جو گہرے بیش کسیدن</p>	<p>جو لوگ ہیں ی تنوع تری و دیکھنے والے پر آپ سے بندھی کا خدا کا عزم ڈالے یہ دیدہ ترین مرے شمشاد کو تھالے کر دینے کے برہن کو قصائی کے حوالے</p>
---	---

جز منطق کیسیو ہی وفادار نہ گئیں
سب گنتی گناہ کو بہن یہ چاہیو

۱۰
 ۱۱
 ۱۲
 ۱۳
 ۱۴
 ۱۵
 ۱۶
 ۱۷
 ۱۸
 ۱۹
 ۲۰
 ۲۱
 ۲۲
 ۲۳
 ۲۴
 ۲۵
 ۲۶
 ۲۷
 ۲۸
 ۲۹
 ۳۰
 ۳۱
 ۳۲
 ۳۳
 ۳۴
 ۳۵
 ۳۶
 ۳۷
 ۳۸
 ۳۹
 ۴۰
 ۴۱
 ۴۲
 ۴۳
 ۴۴
 ۴۵
 ۴۶
 ۴۷
 ۴۸
 ۴۹
 ۵۰
 ۵۱
 ۵۲
 ۵۳
 ۵۴
 ۵۵
 ۵۶
 ۵۷
 ۵۸
 ۵۹
 ۶۰
 ۶۱
 ۶۲
 ۶۳
 ۶۴
 ۶۵
 ۶۶
 ۶۷
 ۶۸
 ۶۹
 ۷۰
 ۷۱
 ۷۲
 ۷۳
 ۷۴
 ۷۵
 ۷۶
 ۷۷
 ۷۸
 ۷۹
 ۸۰
 ۸۱
 ۸۲
 ۸۳
 ۸۴
 ۸۵
 ۸۶
 ۸۷
 ۸۸
 ۸۹
 ۹۰
 ۹۱
 ۹۲
 ۹۳
 ۹۴
 ۹۵
 ۹۶
 ۹۷
 ۹۸
 ۹۹
 ۱۰۰

ای نطق مضامین کیے اشعار میں پیدا
کہو دین جو زمینیں تو بہت گنج کمالے

کیا جاسکتے ہے لعل شکر مار کے لیے
 اے غیرت بہار تو رے رخ کے روبرو
 شکر سوال بوسہ ایسے ہیں مسموم بخود
 یوسف کو نسبت اوس بت پرستوں کی

بوسے میں تازہ لطف ہو ہر مار کے لیے
 جو بھول ہے وہ دماغ غبار مار کے لیے
 ڈھونڈ ہے کوئی تو منہ نہیں قرار کیوں
 انمول جنس نہ نہیں بازار کے لیے

پرواز و قلابی گنجینه‌ها
با چرخ و سکه‌ها

~~بقیہ~~

علاء الدین علی بن ابی طالب

ویدہ الضائع میں

175

۱۲۵

بسم الله الرحمن الرحيم

وہی ہے جو ان کے لئے ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وہی ہے جو کہ

عالمی اسلام

[illegible]

دین اسلام

حاصل جو نہیں سنتے ہیں تو شکو کیا ہے
کل صیغہ نکاحی سیغہ ہے شکو کیا ہے
ہم کہہ جس نے لکھا بت ظالم تجھ سے
فسخ کروں ہی بہت جو بکالی گھر میں
کوئی خود فکلی شوق سے آنا پوچھے
عشق بازی ہر لڑکچہ ہی پی باری
دوسری مرتبہ پیر ناز واداسی وکیو
غیر کو بوسہ دیا وروہ مجھ سے بولے
آپ کا عاشق شیداہ تر تہا ہی پڑا
غلو غیر سے میں کون ہوں کئے والا
اؤ کو تمہید خوشی کی ہی ہنسی کے قریب
سیکھ لی ہو نگ می ہار سے باتیں و چار
مجھ سے عاشق کا گلاریت رہا ہے ظالم
بلکوس جسکے لیے بیٹھے ہیں منہ کو لہو کو
بنکے پیر اپنے لئے تو او نہوں فی سونڈا

ابھی کم سن پڑھ کیا جانیں تھا کیا ہے
نازیجا اچودہ کرے ہیں تو بجا کیا ہے
ہم نہیں جانتے ہیں اتنا کاسو نکا کیا ہے
اے برہمن میرا کعبے کا اراد کیا ہے
کہوئے دیتی ہو مجھ کو کچھ ملتا کیا ہے
اور مجھے نہ کہی کہیں تاشا کیا ہے
خونہا اور شہیدان تک کا کیا ہے
آپ ہی کیئے مروت کا تقاضا کیا ہے
آئی دیکھتے تھے کہ تماشا کیا ہے
خودی سن لین گوہن کا چرچا کیا ہے
پیرانچ ہے کیا یہ مارونا کیا ہے
جسکا آواز ہوتا سا وہ مسیحا کیا ہے
سخت نادان ہو حیران ہن کرنا کیا ہے
بولوں سب کا ہے یا منہ کان لکایا ہے
شیخ صاحب سوارش کے چوڑا کیا ہے

جادو راہ و فابو دم خجرو لوبون
نطق کیا چیرین کاٹے مجھے کشکا کیا ہی

بلیبل جو دیکھ کر رخ رنگین چمک پر
جس طرح جام ہو کر لبالب چمک پر

جائی وہ گل جو سیر کو گلشنِ مہک پر
دل بہر گیا جو در سے آنسو ٹپکتے

حسن

179

حال دل جو نہیں سنتے ہیں تو شکو کیا ہے
 کل حسرت بجا ہی سوہ سے شکو کیا ہے
 ہم کہہ سہیے لگی ادب ظالم تجھ سے
 فسخ کر دوں اپنی ہمت جو بکالی گھر میں
 کوئی خود فکری شوق سے اتنا پوچھے
 عشق بازی ہر ایک سے ہی پی بازی
 دوسری مرتبہ پر ناز و اداس دیکھو
 غم کو بوسہ دیا اور وہ مجھ سے بولے
 آپ کا عاشق شیداہ تر تپا ہی پڑا
 غلو غیر سے میں کون کون کئے والا
 اد کو تمہید خوشی کی ہی منہی کے تقریب
 سیکھ لی ہو گئی مٹی سے باتیں و چار
 مجھ سے عاشق کا گلاریت رہا ہے ظالم
 بلبوس جسکے لیے بیٹھے ہیں منہ کہو اور پوچھو
 بنگلے پر اپنے مٹے کو اور ہونوں فی نمودار

ابھی کم سن ہیں کیا جانیں تمنا کیا ہے
 نازیبا وجودہ کرے ہیں تو بجا کیا ہے
 ہم نہیں جانتے ہیں ات کا سونا کیا ہے
 اسے برہمن میرا کہجے کا اراد کیا ہے
 کہوئے دیتی ہو محکومتے ملتا کیا ہے
 اور مجھے نہ کہی کہیں تاشا کیا ہے
 خونہا اور شہیدان نگہ کا کیا ہے
 آپ ہی کیئے مروت کا تقاضا کیا ہے
 آئی دیکھتے چلے کہ تماشا کیا ہے
 خود ہی سن لین گو وہ سن کا چر جا کیا ہے
 یہ راج ہے کیا یہ مرار و نا کیا ہے
 جسکا آواز وہ ہوتا سنا وہ سچا کیا ہے
 سخت نادان ہو حیران ہون کر کیا ہے
 بوڑھوں اس کا ہے یا شہ کا نوا کیا ہے
 شیخ صاحب سوار شیش کے چوڑ کیا ہے

۱۳۹

جادو راہ وفا ہو دم خجور و حسن	نطق کیا چیرین کاٹے مجھے کشکا کیا ہی
جائی وہ گل جو سیر کو گلشن مہک پڑا	دل بہر گیا جو در سے آسویں گشت سے

ہو تو بین حبیب ملامت بوسہ لوانگنا ہی مطلق
وہ سخن منہ لگا کر کیا تیری تو خو غرا بیابے

ہم بھی محروم سہی کاش وہ پردہ کرے
 سمجھو زانوسی ادھنی ہی تو نیگا کرتے
 مجھ سے ایک کاش وہ برات کا پردہ کرے
 صبر آتا جو مجھ کو وہ ستا کرے
 ہم اگر سطو نہ زبان کا محاکرے
 ورنہ یاد نہ رہے سینہ ہی پٹا کرتے
 ورنہ ہم رشک و قیاس پتہ لگا کرے
 بھول کیوں سیر طرف خندہ بجا کرتے
 بیٹھنی ہی کو ہم ادس شوخ کی لانا کرے
 بس قند دل سے ہم آئینہ کو اندھا کرتے
 ورنہ تاحشر رہے چہرے سے سوا کرتے

آئینہ دار نہ اون کے ہوئے ورنہ ای نطق
آئینہ دیکھ رہا ہوں نہیں کیا کرتے

سیرایشان جانی ہے
 کو دل آہا ہی کو دل آتا ہے
 روح لیلیٰ تلاش مجنون بین
 سیر: آنے کبھی تصور بین
 ضبط کرنے سے جان جاتی ہے
 جان جاتی ہے جان جاتی ہے
 آج تک رشتہ جہان جاتی ہے
 اوکلی سمین بھی شان جاتی ہے

تاریخ و احوال
مملکت ایران
از زمان تاج محمد بن
سلطان حسن پاشا
تا زمان ناصرالدین شاه قاجار

تاریخ
و احوال
مملکت ایران

از سر کرم و خلاف

اور اب وہ اپنے

حاکم بن علی بن ابی طالب
جاری بن علی بن ابی طالب
صورت حسن بن علی بن ابی طالب

عن أبي عبد الله عليه السلام

انفردان

بن جایی کیون بنیاد

کتابخانه ملی افغانستان

انسان کے لئے جو کچھ ہے

وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ وَيَخْتَارُ

وہی کہ جس نے اسے

پیشوایان و سران

ہم بھی مجروح و مسمی کاش وہ پردہ کرتے
 ہو جو زانوسی او نہائی ہی تو نیگا کرتے
 مجھ سے ایک کاش وہ ہر بات کا پردہ کرتے
 مگر آتا جو مجھ کو وہ ستا کر تے
 ہم اگر سطوت و زبان کا محال کرتے
 ورنہ یہ تیرے سینہ ہی پہٹا کرتے
 ورنہ ہم رشاد و قیاس تیرے گواہ کرتے
 پہول کیوں تیرے طرف غصہ نہ کیا کرتے
 پھر تیری ہی کو ہم اس شوخ کی ناک کرتے
 بس نقہ دل سے ہم آئینہ کو اندھا کرتے
 ورنہ تا حشر تیرے چہرے سے سوال کرتے

ہستی سے زانو زانو کر کے
 نام سلا وقت کی منت کرنے
 مروں کیا کرین سروں شکست میں
 بھی اتنی خیر ہو کون شکست
 ہم فریب میں کیا ہو رہے ہو
 امن ہی میں سے تیرے میں
 باقی میں نہیں جوئی
 کھلتے اگر سوی جس
 کی کہ ہوں شریک جو طاعت
 مادیہ رغبت میں جو
 خضعت میں شہر میں

نہیں کہیں کرتے

آئینہ دار نہ اون کے ہوتے
آئینہ دنیا رہے ہم اون کے

حسب طے کرنے سے جان جاتی ہے
حارہ جاتی ہے جان جاتی ہے

بغیر ایسی شان و جلالی ہے

آج تک دشتِ چمان جاتی ہے
اونکلی سہین سہان جاتی ہے

روح البلی تمناش مجنون مین
سند آئے کیم تصویر مین

وہی کہ وہی

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے

کلمہ حق و نفی ہے

کلمہ غلام جہان کا خلاف ہے

(continued)

1

[illegible]

<p>ہے یا اندھیر چاندنی ٹہسٹم تیرے وحشی کو سادے سرعت فکر تلامذہ صالین بھی ہے بس بس ای گمنامی تھن بس سر</p>	<p>شامیانہ ساتان جاتی ہے ہار تہکتی ہے مان جاتی ہے کوئی یہ مہربان جاتی ہے کام سے اب بان جاتی ہے</p>
--	---

نظم موت آج کی ہی کسلا بھیج
ابن وہ آئین جان جاتی ہے

سست اوس گہری سحر مری آتی ہے
غم سے لبریز مینہ ہے کہ اب صورت آہ
میں جو اس صحن ہی کو لایا ہو گیسو نکلے
اے جلتی ہے جو مینہ سے تو بیاں تک
یاد مرگان سے ہوئے زخم حکم میرا لے
بوسہ تو لہو سے نکلے نیم لگے ہی ہے دریا
کوئی جانی کہ نہ جای یہ فیلا لائے گا
چونکہ ہی نہیں پر غبت جو سو جاتا ہے
تخل اسید میں ہی نامی وہ مر جائی ہو
پیرا کہہ کر کوئی اور تا ہی نفس میں جو کسی
تیرے ذریعہ زدہ چپ چاپ پڑی رہی ہیں
مطالعہ اس گہری سحر چرخان کسی باغ
میں جلوں صبح شہ پر بھی تو ہو نہ ہو

[illegible]

سب سے پہلے اس کی طرف سے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 اس نے ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 اس نے ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے

مگر اس گلشنِ خمی کی اوڑالائی ہو بھگوید نام مگر جوڑ دے میرا دامن ہم اونہیں آپ میں آنے نہیں چاہتے دل آپس میں خست کا کہیں نام نہیں	آج اتراتی نیم سوری آئے سے بھگوئی امی دست جنوں پر وہ دہی کی جام دیتی ہیں جہاں شرم دہی کی ہے نظراب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے
--	--

نطق اس کے کی قربان کہ جیلہ کر دین
 چونی کو مری لبے اثری آئے ہے

شریکِ حال بری وقت میں جاری ہے تری بغیر جہن میں ہے رنگِ قتل کا چہا پار وہ جنت میں عشق کو پہنچنے کیلئے ہیں نقش قدم سو قدم پہول وہ پہنچتے ہیں شبِ غم جو اپنا غم پیسہ دیا جاز کو کا نہ مانہ اس بھائی سے سلیاس میں برلی کا چاند ہو وہ چور جب تک وہ تو یہ آئی وہ جانی تو چاہا وہاں ہی مری اشٹکی کا او سکے سر	یہ سبکی تو ہمیں جالسی ہی پیاری ہے مری نگاہ میں سر پہول زخمِ کاری ہے یہ اپنی جامہ مری عین پر وہ واری ہے خرام ناز تر آباد نو بہارے ہے یہ طرزِ شش اندازِ نگہ کاری ہے گناہ کا زنجیر کی لاش بہارے ہے بناوا اسکے لئے مہری سو گوارے ہے ہمارا ہوش مگر یارگی سواری ہے یہ جس نے زلف پر پروتری سنوار چکی
--	---

خبر داغ کی لیتا ہی ل ترپ کر نطق
 بلند تابر اب موج بیقراری ہے

یہ اپنا سر ہے وہی ٹوکرین میں خوری ہو نگہ کا حال ہو جو یہ جوش زاری ہے	پہاوس گلی میں وہی پردہ ہاری ہے وہ ایک موجہ دریمی شکاری ہے
---	--

۱۵۵

سب سے پہلے اس کی طرف سے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 اس نے ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 اس نے ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے

سب سے پہلے اس کی طرف سے
 ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 اس نے ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے
 اس نے ہر ایک کو اپنے حق پہنچانے کے لئے

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, written across the top of the page.

مری چمن میں نگر، سب رنگ دھو کا
 وہاں چ اور عدد اور گفتا نی ناز
 حریف تیغ ادا مجسا نہ تو ان کسان
 مری قلع کا ہوا ہی تر سینوں پر
 قریب ہم ہے تسکین یہ دل کو دیکھیں
 نہیں ہے جسم میں بر خیز ضعف ہی نہیں
 سبک تین اور جو آنے نیاسی محفل میں

یہ دل لگی بی بیکاری فراق ہی قطع
 اثر ہے بخت نہیں یوں نہ آہ و زاری ہے
 اوں کو کیا عدوی وفا دی وفا دے
 جہاں کہہ کر یاد نہیں آتا مجھے
 گم ہوا ہمارے ہے نہیں ہوا مجھے
 آتی ہی آئے گی ہی مری جیانی مجھے
 مجھ سے محبت گاہ ہے کہ رسوا کیا مجھے
 اسی سماں کہہ کہہ کر مسٹا مجھے ہر
 وی میں شانہ نیچہ موت رسا مجھے
 آئینہ نظروہ موحہ رنگ حسا مجھے
 تیری ہی عادت آگئی اسے بیوفا مجھے
 پیراج شوق دید و بین لڑ جاتا مجھے

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, written on the right side of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, written on the left side of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, written in the middle of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, written on the right side of the page.

Handwritten text in a cursive script, likely a continuation of the poem or a commentary, written at the bottom of the page.

فرمایش رفیقہ کے بیدار و قریب ہے
 مشکوہ نہیں قیاس نے جو کہ کہا تھا
 ربون نگاہ یاس میں حیرت کی لکڑی ہے
 ظالم نہ جان شعبدہ والی عدالت
 بے الفتائی آپ کہ تو ایک بات تھے
 آؤں تجھے ہی تو تیرا قتل ہے یا کہ
 الدرعی لاخوئی کہ نہیں کہہ گا یاس

خود کو بھی ستم کہہ لے کچھ مزاج نے
تیرے سکوت کا ہے مقرر گمان
مست دی تیرا مستی قاتل وار
دامن ہے کیونچہ اتر دوزخزائے
الاکہ آرزو کا دینا پڑا خونہاں
یون ہی سہی پسند ہے یہ سب لادائے
یہ راہ ہر نہ ہے پڑا ہونڈ تباہ

پہلے میں تو ان حریف ستم نہا شوق
لکڑی نہیں کھیلنا تو اب ذرا مجھے

ایک چشم تر دل میں کتنا ہو ہے
ترب تنگاسی سرخوش عدو
تصور یہ ہے کس گل کا لہلہ
مری حیرتیں ہر جلالی کی ہیں
میان بد میان خیمہ گل کے
جلاتا ہے وہ مثل پرواز بھوکو
طلسم نظارہ تصویر باندنا
کہیں کہیں یہاں تہی بین چین
قرآنوشادہ بیکر میری دلجو
تماشا کی قابل حوائج ہیں

لہری جیکہ دو جام عالم عالی ہو بہ
 لہری سا غبہ آرزو میں ہو بہ
 بہت آن دروغین ہو ہو ہو ہو
 قیامت کا سنگا گناہ آندو
 وہاں نام ہو ہو کاتب گلو
 کہا تھا کہیں بیچ تو جمع ہو
 خاشاک وہ ہر گڑی رہو رہو
 یہ دل ڈھونڈانی آئے رو
 کہ تصویر آس کی باری ہو
 بہاروں پر اب گلشن آرزو

۱۲۸

[illegible]

سیرت را تمنای شمشیر جفا ہے
 ملنے سی ہوئے بین کف افسوس سرخ
 ای مہر منور تر سے جلوی کی ہوا میں
 مست او کی پیری بن پری تب ہمارے
 اوس گل کی ہی بو عطر گریبان قصوہ
 سو چاک کئی جبکہ مری لسانے گوارا
 بیباک کئی محبوب میں بغاوتہ خشن
 یہ دل وہ ہی ہلتا تھا قلب کی تریج
 کر قتل مجھے ہو غشت اندیشہ دیت کا
 مان مانگے بوسہ وہ اگر بوسہ بڑے

ہر زخم کس مثل گل آغوش کا ہے
 بیدار و بختی کی یہ رنگ حسا ہے
 مجوہ رہے روئے ہر جان بال کشا ہی
 پہلی تو حیا شہر تھی اب شرم حیا ہے
 مانند نسیم اپنا لہر ہا لہ ہے
 تبت لک سی شانی کی طرح رہا بیا ہے
 آخر ہی تہہ ہے سہا ادا ہے
 مردہ سا جو افسوس سی پہلو میں رہا
 میں نکاس اگر کوئی ای یہ بھی کہ گیا ہی
 تو نعت میں تمام کا موجود نہرا ہے

جب کہ اپنی ہی نطق وہی شکل ہے حاضر
 اب سیر اولیٰ تیرے مقلد رہا ہے

ہنگام خرام ایک شہر بن یہ ادا ہے
 وہ اکہیں کہانی میں منہ دیکھ بانو
 سمجھی نہیں جانی کہیں جو رستم پر
 جیتے تو یقیناً نہ ملی شک ہے مرے پر
 کیا جان نکال لی تڑپتی ہے ہر جا
 کیا بات تمہاری لب شیریں کی جان
 اوس بزم میں عشرت ہی غم ساز طرب کا

شکر سے وہیں نقش کف پا کا ہر ہے
 میں مجھ کو ہر بار وہ سرگرم جفا ہے
 آخر کہیں اصرار میں نہیں خدا ہے
 زائد وہ تری نور کو طرفہ بلا ہے
 قاتل تری نور ہر سہل انداز قضا ہے
 و ردا و سکا جو دل میں تو اوس میں بھی
 نائی نی نالہ بھی مان غمہ کشا ہے

جلو مزاروں میں امن فرما دو سنا ہی تھو
غریب آپ ہی دل میں تیرا گناہی چھو
خدا کی فرمائیں پوری خوشی سے
میں تیو دی میں ہوں کہ گناہی چھو
خدا کی پاس کجاو گناہی ہلائی جو
میری گناہی میں بدلتا چھو

۱۔ خونی لہریں بھی لہا ہوں
 ۲۔ قفس کی پرستہ سندھ قفس کی چوٹ
 ۳۔ ستر کے قرب ہے لیے گل کی چوٹ
 ۴۔ خورشید برہی تندہ گل کی چوٹ ہے
 ۵۔ سینے پر اس کے میری تو گل کی چوٹ
 ۶۔ جہیز میں کیوں گل بلبل کی چوٹ
 ۷۔ سنبل پر آنی یار کی کاکل چوٹ ہے
 ۸۔ رت سی ستارہ گل کی بھل کی چوٹ
 ۹۔ جا رو بکشت پر آب کی سنبل کی چوٹ

در آغوش رنگ نیست این جوهر کی جوهر
 در این آغوش زلفت باقی این صفت
 دستهای تو این صفت نازنین کے ہیں
 پس یہ صفت ہے نہ رفیق ساتھی کی عکس ہے
 دیوں بیت پر پیچ رہی ہو گھر جو آسیا
 کہ تانہ میں ہوں کیا دل پر درد وینہ لیر
 جوئی کو بیج کہ نکالی گئی اسکی اہل
 فوج خزان کی اور نہ آنے والے ہے
 صحن میں کوٹھل نگین کا رشک ہے

[illegible]

ایں صبر و حیا کے ساتھ تراکیے دے سکے
غمری کی لے رقیب سے ہوا بن خضایار
بازار امتحان جو کیلے غلام دیگی جان
لطف خرام ہے تو مشق خسران کو
ایدل بچوہ نشہ می بین ہرک گئی
کیا شکوہ دوستوں کا گلہ و تمنوں کا کیا
لب غنی بندر کہہ کہ دہن گوہی نہیں

چرخ اوسکے واسطے سے زمین خیر و کوی
کیون چڑھے کیا بین نہیں تیرے واسطے
توڑا سائیں گے ہم سب یقین تیری واسطے
دکار ہوگا عرش برین تیرے واسطے
وزن غنائین تو نہ تھیں تیرے واسطے
دل پہ جب غنائین ہیں تیرے واسطے
ولیا بنمہر نکلیں تیرے واسطے

تو اور وہ تو دونوں میں رسوائی کی خوش
حالتیں ہیں نطق ایک میں تیرے واسطے

وہ مست ادا برقع ادا رہائی ہوئی آج
ایسے ہی وہ کیا ہیں جو اونٹین چمڑا جانی
معلوم کرک جلاؤں تو وہ چمڑے کے گولین
ظاہر دل کم حوصلہ کر دی خوشے کو
نا تو مکی سائی کا تو احوال ہے ظاہر
الذونین مجسمی تیو جہ عداوت
پچ ہی کہ وہ بدخوبہ پراسی حضرت ناصح
انشائے کوئی مری دردی دل کو
نالہ مرا کیا وقت تلقی جسمین اثر ہو
فصل من بہت شمع سی گرمی نہیں چھی

نکالو تے جو سنے ہن کھنکھوئی کما جا
 پر مجھ سے بھی کچھ جوش قلع میں کما جا
 پر مجھ سے تو مشکل ہے ذرا دیر زکا جا
 ایسا نو شام کا بھی مفت مزا جا
 خود سن کی شوخی ہی اگر بدھ اوسا جا
 لی لہن سرا خون تک دل سی خویا جا
 بٹائی کیا مجھے جس نے کو ساجا جا
 یہ اور مصیبت ہی جو وہ اکھڑا جا
 مان جان کی مجبور مگر جرم نہیں آ جا
 اتنا بھی جہیز نہ کہہ سنے میں نہا جا

[illegible]

کافر نے وہ گاہ کو ایمان لے گئے
 کچھ ناز غمڑے لے گئی کچھ آں لے گئے
 نقصن ہمارا اور بھی مہمان لے گئے
 ہر حید جو خلد میں مہمان لے گئے
 جاننے کے اکثات کا ارطان لے گئے

--	--

ہو بھی تو دل وہ ہی کہ جسے انہو کے
مطلب یہ ہے کہ شیفہ کو بی نہو کے
کیا ہو جو رفتہ رفتہ ستم ہی نہو کے
میرا یہ دل دماغ کہ اُن کے نہو کے
نازک وہ اس قدر ہیں کہ وہ ہی نہو کے
لیکن یہ اوس گہری بی کہ توفی نہو کے
بے پناہ کہ اور سے کلی نہو کے
بے سوز تو پسی سے بی لی نہو کے

[illegible]

جان کے دُور سی ہمنند میں ہمنند زکریا
قابلِ حسنِ تقوٰی تم میں ڈوب کر نکلے

[illegible]

فدا داس

نظم ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
ناز او س شوق کی انداز سے باہر نکلی

وہ شوق کی طرز کا جیسا ز دکھائے لے آئے جواب خط شوق سے کہو تر کیا رنگ حسینو کھانجے آپکا آگے پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی غیسے سے تو زندہ ہوا آنکھ کا مارا جگمگ چای تو شاخ گل تر بودہ چین بین امید رانی تو اوڑی کج نقس بین چو رنگ کری گشتی عشق بین حاضر غیسے کی مانی کی مری مرد جلائے اے فاختہ سرو او سکے برابر ہی کہائی منہ کہول کی اوس مہنی کیا بندہ دم او کا سنتی ہی ہزاروں کی نکل جائیں گرجائیں	معتشو قو کو عشاق کا انداز دکھائی قسمت کا بنا کہیں گره باز دکھائی تصویر ہو تو خاک کے کا انداز دکھائی تجنا نہ بت خسانہ بر انداز دکھائی اب بات ہے لب یکا اچھا ز دکھائی شکر جو چلے سر کا انداز دکھائی اطار جیسا تیزی پرواز دکھائی تلوار کے جو برنگہ ناز دکھائے حسد لب جان بخش فی اچھا دکھائی رفقار نہ گفتار نہ انداز دکھائے کیا منہ سو تفرقہ انداز دکھائے خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے
--	--

ای نظم مرا سا کہیں معشوق طحدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھائے

رات آوی گئی آئے نہیں آئے والے کیون تر پل میں ہی دیوہ میں نی والے ستم جو روہ جو کہ نیرین تھوڑا ہے	سورجے کیا مری قسمت کے جگانی والے پیشواہی کے لئے بنوشن میں جان والے غزے عمار صاحب میں تنگنا والے
--	---

۱۶۹

نظم ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
ناز او س شوق کی انداز سے باہر نکلی
وہ شوق کی طرز کا جیسا ز دکھائے
لے آئے جواب خط شوق سے کہو تر
کیا رنگ حسینو کھانجے آپکا آگے
پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی
غیسے سے تو زندہ ہوا آنکھ کا مارا
جگمگ چای تو شاخ گل تر بودہ چین بین
امید رانی تو اوڑی کج نقس بین
چو رنگ کری گشتی عشق بین حاضر
غیسے کی مانی کی مری مرد جلائے
اے فاختہ سرو او سکے برابر ہی کہائی
منہ کہول کی اوس مہنی کیا بندہ دم او کا
سنتی ہی ہزاروں کی نکل جائیں گرجائیں
معتشو قو کو عشاق کا انداز دکھائی
قسمت کا بنا کہیں گره باز دکھائی
تصویر ہو تو خاک کے کا انداز دکھائی
تجنا نہ بت خسانہ بر انداز دکھائی
اب بات ہے لب یکا اچھا ز دکھائی
شکر جو چلے سر کا انداز دکھائی
اطار جیسا تیزی پرواز دکھائی
تلوار کے جو برنگہ ناز دکھائے
حسد لب جان بخش فی اچھا دکھائی
رفقار نہ گفتار نہ انداز دکھائے
کیا منہ سو تفرقہ انداز دکھائے
خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے
ای نظم مرا سا کہیں معشوق طحدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھائے
رات آوی گئی آئے نہیں آئے والے
کیون تر پل میں ہی دیوہ میں نی والے
ستم جو روہ جو کہ نیرین تھوڑا ہے
سورجے کیا مری قسمت کے جگانی والے
پیشواہی کے لئے بنوشن میں جان والے
غزے عمار صاحب میں تنگنا والے

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کا سیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 دوسرے در پر ہو دھوکے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا دیرانی والے
 کون دڑاہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کا سیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 دوسرے در پر ہو دھوکے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا دیرانی والے
 کون دڑاہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

کو چہ یار میں ہم سب سی الٹ سہو ہیں
 نسبی بوسہ کوئی نیم گنہیم ادا ہے
 چمک گئی ہم گرم سانی دریا دل ہے
 دور بیٹھا ہوں مہون کیوں میں ایچوڑ
 آتش شوق میں سوختہ جان جل بھیج
 نہ عدد اوٹھو ستمائیں ریت کو پڑائیں
 اس لکت پر جی ہوگی ترم ہی کیا خوب
 در دہتر شام ہی سی ہے بنایا شب فصل

میں سے منہ میرا تو بکڑا ہی پرانیوں میں نطق
 اربانہ کیس میں ذرا منہ کی جڑ مانے والے

بدنام فہت سارے زمانے میں کر گئے
 آہ اس قدر رسا کہ فلک سے گزر گئے
 دم بہر نہ ٹھہری غمہ شہر وصل کر گئے
 چٹنے کو تارے رات میں فطر ابین خیال
 کہیلا شمار دل نگہ عجب اب نے
 تیغ جھایا رے سسکا کرے رقیب
 جمیعت حواس کا شیرازہ کس لگیا
 نکالے صبا سی ہی وہ ہوا کمانے پیشتر
 دل کو جو وحدت کو تہا ذوق درودی

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کا سیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 دوسرے در پر ہو دھوکے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا دیرانی والے
 کون دڑاہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

کون یہ گبر و مسلمان میں اوٹھائی والے
 کچھ تواری دولت خوبی کی لٹائی والی
 ایسے کا سیکو کمین ہوگی پلانے والے
 کیرین پہلو سی نہ زانو کی ڈبانے والے
 دوسرے در پر ہو دھوکے لگانے والے
 میری طالع میں خود اوٹھا دیرانی والے
 کون دڑاہی اگر تم جو ستانے والے
 میرے تیر نظر آئے جو جگانے والے

چھند ہی تسلیم نہ ہو تو فی سمن جوہر کو کیا
 جڑیں درود و جگر او بہہ گی سو اپنی
 وقت روئے کے خیال خط سبز خانان
 مر گیا جسے جو کشتی بہت تریبی برق
 تھوڑی تھوڑی تیرے آگے مرنے چشم ترک
 یہ گر قبا ہوا بادل نہیں آتا سامنے
 حوصلہ و سپر یہ کیا تیرے کو مرنے پر
 کون بٹھا ہوا ہستی یہ بھی کیا ہے
 مے کشو تہہ سیرن بانی کر عوض می پرے
 او کی ہسکی ہوی یا نو کی تھوڑے ہون
 موج عی حام سے پہنچی ہے لب سیکش تک
 فصل کو جو سن سہی لغزش مت سازو
 رو کی یا نہیں کے کما بھر میں سکا کیا ذکر
 فوج اندہ ہر یاد راوی فوج کی ہے
 تیرے فرقت زد و نگو گور کا دبیا رہی

دم چرائی ہوئی پرستے ہی ہوا ساون کی
اس طرح اوتھتی ہی فرقت میں گشتاں کو
ہم کو گزرتے دکھانا ہے فضا ساون کی
گھول کر بال بہت روئی گشتاں کو
گھٹ کی تیلی کی برابر ہو گشتاں کو
رعد میخوار و فکود تیا ہی صلا ساون کے
رہ گئی دم کے طرح گھٹ کی ہوا ساون کی
پردہ کس شوخ کا یا رہ گشتاں کو
نبون جو پٹی کی بھارات گشتاں کو
لاؤں چوٹی سہی بہار ونگی گشتاں کو
لے اوڑھی بادہ گلگون کو ہو ساون کی
لڑکھاتی نہیں بیوجہ ہو ساون کی
ہمنشین اب مجھ یاد لا ساون کے
پیر پیل سکی ہوا کیا ہی گشتاں کو
چاندنی نگری ہوئی ماہ تھا ساون کے

سبزہ فی روپہ پڑمردہ ہی جی سی جو او داس
نظو کہ بحرین خوش آئی قضا ساون کے

زخو در فکلی مشکو سکملہ کے
چمن میں سے غلج جاگنی چھا گئے

وہ اوٹھ کر میری پاس سے کیا گئے
صنوبر تری قی سے تیا گئے

دعوتِ حق کی راہ

جہاں کے لوگ ہیں وہ جہاں کے ہیں
جہاں کے لوگ ہیں وہ جہاں کے ہیں

تفہیم القرآن کی روشنی میں

124

[illegible]

[illegible][illegible]

وہ لاسٹے پر آئے نخل میں ہوا
کفن سرخ شانا نہ جوڑا بنا
وفا کر کے بس جفا ہو چکے
فلک گو نہت فتنہ پر دار تے
نہ لایا مری گرم خوشی کی تاب
شب غم میں سو گئے تاثر سے
گلو یہ میں ہو جو سہتی ہو دیو
تراطل دیوار ممدود ہو
مگر ترسے رخ کے بوسے لے
نہ خط سہی ہی ہفتہ دکھائی نکلا
نہ کہ جسے چرخ دنی کے چلے
نہ جو نکی جو سوئی تری میان نہ
سراغ عدم رنگاں کیا ہوا
ہمیں بخش سہی آتا کیا ہوش ہر

ابھی نطق تو میرے واسطے نہ تھی
مگر لوگ کہتے ہیں کہ کہا گئے

<p>اب ایسا نہ ہو گا خطا ہو چکی شرفِ وصل ہے ولربا ہو چکی سرِ شمعِ نئی مہی انتہا ہو چکی</p>	<p>خفا کر چلو بس فنا ہو چکی نہیں ہو چکی اب تو کیا ہو چکی زمین آسمان ایک دل فی کیا</p>
---	---

[illegible]

موت و حیات جو پیرا
 حیات و موت کے درمیان
 حیات و موت کے درمیان
 حیات و موت کے درمیان

یہ آزار دل جانے والا تھا عدو سے بھی آخر بگڑا ہی گئے جو دل اوس سے پر ہیز کرتا نہیں بند ہی اوس کی پوئی سی قدی ہوا مہ چارہ چارہ دین ہوئے تنگاسی جو ایک سے جان زار مری نالی سن سنی ہوا وہ بت تمہیں مری جان کچھ ہو تو ہو کرین کیا بہرہ سنا تک آہ پر	ہمیں ہو چکے بس دوا ہو چکے نہ گئے تھی تھی وفا ہو چکے تو مجھے ہی سکے دوا ہو چکے صنوبر کے نشوونما ہو چکے ترقی کے سہا نہ تھا ہو چکے وہ اوس شمع ویر فدا ہو چکے شکایت مرے تا خدا ہو چکے مسیحا سے میرے دوا ہو چکے وہ کجخت ہی نار سا ہو چکے
--	---

ادبہار لگا اسی نطق جو سن شراب
 دلچسپ دینے شرم و حیا ہو چکے

لو موت شب بھر آنے پر اڑی ہے ٹکٹا نہیں میدان سی گود ہو پ گری ہے امی وح نکل کر گسٹا نہ کے غم میں پردین بھی ہے حسن تماشا طلب ہو سکا بوسوں کی ہری جاتی سی اوس شوخ کی پردہ جواوٹھا یا تو تگا ہو لگا سی حکمت بجلی کی طرح غم ہی رہنے نہ ظالم رونی میں ہیں جنت جگر و دل کی ہارین	مجھ کو تہا یہ دھوکا کہ سنا ہی کھڑی ہے انسان ہی کہ دیوانہ تراد ہو پ گری ہے جامے کو ٹرے وہ حور کھڑی ہے دیوار میں وزن کی جگہ آگ بھڑکی ہے یہ نزدکا اڑنا نہیں قسمت کی اڑی ہے رخسار پر اوس شوخ کی کیا بیڑی ہے بہادری نہ جہاں میں نہ سوانہ کجرو جوتا رہی شکونکا وہ پھونکی چڑی ہے
---	--

۱۷۵

دن کی لہری ہی مگر رات
 غم و غصہ کی لہری ہی
 دن کی لہری ہی مگر رات
 غم و غصہ کی لہری ہی

دن کی لہری ہی مگر رات
 غم و غصہ کی لہری ہی
 دن کی لہری ہی مگر رات
 غم و غصہ کی لہری ہی

یہ میری سید خانی کے ہی چاندنی ٹوہ
 میں نے جو کہا لوگ بزرگ آگے بوسہ
 رات آگے کافی سی کہاں ہونے کو
 جڑنی تھی گلی کی جگہ آگے سارے
 گھر کے وہ اونٹنہ جا میں ای جوش تمنا
 جو صحن میں لپی ہوئی کلمی ہی پڑی ہے
 کہنی لگی کیا بات ہو مان لوٹ پڑی ہے
 پاؤں کا لکھو ہے نہ سسی کی دھڑی ہے
 یہ تیری لکھو تھی کسی سادی ہے جڑی ہے
 کیون فوج کی فوج آگے بسلا ٹوٹ پڑی ہے

خودن سنگا
 حفظ حلد سے آدمی خودن سنگا
 حال سنی لاکھا ہوئی کسوں تالی
 رسی شتال کی ہو ہوئی بقیقتان
 رسی حکام میں بسا بسا ہون سنگا
 جادیمان ہوشاوا کالی لاوہ
 ۱۷۶

سیوہ میں ہے یہ پریشان نظری منطق
 کیا مجھ سے جیسا ہے تو کہیں آگے ٹری ہے

تیسے مچی چراہ آئی بدن رجو ٹری ہو
 لاخو ہونیں ایسا کہ دکھا کی نہیں بیتا
 بیتاب ہیں وہ بھی کہ بیتابی دل سے
 شوخی نہ شرارت نہ کہ نہ اشا رست
 ممکن نہیں تیرا کسی اہل سخن سے
 آغاز شب غم کی حقیقت تو بیان کر
 دم بہرین ثبت لیتی جا رہا ہوا آب
 ای روح یہاں جسم سے ہی باہر جھٹ
 سننا نہیں کوئی شب غم کس کو بکاؤن
 کہہ دو ہوسے ہی چاندنی فرقت کی کوڑی
 آئی تو ہی حیران ہی پر موت کڑی ہے
 کیا میرے خبر ہیں کسا و نہیں ہی پڑی ہی
 آہو کی فقط دیکھنی میں آگے ٹری ہی
 چوٹی ہی ہی منہ کی منہ بات ٹری ہے
 ای خضر ہے کہ تری ٹری ہے
 ای موج غلٹ بیچ میں تو بہا نہ ٹری ہے
 اوس جو کہ کو بی میں کرا لاس گڑی ہے
 کیسی کے سادی خدائی میں ٹری ہے

طوفان طبعیت ہی فانی میں تری منطق
 ہر غم غزل جا کی سمندر سے ٹری ہے

جس کی شام کو وہ آہنہ لے کر دیئے
 پیر گلشن رخ گلزار کی گھر بیٹے

جی
 جی

نطق کس جابی ہماری ک جان کی سمیت
اگر او سپر مرثہ یار کا نشتر بیٹھے پد

زخم دل کو یا نہیں پر شا کئے بیدار ہو
دیکھتے کوئی ہوئی تپتے فریاد ہو

پھوٹ پھوٹ اس قدر اچھا نہیں ملتا
چاہتا تھا نہ تری بزم سے دل چاہیگو
اسکے پاس آج کو ملے گی یہاں ہی دنیا
او کی خاطر کو گواراں غیر کے دل کو بہاری
اترنا ہے واسطہ درو افست ہے
اچھی راجہ زوال اس سے نہ کچھ خون کوی
قہری نکل ہی کہ بلبیل کو ملی کچھ تفسیر
کہ نہ وحشت میں غزلوں ہی کی سرکینا
غور سے بحر جان گزران جب دیکھا
یہ خط سبز نہیں اون کی بلونے نزدیک
اتنی طاقت ترے آتی سی بد نہیں آتی
دل کی ہی جیت سچی لعل کی جس خلق میں
اس نگاہ غلط انداز سی کیا تسکین ہو
غیر کے پاس کیلانا اوسوی چوڑے
گہرے نکلے شرفی عہدہ کہی ہو کہ قیاب
خضہ گر یہ سے ہی کٹکا مجھے دل کا ہزم

دیکھ لے میرے گردن کہیں گہری
 بات کہوں کوئی سو متاؤں کو
 بیسواوہی کیسے نہ کہی گھر بیٹے
 خاک ہم بیٹے وہاں بیٹے جو پتھر بیٹے
 دسی خلی اگر ای جان تو دل پر بیٹے
 نامردی باتہ پراوس بت کی کو تر بیٹے
 شبنم آغوش میں ہو خار برار بیٹے
 سامنی میرے کو بس ہی تو پتھر بیٹے
 ایک ہی ناؤ میں تھی خضر و سکندر بیٹے
 حضرت خضر ہیں گویا لب کوثر بیٹے
 آج مدت میں تم اوں کو میرے ستر بیٹے
 خوب ہی ٹھہری ہی نزدیکی بیٹے
 تیرا لب تو لگا جو مری ل پر بیٹے
 رشک کے حد میں شائقی ہی شنبہ بیٹے
 ہو کے بالوس کہی جاگی پہر اندر بیٹے
 اس میں کہی شبنم بانی جو گہری بیٹے

نطق کس جابی ہماری گ جان کی قسمت
اگر اوسیر مرثہ یار کا نشتر بیٹھے

زخمِ دل گو یا نہیں پر شا کے بیدار ہو
دیکھ نہ کہولی ہوئی لبِ سنہ قریا ہو

بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر
 گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر
 گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر

ایک تو جو ٹاؤ وعدہ کرتے ہو کیوں نہ ہوں آپ کیوں نہ ہوں بند تھی ہے غنچہ گل کے قمریاں لین تعلیوں کی ہزار ہر کنائے میں ایک اشارہ جدا وقت فرصت کبھی سناؤ لگا	دوسری ناتہ میرے سر ہے یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے ہر کسی کو محبت زر ہے کب صنوبر ترے برابر ہے ہر آدمین ادای دیکر ہے شوق کا میرے ایک قمر ہے
--	--

میرے آہ و فغان کی آگے نطق
 کان کے بات شورِ محشر ہے

ادھر ہم آئی او دہر آپ کو طالع ہوئے ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے خدای خضر کے عرسِ دھم کے دراز کچھ انتہا ہے شبِ بھر کے نہیں معلوم کہاں ہے ارفہ لگاؤ کی سی حضورِ نگاہ متاری تیغ نے رخ سے لڑائی سکھ جال گیا کگل میں بیشک سکین عاشق غرور و نخوت الگ ہے جفا کی جو لالک تمہارے نقص نے بسمل کارِ نقص کھلایا مریض خال تھی ماری تضا کی گولی کے لطافتیں یہ بدینِ شبابِ بہر دین	نہ آدمی ہوئی کوئی بُرا خیال ہوئے جو قرن ہو گئیں گہریاں تو لمبی سال ہوئے کہ وقت بد میں ہماری شر کی حال ہوئے ہوئی نہ رات تری لہنی لہنی بال ہوئے کہ ہر گئی وہ چہری جس سے ہم حلال ہوئے ہماری خون سی جو نہرِ جلال ہوئے بنے ہیں شیر یہ کئی ترے سماں ہوئے بُرا ہوا جو یہ انسان خوش حال ہوئے اوپر تو تازہ ادھما لوگ اوپر حلال ہوئے بہتے مرے اچھی تھو خال خال ہوئے وہ نرم نرم کف پائری گم گال ہوئے
---	---

بہارِ حیات کی ہر شاخ پر
 گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر
 گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر
 گلستانِ حیات کی ہر شاخ پر

زنجیر چاہیئے مجھے موج شراب کے
سرفری میں جہان میں شیش آفتاب کے
اوننگلی کے بدلے منہ میں قلم تہی شراب کے

	موسمی غزل
	رہ شراب کے

اوٹ آسنے لاکے کٹری کی حجاب
بجلی بھیگی چوڑے کملی حجاب کے
کچھ کٹنی شیخ جی کرم بے حساب کے
رنجبر برق موج سی اضطراب کے
وہ شوخ خیر مانگے تھے نقاب کے
وکیو صبا نے کیامری مٹی خراب کے
خودا ونکی گھر ہے فاتحہ خوانی شباب کے
تیلی نکل پڑی ہے یہ حیم رکاب کے
ہے دھوم اس پر صبا کتب کے
یہ ظاہر نہیں ہے اتوری ہی است عذاب کے
تو نے تو ای قصامری مٹی خراب کے
مٹی شکار کی ہی یہ مٹی حجاب کے

	اگر وہی تھلاشِ نطق ہی خانہ خراب کے
--	---------------------------------------

یہاں ہر طرف سے لکھی ہوئی عبارتیں ہیں جو اس کتاب کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔

یہاں ہر طرف سے لکھی ہوئی عبارتیں ہیں جو اس کتاب کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔

شیرینی آج بیٹے نے اپنی کلام کے
جلاد رکھ سبیل شہید فکری نام کے
برق جہاں لکھنے کے لئے ہے آم کے
ہے آرزو کلمہ کو جتنے کلام کے ہر
مدت میں تو کیا جہاں لکھنا پیام کے
ساتھ کے اختیار میں گردش ہی کام
ترکان حشر یار سے ترکی مت م کے
آتی ہے یا وجہ بت محشر خرام کے
اسو اپنے خدا نے جو ہے حرام کے
رٹ لکھتے تھے یار رب ہی کئی نام کے

نیم سخن میں جو یہ ہے از حرام کے
کو وقف آب نیچہ خوش نیام کے
گزر شاہ حسن میں اب وہ جہاں کان
کیا بات اون بنو کی ہی خزان جانی
ایو امی سے ہے تو زبانی عدو کوئی
چاہے خدا تو اس کو اپر چشم مست
سیخ نگاہ ناز سے عالم کس ہلاک
بعد فحاشی گور میں پڑتا ہے زلزلہ
کرتے ہوئی کے غیر و کین تم ہی جانی
پی پی ہی تھکتے پیپی نے جان دے

دل ہو چکا کہ شمشیر آرزو سے خط
نوار جس سے تو جہاں نیام کے

سفایاں میں تیغ سونے کا کر نیام کے
سو بختی اچھی جلد اوسو نیام کے
دینے کے نام داؤد میں یہ کلام کے
تند آؤ کی میرا نالوں فی امی کام کے
سے بیٹے بوستان جو گلستان تمام کے
ہو رہی گل سے جھوٹکایت زکام کے
امت اچھی جو خوشی علیہ السلام کے

ٹھہرے سے لٹا ہے افسل عام ہے
آتی ہے اونکی جہاں فی صلیبی نام کے
باند ہے ہی اسی بخل پر اجاں کمر
لو اوکے جاکے وہ خوش غیر میں
طفلی سے ایک وی کتاب کا شوق ہے
لائیں کہ تھی ناز لیل کا وہ داغ
تم دیکھنا کہ حشر میں محشر سپا ہوا

یہاں ہر طرف سے لکھی ہوئی عبارتیں ہیں جو اس کتاب کے موضوعات پر مشتمل ہیں۔

برخو ہو جو حسینؑ چاہوں دوسری کہی
 نہ کہیں بنا جس سے پراعتبار کیا
 اسے نہیں پوچھتے وہ دھڑک نکال سار کو

میں مشکل دیکھتا نہیں صوبت حرام کے
مشہور ہے فرار ہے تعاون غلام کے
جب سن چکے کہ اب نہیں طاقت غلام کے

اولیٰ مضمور ہے جس میں نہیں ہے نقطہ
میرے زبان مضمون نہیں میرے کام کے

حجاب چو گراں لبر ہی و بیاہے کہ
 خیال پار کا مہاسے نہ تیرا نہ کیا
 زوال حسن کے سنبھالو نہیں تیرا
 ۱۰ آج کون ہے اوس کے تارن ہر گھوڑا
 یہ رنج میرین با باغزہ کدوچ ای ترک
 لنگاہ شوق سی آزار دہ طمانجے کا
 با باں ابھی نہوں نے نہ ایک آن چھوڑا
 تراب تیرے کے مرا تھا جہاں تیں شہ تیرا
 نہ مغرب سے ہی جیے گا لنگاہ کا بار
 پکارتا ہے یہ ادس کا کرم کہ طبع ماسن
 غم فراق سے دور شراب میں تاشی
 بزدل بوسے لیے ایک بھی نہیں سنی
 یہ شہوی غم ہے کچھ تھی جو ہم ہی کہہ تو
 یہ عذر تنگدانی ابی بہت معقول

مرے بنگال میں یہ تصویر تھی دیکھ کے
پری بنگال ہی میں شیشی تھی اپنی بیدار
شباب کے لئے وہ شوقی رہے نہ چلائے
وہ شیشی جس کے دولت ہوا ہی نیا کے
شکار گاہ میں بن بن کی آہو آئے
یہ تازی تیرا کالون فی کسے پیلے کے
جیاد و ثمر نے پیدا کی اور چلائے
ہزار سال ہاں کسی ہی سرا کے ہو
یہ بحر بات نگوو گاہیں سمجھا کے
نہ آج فکر کرو باز پرس فردا کے
یہ ٹھیکیان نجی ولوار ہی میں مٹا کے
اوتے کام نہ کھلا بغیر بیسیا کے
جاری ساوہ دلی جو ہو ان کی جیالاک
نہ بات کرنے کے کیا خوب بات پیلے کے

106

نویسنده: **میرزا یونس**

یہ چہرہ ہمارا کہلاتا ہے دلی ہوئے کو
 تو میری زبان ہے تھہری سی تنگی میرے
 اوسے جو فتنہ و آشوبہ نہیں لہو
 میں جانتا ہوں تحقیقت جہان فالو
 چہا میں کیسی شب غم کا سوزن چرخ
 ہم اوسکے یاد میں و نون جہان ہو
 ادھر ہی جلوہ کہ اور جانیں شک کے
 حضور خانہ دل میں کبھی کرم فرامین
 کبھی جو جاسکے کسی شک پوچھو نکا
 رناتیاں نکالہر میں جب تو دل نہ گئے
 ادھر او در برہ نظر کے دیکھتے ہیں مجھے
 بعد اچھے محو ترہہ شکل دیکھ کر ضائع

تری جو بات ہی نہ تیرے بزرگ جان ہے
 تو مجھ سے میرے مانند کیوں گریزان
 گلے حضور کے ہی یا کہ خستہ ستان
 ہا ایک اسوہ خواب ہی پریشان
 زبان زبانی کی صورت شرارتشان
 بجا ہے کیے جواہر کو طاق نسیان
 تو مہر اور مری نہہ شبنستان ہے
 بہت دلوں کی چسرت پرست مہمان
 نہ آستین میں سے نہ دامان ہے
 دیا یہ کم کرا و نہیں تجھ ہی بھٹن نہان
 اس التفات نظر ہے ہر بے لطف نہان
 اس آنکھ کا خود آئینہ ساز حیران

تری گلی ہی حیران و رطقی اسی گلو
 ہزار شوق سے بے لطف غول خان
 جلوہ گل تہا ہی تو نکا چراغان ہے
 گونہ میں پر کون ان رہے ان رہے
 کون اب بٹلا سکے دل و ریکھان رہے
 ناز و فرخ اوشی ہے آہ سوزان رہے
 زم زم مینجی تری مرغ گلستان رہے

شکوہ تری نور سے رنگ گلستان رہے
 لے کے جان پوچھو وہ جان جان رہے
 شوق کی مری وہ دونوں ہو گئی بیجان رہے
 آدمی رتی ہلے سے اس ڈر کی بن ملک
 دل کہا دیتی ہیں وہ بن نادر ارباب رہے

یہ چہرہ ہمارا کہلاتا ہے دلی ہوئے کو
 تو میری زبان ہے تھہری سی تنگی میرے
 اوسے جو فتنہ و آشوبہ نہیں لہو
 میں جانتا ہوں تحقیقت جہان فالو
 چہا میں کیسی شب غم کا سوزن چرخ
 ہم اوسکے یاد میں و نون جہان ہو
 ادھر ہی جلوہ کہ اور جانیں شک کے
 حضور خانہ دل میں کبھی کرم فرامین
 کبھی جو جاسکے کسی شک پوچھو نکا
 رناتیاں نکالہر میں جب تو دل نہ گئے
 ادھر او در برہ نظر کے دیکھتے ہیں مجھے
 بعد اچھے محو ترہہ شکل دیکھ کر ضائع

یہ چہرہ ہمارا کہلاتا ہے دلی ہوئے کو
 تو میری زبان ہے تھہری سی تنگی میرے
 اوسے جو فتنہ و آشوبہ نہیں لہو
 میں جانتا ہوں تحقیقت جہان فالو
 چہا میں کیسی شب غم کا سوزن چرخ
 ہم اوسکے یاد میں و نون جہان ہو
 ادھر ہی جلوہ کہ اور جانیں شک کے
 حضور خانہ دل میں کبھی کرم فرامین
 کبھی جو جاسکے کسی شک پوچھو نکا
 رناتیاں نکالہر میں جب تو دل نہ گئے
 ادھر او در برہ نظر کے دیکھتے ہیں مجھے
 بعد اچھے محو ترہہ شکل دیکھ کر ضائع

یہ چہرہ ہمارا کہلاتا ہے دلی ہوئے کو
 تو میری زبان ہے تھہری سی تنگی میرے
 اوسے جو فتنہ و آشوبہ نہیں لہو
 میں جانتا ہوں تحقیقت جہان فالو
 چہا میں کیسی شب غم کا سوزن چرخ
 ہم اوسکے یاد میں و نون جہان ہو
 ادھر ہی جلوہ کہ اور جانیں شک کے
 حضور خانہ دل میں کبھی کرم فرامین
 کبھی جو جاسکے کسی شک پوچھو نکا
 رناتیاں نکالہر میں جب تو دل نہ گئے
 ادھر او در برہ نظر کے دیکھتے ہیں مجھے
 بعد اچھے محو ترہہ شکل دیکھ کر ضائع

خفت کا لطف ہو سوز و گداز
 اس کے چہرے پر ہے سوز و گداز
 اس کے چہرے پر ہے سوز و گداز
 اس کے چہرے پر ہے سوز و گداز

<p>سو گئی ہے اس کی سب سے پہلی کو مگر سنا وہ سنتی ہے ہی جگر گت نرمی جو اس کے چہرے پر ہے ہی پریشانی زبان اوہیں جو داغ جگر سوز اس میں شمع فرو سینہ گروہوں کو نسبت میرے سینے کو نہیں نہ تو پروانی اس کی مرغ جان تنگ میری مضمون میں اناس کی مضمون کی</p>	<p>ماہر جان یہ ہی گویا ہی جان لعل جہان میں ہی لعل پریشان زلف جہان میں ہی شام غم زبان جیب فالو میں ہی میرا گریبان داغ سوز میں ہی مہر و خشان روی تابان میں ہی شمع فروز میں وحی جبریل میں ہی فکر سخن میں</p>
---	---

سانچہ جو اس میں ہیں ناز و نعیم اور میں ہیں نطق
 گنج قارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے

<p>وشت دل سنی اور نہ پہلے ہی کیلے مر کے ہی حسرت عاشق نہ کھلتے دی بیجائی سی جلی پر وہیں کی کو ذیل سوختہ جھوٹی کو بزم الم و عیش بولیک اور آزار میں وہ جہنم شفا ہوتی ہے تربت عاشق و موصوفہ عارض پر ناز کی بی جاتی ہو مجھے کو دم وصل گرمی عشق سی کس درجہ طبیعت ہی گداز مانع دید صفائی ہوئے رشتہ رون کے رو بروی میں یار یہ کہو یا سا گیا</p>	<p>ستاخ آہو نہ کہی پہلے ہی کیلے شمع پروانی کی جبر جی ہی ڈھلتی دی جب یہ کمینہ طبیعت نہ پہلے ہی کیلے سینے تو شمع جہان کی ہی جلی دیے عشق کی بگڑی طبیعت نہ پہلے ہی کیلے داغ حسرت کی سوا شمع جلی دیے مات آغوش میں شمع کی کھلتے دیے رو دی سینے جہان شمع کھلتے دیے آگہ بڑی ہی نظر میں نہ کھلتے دیے بات ہی منہ ہی ہی کھلتے دیے</p>
--	---

۱۹۳۰

سندھ کی تاریخ

آپیدہ کو دیکھ دو سنا ہی اسے
 عین پرستی میں ہی ذرا ہی اسے
 میں جہاں ہی دار ہی ہو ہی اسے
 میں جہاں ہی دار ہی ہو ہی اسے
 میں جہاں ہی دار ہی ہو ہی اسے

منزلت کی منزلت میں ہی اسے
 غنیمت کی غنیمت میں ہی اسے
 غنیمت کی غنیمت میں ہی اسے
 غنیمت کی غنیمت میں ہی اسے

دوست جانے کی بات نہ کہی
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

دکھا دیا ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

ہے بند تشنگان شہادت پر آج کل
 بچی ایمان برو فی بدن لکھوئی تیلیان
 زندہ شراب خوار ہیں بخشش کے کون کون
 جادو جگا رہے ہے ہرگز نہ لگاؤ تار

قاتل کا آب تیغ بھی آب فرات ہے
 کہنے کے زیر سایہ بیان سو منات ہے
 مان ہے تو ایک ساتی کو شر کے ذات ہے
 میر نہیں ہی آنکھوں میں جھکٹ کی رات ہے

رسوا کہی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
 جیسے جنون عشق میں لست تھی بات ہے

خاتم کچھ ضدی نہیں غفلت میں ہے
 کس قدر روشنی تری رنگت میں ہے
 سیر دیکھو دوزخی جنت میں ہے
 راگنی خود آکے شکست میں ہے

اوس سے میں کیا غیغہ ہی کرت ہیں
 برق بخاتی ہے جو موج آؤتی ہو
 کو چہ جاننا نہیں ہرنا ہے عہد
 کیوں نہ لگانی کا سمان بندہ لگا
 مار رکھے گی مجھے یاں لکدن
 دیکھتا ہے تیغ جھکودیکھ کر
 تیرے روزن میں بر سر امیر غور

تو قافل کش کس غفلت میں ہے
 نامی ظالم کیا تری نیت میں ہے
 آہشیاں طائر جان جیت میں ہے
 جو حسین یا نظر پس پس گیا
 عشق بازی عشق کی طغیت میں ہے

بچھا تو جھک کر ہے چمکتا اچھل گئے
 قد غن ہی شب جو میں ہے سخت سید کو
 جاتی ہیں نہر جاوین و نہیں خصم ہی جانے
 یوسو نکا حساب پ جو کرتے ہیں تو بہتر

ای ماہ اگر چاند ہمارا اچھل گئے
 کیا تب فلک پر کوئی تارا اچھل گئے
 گستاخی شب کا کہیں جھگڑا اچھل گئے
 شاید کوئی باقی ہے ہمارا اچھل گئے

امنی اور مہی
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے
 کہ جو کچھ کہتا ہے وہ سچ ہے

<p>اور باد ہر زہر برہی سو بھی نگہی کم ہو کھنکھناتے سوسن سوسن سوسن سوسن وصل میں تھی پیش لگا دیں عالم ہے باغ عالم کا گریہ نثر تو ام ہے بادشاہی جسے کتنی ہیں غم عالم ہے خون بکھینچا انکا سوئیں ہمارے کلم غم اوس کی کٹی ہوئی سے کا مجھے اس نام ہے</p>	<p>جانب بچہ نظر سیر بہری پیچیم ہے یار کو اسی میں تریر حوصل کا غم ہے درجو وقت کا لگا ہی تو قلین کیا کم ہے بہم امی جرخ نیان کیا ہی شاد و غم ہے سخت نادان ہی اسے جو کوئی نور شہ روی ہم اور بہت رو گمان کی زمین مائی ہی لک گیا بہت مگر جی ہی گیا</p>
---	--

زلفا جب تک کہ مختصر نہ ہو سکے
 غوش ہون یوں ہی جو آب و ہوا
 بات کہنے کو روکیا اور نہ
 تھنہ خود اسے میرے لاشی پر
 بیخ موجود ہے میں نے ہون
 میرے مرے ہی ابھی کسی پر
 کیوں نہ امین ان سر پہ تنہا
 یہ کہہ دین ہی تین ہی ہون گئے
 جیخ نے غم ہی میٹ بہر دنیا
 بدعتین کو بروہ کرتے ہیں

فلاح الہدای وہ کر نہوے
 آہ ہنس کشاں تر نہوے
 تم نہ آئے تو کیا ہو نہوے
 بیرون باتیں مجھے خبر نہوے
 دینے کا کار گزیر نہوے
 رفعت نام کیسے کر نہوے
 صد مہکش شاخِ حق تر نہوے
 شمع فی النار والسمیر نہوے
 بفرقت دری لب نہوے
 درے کہی صورتِ مفر نہوے

سرمایہ کی کمی اور ہر منوے

بہنوز رخِ گلبر سونے نیلے
 مرے جلائے کو وہ راتِ راکِ لٹی ہے
 شہیدِ جو ترے ہاتھوں ہوئیں تمنا میں
 نہ سیرِ کل تھی کچھ اسے باغبانِ مدِ نظر
 وہ خوش نامی وہ دِل می فوجِ جوانی ہے

نملک ہستے ہوئی ہر چہ کئے امی تے
 مرے غزل کو قیو میں گمانی امی تے
 او نہیں کے نالوں تے مرے علمِ اوستا
 فراجِ برسی بھل کو ہم تو اُسے اپنے
 مدد سے جیکے صینوں کی نازاڑا دھما

ملکہ مستے ہوئی پر چڑھ گئی تھی تے
مرے غزل کو قیومین کا کافی امی تے
اونہیں کے نالوں تے مرے علم اویا
فراج پر سئی بلبل کو یہ تو اے تے
مدد سے جتنے حسینوں کی ناز اویا

برای بیت ہی منطق اور آراء الیش
وہ میہان ہی پس وقت مکان کے لئے

اول اول تری پیدا دستمگار سعی عیب لگتا ہے مے پاس اگر بیٹھے سی دیکھئے دم کوئی دیکر کوئی فقر چل کر اس کلی میں ہیں ہنسی غرض ای مجاز غیرت کو مے بدلے یہ نواسے کھلاؤ دم وہ دینے کو ہے حاتم ہی بوسہ رو دلے بس میں ہونہ کا سیکو نلانا میگا ایک ہی سا ہی جی بوسے کا لینا دنیا وہل ممکن جو نہیں آج توکل پر کہو ایسہ ہوتی ہی ہانٹن شوگلا نہیں	آخر آخر یہ تغافل کے بڑے مار سے خیر سی و در کرد و دور سے دیدار سے ہم ہی اتنی نہیں یاد ہی ہن پر کار سے پیش دروازہ نہ بیٹھے پس ہوار سے نہر و غصہ سے تلخ مزیدار سے سیکڑوں سمین سی لاکھوں آوار سے تم جو سوار نکلا دگے تو سوار سے جیت آ ہی می سے خیر می ار سے مگر اس وقت کوئی بوسہ رنار سے رات بہر بندہ نواز آپ تکرار سے
---	---

مجھ کو کیا منطق کے بیوٹی و ہشیاری
نہیں یو ابھی ہو تو ہشیار سے

ترا پردہ در ہو الے اوڑے اوڑا آہ کے ساتھ میں تو ان اوڑا لے چلا او کو جو شتاب مگر دل ہی تو وہ تباہ و کا او ہزار جو وحشت فی میں چلا	مگر پردہ آہ رسالے اوڑے نہیں بوی گل کو صبا لٹری جی میں کیا بلا الے اوڑے اسی آتش شوق کیا لٹری مجھے فصل گل کی ہوا لٹری
--	---

۲۰۱

زاد کے

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

کھاری

اور زاری کی سوا کسا سہاڑو ہو پیر
کوئی کاوش دلیں نہیں کرنا کوئے
بام پر تیرے ترپ آئیں تو کجہ و نہیں
سگدیشا ہی لڑیں جیفہ دنیا کے لئے

ماز غرونی نہ مانی ہی بچا ای شہ حسن
نطق پر لوٹ پڑے ہیں تری لشکر والے

یہ کوئی بت اوس ماہ لقا کو نہیں پاتے
شانی ہی یہ نہ گئی گزرے جوش ہر
لے جاشی تاز لطف کی بوقیدی کردین
تو اس کے تھا آغوش میں آغوش میں پیر
سوتی ہو جگالائیں مگر ہو تو جلالا لیں
جو رد و غم و مکر و غاسٹ میں حاضر
ای شیخ سومرے مرو جا کی بتوں پر
کچھ لطف بناوٹ کا حسین نہیں ہی لیکن
افغانی سے نادر و خلیفہ کے ہم نے
شہاد بھون برگ گل تر گشتی ہی لیکن
خونیں کفن ہی گل گل لالہ توں لیکن
مہر جا بین عدد تو ہی نہوں مگر برابر
تنبیہ لب بارے ایسی ہوئے نایاب

کھاری

کھاری

کتاب الفیہ فی التفسیر
تفسیر القرآن مجید
جلد اول
مکتبہ اسلامیہ
لاہور

شاعر تو نبی بہر ہوا ی نطق مکرّم
رمز سخن ماہ نقا کو نہیں پاتے

خواب تو جلدی خیال گھنڈا را گھنڈو
تو کمین جاگای سیرخی آشکارا گھنڈو
ایک تو آنکھیں پوہن تل تہن کاوہرے
حسن کو بی کسی کس کا ہے تنظر نظر
آج جو دیکھا نہیں جس گل کو تو میری گاہ
دیکھا مایوسی دیدار میں مئی کا بزم
گرم ہی مری جان کا آمد آدھ کس خبر
قسمت انبی بہر تہی تہی تری ظفر و کشا
چشم بد و راج کل مشق قصاص سے
ہوں وہ سادہ جو بی وعدی کر رہی کاوہرے
کیا شب غم میں کدورت فی اور انہی ہو گل
جاڑی جیڑی طوار او میر آ پڑے
ہی پڑتی ہے نگا ہونسی نائی وصال

شک سے بلی ہی اس دم ناگوار آنکھوں میں
راکی ہستیو نکا سب آگے نہیں ہے
قہر و سیر نہ دنیا دار آنکھوں میں ہے
ایک تہلا خاک کا تہلی ہزار آنکھوں میں ہے
اسی آنکھوں میں گنگشی ہے کو خا آنکھوں میں
ہر نگہ کا تار خون کی ایک آنکھوں میں
دل میں تہابی ہی جوش انتظار آنکھوں میں
سب تہری گردن لیل ہزار آنکھوں میں
رات دن آنہوں پر ہر آنکھوں میں
دل میں کیا کیا جوش کیا کیا انتظار آنکھوں میں
اسی آنکھوں میں چاندی وہ بھی غبار آنکھوں میں
آنکھوں میں ایک ہی قاتل ہزار آنکھوں میں
جی کو کو کیا دل میں حسرت ہر سپار آنکھوں میں

نطق دیکھو کینچ لای حسرت ویدار کیا
دل جو پلو میں تھا وقت انتظار آنکھوں میں ہی

دربان بد و راج کو صاحب نکالے
اس سب میں نہیں ہوں مجھ کو نکالنے

یون جیادہ خوش
ادب
۲۰۵
نفسی کی دل میں
یون جیادہ خوش
ادب
۲۰۵
نفسی کی دل میں

نفسی کی دل میں
یون جیادہ خوش
ادب
۲۰۵
نفسی کی دل میں

یوں ہی ہوں کہ ہر وقت ہر حال میں
 ہر حال میں ہوں کہ ہر وقت ہر حال میں
 ہر حال میں ہوں کہ ہر وقت ہر حال میں
 ہر حال میں ہوں کہ ہر وقت ہر حال میں

یہ نالواں ہونین کہ مانند بوی گل
 یوں ہی شکل دید کہ ہر نقاش
 آرزوہ خاطر ہی سہی مزاج مرض سخن
 باد صبا نے جتنے گراے تہی برگ گل
 معلوم ہو گیا ہمیں خوش چشم آسپین
 او کی حضور نے ادبانیہ ہی خندہ زن
 کیسے جھکے ہم نے کہیں تو عین بکلیان
 اسدم ہی بکوجلوہ ساقی سے بخودی
 ایدل ہی پردہ داری پردہ نشین
 کیسے لگی تہی نامی کہ پروانہ جمل مرا
 یہ لن ترانیاں تو کئی دوسری رہیں
 یہ تیج ہی کہ یار کی سرچ ہی ہوئی
 ہر دن نکالتے ہیں مجھے اپنی گہری پ
 زلف سیاہ سانس لیکن ملا کا ہے

مضمون نہیں ہیں در ابد این
 گوش فہم میں نہیں امی نطق دانیے

الحمد للہ کہ یہ دیوان نطق جلد دوم نمونہ کلیات نطق ۱۰۱۸ گشت ۱۰۱۸ کو حیرت انگیز
 مصنف صاحب المدب طبع صحیح و فاضل سببا پور میں جیسکے تمام ہوا نقطہ

یہ نالواں ہونین کہ مانند بوی گل
 یوں ہی شکل دید کہ ہر نقاش
 آرزوہ خاطر ہی سہی مزاج مرض سخن
 باد صبا نے جتنے گراے تہی برگ گل
 معلوم ہو گیا ہمیں خوش چشم آسپین
 او کی حضور نے ادبانیہ ہی خندہ زن
 کیسے جھکے ہم نے کہیں تو عین بکلیان
 اسدم ہی بکوجلوہ ساقی سے بخودی
 ایدل ہی پردہ داری پردہ نشین
 کیسے لگی تہی نامی کہ پروانہ جمل مرا
 یہ لن ترانیاں تو کئی دوسری رہیں
 یہ تیج ہی کہ یار کی سرچ ہی ہوئی
 ہر دن نکالتے ہیں مجھے اپنی گہری پ
 زلف سیاہ سانس لیکن ملا کا ہے

یہ نالواں ہونین کہ مانند بوی گل
 یوں ہی شکل دید کہ ہر نقاش
 آرزوہ خاطر ہی سہی مزاج مرض سخن
 باد صبا نے جتنے گراے تہی برگ گل
 معلوم ہو گیا ہمیں خوش چشم آسپین
 او کی حضور نے ادبانیہ ہی خندہ زن
 کیسے جھکے ہم نے کہیں تو عین بکلیان
 اسدم ہی بکوجلوہ ساقی سے بخودی
 ایدل ہی پردہ داری پردہ نشین
 کیسے لگی تہی نامی کہ پروانہ جمل مرا
 یہ لن ترانیاں تو کئی دوسری رہیں
 یہ تیج ہی کہ یار کی سرچ ہی ہوئی
 ہر دن نکالتے ہیں مجھے اپنی گہری پ
 زلف سیاہ سانس لیکن ملا کا ہے

بیا بیگم

واسوخت فغان خلق موسوم با ستم تاریخی

۱۲۰۵ هجری

مشتاق گینام بی بس روح کو ہزار ہے	غم سی فم نائین بی جنبی سی بی جا ہے
جان دہر سے زندگی اتاری ہے	رہر کمالینے کی بر جانی کی تیار ہے
بر اندوہن کرے مکرنا ہر ستر	ایسی جنبی ہی گلا کاٹ کے نہایت
وجہ کیا کسے محذور رہوں کیا حاصل	خرد و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا نل
خود اپنی مین بخور رہوں کیا حاصل	ہو کی اختیار جو مجبور رہوں کیا اصل
زیر کیوں کیا ان گلا سلسلی کا ٹوٹ اپنا	اس سے غصہ یہ چکا لون اپنا
آج ہمارے نہ کہ قصور کا بکیرا ہو جاے	فیہ لہج کے دن میرا ہمارا ہو جاے
ان نہ راہ کو سے لکلی گاہے	لیکوسی ہو کین جو کہ کہے نہ ہوا ہو جاے
آج ہر کول کی مین کنی پر ادا ہوں	آج تو ایک کو مجھ کو تو مین کہ ہوں
کیوں ہوں تیرے دہش کا سبب تو کہے	بات یہ سب کی پہلو سی بیٹے کہے
کریم ہو کر کوئی فقرہ بغض تو کہے	باتین کل کی جو کین تین مجھی تو کہے
گیا مزا آج مین کنی کا چلہا ویا ہوں	بڑ بانی کا صلہ دیکھ کر گیا ویا ہوں
آج ہر کل کی طرح ہوشہرہ جیا تو سہی	تیویان اوزرا کہیں کہا تو سہی
لوک کی لو تو سہی سند کوئی آؤ تو سہی	جھ سے بگڑ تو سہی بھگہرنا تو سہی
اور سی دہشت اب خیر خدا کی	زنگ ہر گت ہے اب خیر خدا سے ہو
لطف اب آپ کو ہے تازہ طافا توں سے	صحبتیں تہی مین بد و صغوبی توں سے
اس طرف کی نہ چلے راہ بہت راتوں سے	یک گیا یک گیا دل میرا نہیں توں سے

۲۰۵

۴۰۰

[illegible]

اب سنبھالی سی سنبھلاؤں سنبھلاؤں	حوصلہ ضبط کا اے دشمن جانیہیں
آپ بلو انین حمایت کر گسان ہیں اختیار	مرد تو نے ہون بڑا دل کا نکالو نکالو
آج دوچار تو ہوں مائے میرے مردار	ہیں ہوشیور نکاح ارے اے سرکار
دیکھئے تیغ زبان کون کبڑ لکھا ہو	سر سر کر کون آج جھکا دیا ہے
گو کسیدم ہوں مگر آگ دم ترنا ہوں	وہ گئی تھ جو کہا کرتا میں تباہوں
بر ملا کتا ہوں تان دیکھئے کیا کرتا ہوں	اب تو بیباک ہوں تباہوں کچھ ڈرا ہوں
بند تفریمین کر دو کاخن پر و ہوں	جانتے ہو کہ نہیں ملوں زبان ڈر ہوں
شاید ابر تہمتا گچہ اچھا جو اچھا ہوگا	کیا کہنا می حق میں ہر اک ہوگا
جو کہ ہونا تھا ہوا ہوگا جو ہونا ہوگا	کیوں قلن آگئی ہو کھنکھی کا ہوگا
ایک آنکھ کو فرمائے چھپا کیا ہے	آپ کیا مان میں اور آچکا غصہ کیا
جا بجا تاں میں بتے تھی ہوس کے مارے	یاد ہے شہر میں کل بڑی تھی ٹائی مارے
نئے دیئے کی لینے گئے تھی ہر گارے	بد چلن چڑھتے تھے راہ علی میں مارے
سارے ہی سارے جو ہونا تھا کیا ہوا	اپس ہٹلانی سے ہوتا تھا بھی کو ہوا
میرے منظر پر ہوئے تو فیر ہوئے	دن بٹلے آئے مددگار جو تقدیر ہوئے
ساز و سامانی مری فکر سے ہیر ہوئے	یہ جو کوٹھی ہے بدولت مری تعمیر ہوئے
میری خاطر سے ہوئی شہر میں کڑبو	جان بچان فی یہ کیا کیا ہر سکو
کسے زاریا لوٹا کر تمہیں نہ دار کیا	کسے دل دیئے تباہ تمہیں لدا کیا
کسے ہر بات سکھا کر تمہیں عبا کیا	کسے سبکاتین تباہ کر تمہیں طار کیا
طرز وہ کوٹھی ہی جو تباہی میں ہے	وہ ادا کوٹھی ہے جو نہ سکھا کی تھر

[illegible][illegible]

پیش ازین تملکو کھیلات نہ کر آئے تھے
 شرم تجا عوق شرم میں نہلاتی تھے
 جیسے تھی مٹی محل میں آگے تھی
 اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے
 انگلیں بے پردہ اڑا کر ہیں باغیر ہونے
 گات دل لیتی کی کیا کیا نہیں ہو
 سیکڑوں طالب پیدا ہزاروں پیدا
 خیر تملکو نہیں لطف ملاقات ذرا
 آدمی ادبی لفظ جو بوجا دی ہو
 آگیا تہا نہ ابھی مل ہی گیا حضرت
 ناز غم سے نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت
 بہر ہوائی تھی طبیعت مری کی تھوڑی سی
 آپ کو غم ہوا یہ مری لفظ میں ہی چور
 ستم جو برسی سبیل جتنے لفظ دور
 خیر گزری جو طبیعت کہیں کی تھی
 شکر صد شکر ملا آئی ہوئی سرسی ملے
 جھٹ گئی تھوڑی کاوٹ میں حضرت کا کلی
 جو بصورت ہوئی ہر تار اور ہر ٹھونڈ
 اچھ فرمائی کہ حسن کا لہ او ترا

گفلو کرتے ہوئی شکل بگڑ جاتی ہے جکے ہر دم میں نہ کی تمہیں لکھتی تھی انگلیں کھینچتی ہوں ہر دم ملا سکتے تھے شوشی ایجا دیوا کرتے ہیں بیٹے بیٹے میلار سبھی نظر باز دیکھا کوئی کر تلتا خلق ابو طہت او سادہائی تھی میں واقعہ اب ہمیں کیوں کی جہاں پروا ہٹ گیا ہٹ گیا دل جی چھوڑا چھوڑا دور دریکہ کے کہہ نیکی چلو دور ہو دو ہو گئی تھی نہ کچھ انداز سے باہر لفظ بات اتنی تھی لفظ دیکھ کے اچھی صورت بہر گئی تھی یوں نہت مری تھوڑی سی آج کل اس ہی جو کہہ دیکھا گیا دور یہ نہ سمجھی یہ سچا ل سی ہے کو سونے دور آپکے دام سی کیلج رہائی تھو بخت یا دور تہا نہ کچھ جرح سنگ کے چلے ایک لکھی میں طبیعت ہوئی پیرا جی سہلے آدمی کون ملا ہی کر کو دیکھوں خواب غفلت میں ہوا اب تک کی سوئی ہوئی	پیش ازین تملکو کھیلات نہ کر آئے تھے شرم تجا عوق شرم میں نہلاتی تھے جیسے تھی مٹی محل میں آگے تھی اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے انگلیں بے پردہ اڑا کر ہیں باغیر ہونے گات دل لیتی کی کیا کیا نہیں ہو سیکڑوں طالب پیدا ہزاروں پیدا خیر تملکو نہیں لطف ملاقات ذرا آدمی ادبی لفظ جو بوجا دی ہو آگیا تہا نہ ابھی مل ہی گیا حضرت ناز غم سے نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت بہر ہوائی تھی طبیعت مری کی تھوڑی سی آپ کو غم ہوا یہ مری لفظ میں ہی چور ستم جو برسی سبیل جتنے لفظ دور خیر گزری جو طبیعت کہیں کی تھی شکر صد شکر ملا آئی ہوئی سرسی ملے جھٹ گئی تھوڑی کاوٹ میں حضرت کا کلی جو بصورت ہوئی ہر تار اور ہر ٹھونڈ اچھ فرمائی کہ حسن کا لہ او ترا
--	--

۳۰۹

پیش ازین تملکو کھیلات نہ کر آئے تھے
 شرم تجا عوق شرم میں نہلاتی تھے
 جیسے تھی مٹی محل میں آگے تھی
 اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے
 انگلیں بے پردہ اڑا کر ہیں باغیر ہونے
 گات دل لیتی کی کیا کیا نہیں ہو
 سیکڑوں طالب پیدا ہزاروں پیدا
 خیر تملکو نہیں لطف ملاقات ذرا
 آدمی ادبی لفظ جو بوجا دی ہو
 آگیا تہا نہ ابھی مل ہی گیا حضرت
 ناز غم سے نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت
 بہر ہوائی تھی طبیعت مری کی تھوڑی سی
 آپ کو غم ہوا یہ مری لفظ میں ہی چور
 ستم جو برسی سبیل جتنے لفظ دور
 خیر گزری جو طبیعت کہیں کی تھی
 شکر صد شکر ملا آئی ہوئی سرسی ملے
 جھٹ گئی تھوڑی کاوٹ میں حضرت کا کلی
 جو بصورت ہوئی ہر تار اور ہر ٹھونڈ
 اچھ فرمائی کہ حسن کا لہ او ترا

پیش ازین تملکو کھیلات نہ کر آئے تھے
 شرم تجا عوق شرم میں نہلاتی تھے
 جیسے تھی مٹی محل میں آگے تھی
 اتو ہر روز ترستے ہیں ہزاروں فقرے
 انگلیں بے پردہ اڑا کر ہیں باغیر ہونے
 گات دل لیتی کی کیا کیا نہیں ہو
 سیکڑوں طالب پیدا ہزاروں پیدا
 خیر تملکو نہیں لطف ملاقات ذرا
 آدمی ادبی لفظ جو بوجا دی ہو
 آگیا تہا نہ ابھی مل ہی گیا حضرت
 ناز غم سے نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت
 بہر ہوائی تھی طبیعت مری کی تھوڑی سی
 آپ کو غم ہوا یہ مری لفظ میں ہی چور
 ستم جو برسی سبیل جتنے لفظ دور
 خیر گزری جو طبیعت کہیں کی تھی
 شکر صد شکر ملا آئی ہوئی سرسی ملے
 جھٹ گئی تھوڑی کاوٹ میں حضرت کا کلی
 جو بصورت ہوئی ہر تار اور ہر ٹھونڈ
 اچھ فرمائی کہ حسن کا لہ او ترا

210

یاد ہے پاکستان میں کچھ عورتیں گلاب پھیل

کیا کہا میرا کہو کہ سے تارونہ نہیں

منے ہوتا ہے تو موثر مجھے کیا لگتا ہے

بھٹنے کے لمحے صاحب کے تنہا گپا ہی

روٹھ جانے کا وہ اڑنہن تھا

انہ کے ہاں، خدا انہ کو تمہارا سیکھو

موتی کے لئے یہ رتہ بہ رتہ علم حاصل کر لیتے۔

کے لئے اور ان کے لئے ہے

چند روز بعد کہ ایک اور شخص نے کہا کہ میں نے

اولیٰ مرتبہ پر عبور حاصل ہونے کے بعد

کیر و کمر و ریش و پیکر و سحر و جادو

اج بر سوختن جو شرفیت هان

پیشانی کی ہے اگر تم کو ضرورت ہے

جائے اندیشہ نہ لپی قیامت

وہ کنی بابت جو تو قیر سے نہیں ملتا

استوائی اور قطبی لہر کی ہی خاطر منظور۔

ایسا انسان تو دیکھا نہیں چشم بد رو

۱۰ نمبر موسیٰ کی نظائریسی جہانک جاتی

شکر صد شکر کہ معشوق طر حصار ملا

ابھی ہی تاکہ نہیں ہو چکا ہو چکا

شهر و خیابان های این شهر

کچھ نہ بنی کی خوشی غم نہ بگڑنے کا ہے

فقد خان کا جو ہے جانے وہ تباہ ہے

الحکمہ محکمہ کاغذات و خط و کتابت

پیشانی پر چھوڑ کر

چشم کے آنے کے مرتے کہ جو انہیں

بسم الله الرحمن الرحيم

چونکہ یہ ایک ہی چیز ہے

بنامرغای سبکی اور سیریت

ابھی جا رہے تھے کہ وہ لڑکی سیدھا

طالبانہ

موجودہ حوالہ ان اجازت ملی جبت بہیہ

پروژا پاس سے سکریٹری اخذ ہوا

پیشتر دوز کے دروازے کی آبی تھو

ابن ابی حاتم نے بھی یہی مد نظر ثبت فرمایا ہے۔

منہ نہیں جو کوئی حق شکل پر نور

سائنسی فکر کے بجلی سے نمٹ جاتی ہے

جوسے صاف سخی صوف ہی پار ملا

ایضا
 علقه محمود حسن بالله صدیق شاهی شد
 یار این علقه محمود شاه یار یک دست
 مطرب
 بیاورن باو خجسته ناله بیاورن
 پارسا لانی شاه زوره فلک بر
 مرین و اسکا شت روز افزون
 بود عقد محمود و الما که
 نام عقد بر روزگار کما

[illegible]

۲۱۶

بسم الله الرحمن الرحيم
اشعار متفرق از دیوان تلف شده

لکھا اکلک عقیدت سہی جو مطلع نعت حضرت
 رخسار سے تھا جہان شکر اوٹھا
 اب شاہی تو کیا ہی مگر اتنے باتے
 دلو جو نئی جسم جو گلہ رستہ ہو گیا
 سنا خدا فی اگر سنے اے بنو نہ سنا
 قارون تو قارون ذرا غنچو لکھو
 دقوی مغل فروزی سیان ہو جاوے گا
 غور بیدار ہیں کیا او سکی گردش ہو بہن
 کیا خبر تھی بکون نئی گا قاصد خود تیر
 راجہ تو من کی کر نیکی چرخی خود او کی طیسر
 آغا بخشون میں جو کچھ ہوں لسا
 ماناں سی ہی نہ لیا کادہ بدراج ہے
 طبع و حرص کو اسی نطق نہ پہنچا
 مدعی کیا ہیں مدعا نہ
 جو میں قاتل منع ہو قصہ تھا
 تم نہ آئے اگر اوٹھا تیکو
 کیا لگاؤ اسنے لاگ تھی توڑ

سر دیوان مری ظفر بنا مہر نبوت کا
 اوٹھ جا ہی یہ حجاب ہی اوٹھ نکلا ہوتا
 تکلیف دور ہو گئی کچھ نہ کر ادا ہو گیا
 زینت اوس عجب عین مجسمہ ہو گیا
 ہزار شکوہ رانا لہ لگانا نہوا
 ملتا ہی اگر نہ تو کسی دہن نہیں آتا
 شمع کا مٹا اوٹھ آئے ہی دہواں چاؤ
 جو گردون غمہ چشم بتان ہو جا ہی نکلا
 جاکو اوس کوچی عین ہج ہیاں ہو جا
 نطق تم چپ ہی رہو آبہی عیان ہو جا
 نوبت باہن رسید کہ آخر متون ہوا
 بوجہی مزار کیوں کوئی بیا عشق کا
 نئے غم کی کو بیان ماتہ ہی ملتی دیکھ
 قطع مہدی کی گلزار نہ
 ایک ماتہ بین لگا نہ
 تو تر لاشہ کعبہ پڑ انرا
 واہے بخت کچھ لگا نہ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

آج سے کرچے میں ترسہ کا سبیل چھوٹا
 نایاں یاد دلائے نامی وہ مٹھی بہ خاک
 دیکھنے والوں کو کسراۓ سودا نہ پھرا
 تہ تلح سے درعی میں ہی خون کے عزیز
 کیا خاک میں لطف اوٹھا یا شب وصال
 ہر شہر میں لایا مجھے غفلت نے الہی
 اے اقبال بیا پروردگار ہوتا
 طفل تھا تب ہی میر عشق میں بی جا رہا تھا
 نکلنے کے چلنے کی صدا اپنی تھے ہم
 بگڑتے جو ہو پیار سی پیار چوڑا
 اکیلا عدد و پاس شک و دے
 نہ انیسرہ ہوتا تو پر کیا کر دین
 مرزا ایک بہ فری تکرار میں تھا
 جیسے وہ روٹھ گیا یہی کہی من غامی کا
 چربے سی می شمع کو ڈھالا ہی فلک نے
 اوس شمع تک چھٹی رہائی نہیں ممکن
 کہتے ہیں وہ تھے جو بدعوی نیاز کا
 احسان نہیں سہی نگہ دل لنوازا کا
 شہری جو نارسا ہی تو ماتو نکا کنگلا

تھا اسی خاک پر آفرین بسمل ہونا
 جسکے قسمت میں تھا اسی قطعی مراد ہونا
 گیسو یا شب خواب لیخا شہرا
 بعد انفصال کبھی کبھیرا لگا رہا نہ
 شب بھر بھی توضیح کا دہر کا لگا رہا
 مردہ ہی ہے بے خبری کو نہیں پاتا
 وہ دوست و دشمن کیا روٹھا یا سوتا
 اضطراب دل سے جھٹکتے ہیں انوارہ تھا
 اور وہ فوج خزان کی فتح کا تقار تھا
 جو ضد ویدمی ہو تو ویدار چوڑا
 نتجہ تیری عصمت پری یا چوڑا
 جہلجہ قیونکی سو بار چوڑا
 غصہ صبح گیا اون سے انکا چوڑا

یہ نہ اسے بغیر سمجھنا کہ ترا یا رہو اچھے
 جتنے کو مری خاک سے پروانہ بنایا
 کیا تجھ نے پرسوخہ پروانہ بنایا
 آسمانی حرف ذرا نیکے ناز کا
 ممنون ہوں کاوش مرثہ نامی از کا
 میں شکوہ سنج ہوں تری زلف دراز کا

اس دم جو بوتی کی طلب ہو سر پہنیں
 وہ کہ اوہی جو کچھ تو کیا کرینگے بس
 فرقت کی شب جگاتی ہی داؤ کی لاج
 فریاد و زاری و شش و کو شش و فلق
 نگین آنکھ کی چرائے سے
 تری عظمت سی سے تفافل کثیر
 گہری جہان کی بہن سر پہ ہی نکا پہن ہیں
 جی ہی پہن تباہی آپ گن انکھیں
 رخصتی ہی بھی نظر آتی ہیں اسی پردہ میں
 دیکر جواب آہ کا وہ واہ سے ہمیں
 ناہد تر برا ہو کہ کیا تو پیر بشراب
 تیری برق جس سے بیکار آنکھیں گھبر
 تیر ہی برہو گئے بر گشتہ ترکان ہو گئی
 وہ گاہ ناز ہی رب کی تیغ آبدار
 جہان کی ہوسے طلب کچھ وہن کی نہیں
 یاد آگئی سا غم کی کسی گم شد
 صحبت آلودگان میں باکی دامن پاک ہیں
 مائی جن آنکھوں و یکساں رنگین سون
 وعدہ وصل میں عشق کی عین گزیر نہ

جی چاہتا ہی لی لون تری صدی پہن
 کس آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں
 مکینہ کہ گدگد اسامی زیر سر نہیں
 ای بخت بد کسی میں ذرا ہی شرمین
 اور ہی دلمین جاو تر قیہن
 از رویں جوان مرتبہ نہیں
 کچھ جوانی میں جی چاہیں چاہیں ہیں
 نامی کس ناز ہی دو چار گاہیں ہیں
 گنگا ہوں فی یہ دیوار میں ہیں کی ہیں
 بولی درار ہی سے اسی ہی ہیں
 محب کر رہے ہیں شب ہ سے ہیں
 ویکنا تو خیر پر اسے یار آنکھیں گھبر
 اونکی نظریں پر گھبریں خیر آنکھیں گھبر
 کہ دیال حسن و وجہ چار آنکھیں گھبر
 سنبو جی میں تحمل ہم ان نہیں کی نہیں
 اسی بادہ کشو مان بھی لینا کہ چلا میں
 خاک سی بہانہ آئی چاؤ در متاب پر
 اونچا یہ جال ہوا خون و درون برون
 آپ بیدار ہے صحتیں سون بر سون

۳۳۳

(Marginalia in Urdu script, including phrases like "جی چاہتا ہی لی لون تری صدی پہن", "کس آہ سی ڈرائی جس میں اثر نہیں", "مکینہ کہ گدگد اسامی زیر سر نہیں", "ای بخت بد کسی میں ذرا ہی شرمین", "اور ہی دلمین جاو تر قیہن", "از رویں جوان مرتبہ نہیں", "کچھ جوانی میں جی چاہیں چاہیں ہیں", "نامی کس ناز ہی دو چار گاہیں ہیں", "گنگا ہوں فی یہ دیوار میں ہیں کی ہیں", "بولی درار ہی سے اسی ہی ہیں", "محب کر رہے ہیں شب ہ سے ہیں", "ویکنا تو خیر پر اسے یار آنکھیں گھبر", "اونکی نظریں پر گھبریں خیر آنکھیں گھبر", "کہ دیال حسن و وجہ چار آنکھیں گھبر", "سنبو جی میں تحمل ہم ان نہیں کی نہیں", "اسی بادہ کشو مان بھی لینا کہ چلا میں", "خاک سی بہانہ آئی چاؤ در متاب پر", "اونچا یہ جال ہوا خون و درون برون", "آپ بیدار ہے صحتیں سون بر سون")

معلوم فرشتوں کو ہی تارون کو خبر ہے
غیر وہی کہ بیان جانی کے یاروں کو خبر ہے
کب میری نصاحت کی گنواروں کو خبر ہے
ابن سے نہیں اونٹنی ابن ازناک کے
تو مردی علی افسس کے پیچھے
اوجھ جاتی ہیں تیرے لڑکے پیچھے
پڑی ناتہ ہو کر جو درگاہ پیچھے
طریق ہیں زیادان دانائے تیرے
نہیں ہوں ہر جگہ شمع غما کی پیچھے
بلبل بہ بات نام کی ہی حوصلی کی ہر
خوبی حضور آپ کے یہ جو حلی کے ہے
بوسنی میں بگڑنی کا مزار ہی کے ہے
تم مجھے ہو کچھ اور کلا اور ہی کچھ ہے
ایک ان اچھلے نہ مردار زناک بھی سے
مجھ کو سہی گون نہیں، جو منہ لگائی پکو
کر التماس چلی بلا یا ہے آپ کو
کچھ اندون مرے سے تنہا ہی آپ کو
میری غل تو کیا تہی یہ غولی گلی کی ہر
فدا ہی آمد سیلاب ہوتے

۲۲۷

معلوم فرشتو نکوی تارون کو خبر ہے
 غیر وکی بیان جانی کے یارو کو خبر ہے
 کب میری نصاحت کی گنوارو کو خبر ہے
 اب سے نہیں اونہتی انا نر نکات کے
 تو مردی علی اوس سجا کے پیچھے
 اوچ جانی تہن تیر کر کو پیچھے
 بڑی ماتہ ہو کر جو دریا کو پیچھے
 طاری میں یادان دانہ کے پیچھے
 میں ہوں ہر جگہ شوخ غنا کو پیچھے
 بلبیل یہ بات نام کی ہی حوصلی کی ہے
 خوبی حضور آپ یہ چو جلی کے ہے
 پوسی میں بگڑنی کا مزا اور ہی کچھ ہے
 تم سمجھے ہو کچھ اور گلا اور ہی کچھ ہے
 ایک ان اچھلہ نیر دار نر نکات ہی سے
 مجھ کو مہی گون نہیں جو منہ گالی کچھ
 اگر اتنا س جلی بلا یا ہے آپ کو
 کچھ اندون مرے سے منا ہی آپ کو
 میری غل تو کیا تہی یہ خوی گلی کی ہے
 فدائی آمد سیلاب ہوتے

شریف شب غم کے ہزار و نکون خبر ہے
 انکار غم عشق قدم میں ترے شاہد
 اچھا کہیں یہ دوا ہی غل تو غم کس
 آغوش میں آؤ جی مشتاق میں صکت کی
 نہیں وہ جو ہو کر مزار میں گزرا
 اتر کیا کر بن تالے بہت تنگ لگا
 مری چشم تر آو اور سکی لی گئی
 جو غم منانے دست دل کی کٹی
 حبت فی حب کو بنایا ہے سایہ
 نہا۔ ایسا تر عشق گل تر بنان دے
 غیر و نکون نہ لگا کی نر کر ناتہابی ادب
 آغوش میں شوخی کی ادا اور ہی کچھ ہے
 بیدار کہہ روتا ہوں کہ ایسا ہی عدو کو
 وصل کی مات در اندازو غل تہی کتنے
 لو اپنا بوسہ پیر لو دل میرا پیر دو
 اسی جذبہ کی اونسی تو جبار سلام حق
 کہتا ہی ہر گاہ سے طو مار انتظار
 رنگ س بری سک لانی ہی غل کی گیا
 مری گھر حیدہ جو اسباب ہوتی

۴۶۸

[illegible]

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

او دہرین عاشق مزاج مضطرب اور ہلکا ہوا
 خدا چاہی کہ شہر کو لگی تو ہلکوس بلیا
 چاہے اگر خدا تو خدا اسی بشر ہے
 اللہ کے بخود دی کہ یہ تاکہ نہ ہو سکے
 بہت تارک افغانی کر ہو سکے
 رفیق ہوئے جو بہن پیام سلام
 لب لکھن کے یہ تار ہے
 سزا جو دو عاشق سزاوار
 گل آرزو روئے دلدار
 محبت کو کیوں فغان کیوں کر
 نیلے ہے جو تری سب بات ہے
 کراؤ کی گم ہے طلسمات
 بدن گور کو ریشہ لکھن
 جوانی میں گالوں کو آؤں گے
 چاٹ پر جاے تری خنجر کو
 عین احب ہے تری اندر ہے
 وہ مرانا اگر سنگے تغافل کرے
 جانتا تو ہے وہ دلین مجھے عاشق لیکن
 التفات اوں سے کسی کو یا جو ہوگا

کیل کا حسن شہنشاہ مین بار بار آئے
 کہ روح بعد فیا بھی تنگ ہر تار آئے
 پہنچے جو آفتاب تو شبنم کو پرے
 ہلکوسنایو جو ہمارے خبر آئے
 شہر زاکت مگر ہو گئے
 بہن حضرت افغانی خبر ہو گئے
 جو ہے جو ہو گئے تنگ ہو گئے
 نہیں ہی وہ تو ہی گنہگار ہے
 نہ سال متناقض دیا ہے
 سبھی ح عاشق گنہ گار ہے
 تری منہ کا گالی ہی ملو اسے
 دہن بے نشان ہے باج ہے
 اور دین اور شہر طلسمات
 وہ دلت نکالی کر گل مات
 ذوق میرے لہو کے سار ہے
 زخم جیسے ہیں ترے لہو کے
 لکھ کے رحم تو اتنا تو کبھی غل کرے
 اپنی کیا آن ہی کو کہ جو بخان کرے
 جو کہی جانے عاشق سے تغافل کرے

روئی لفظان می با هم سرستارید
 من و ده بیکی جو صورت نسیم
 توبه بد و جود و حسن
 من و ده بیکی جو صورت نسیم
 توبه بد و جود و حسن

اون کیسوں کی آگے بونا نہ چوڑھا گئے
 سودا بیونکی تیری پس گ ہی ہر چہ
 غیر و سکا منہ تھا کہ سے تیری جو کہ تیرا
 رود ہو کی جل جلا کر آخر کو تیرا
 حال اس سے کہ چشم نقش با پیر
 کیا گیا تھا بھگونا کہ روز
 بات نہ بگڑو کہ جانتے ہیں بہم
 ہر چند میرا دل تو چڑا ہوا ہے
 وہ سین یا نہ سین نہ تم پیاں کی
 اوسکا احسان نہیں ہو سہی ہو دینا
 مان خرابی میں سیراوسکا تیرا
 اسی بن تل ہے آفتاب نہیں
 شبصال تمنہا می سکنای پر
 بہنچ آرزوی بوسہ آہ اوس لب تھی
 نازک کرونگ بن ہیں وہ غصہ کے
 میں لاغورکب کا فنا ہو چکا
 وآہ واکیا تازہ بانی خیر قاتل میں ہی
 بخت میں توئی یوں تو خیر جلا ہی مگر
 ہر نگاہا نہ ہی اس جوروش کی دشمن

آہوئی نہ نکلی آہو خشن
 کہہ لی کہین جو فصدین شعلہ بندی نہ نکلی
 سہا پین نہ لاہم خود جلا ہے نکلی
 مانتہ شمع مردہ اوس آج ہے نکلی
 رنگت ایسی شمع سالی دکانا ہر گز
 شمع ہی ہوئی رنجو جو سنان تیرا ہے
 ایک اد احسن کے عتاب ہی ہے ہر
 پہان میں ہوئی کی عادت تیرا ہے
 جو شمع دل کی تسلی کی لٹی آہ
 سنے کا ہی ہے ہنوا جی چین ہے
 بخت خانہ خراب ہی ہے
 نقطہ لا جواب تو ہی ہے
 ہا نہ نان کی ٹٹنی کا ہی کر کے لئے
 جگہ نہیں ہے جہاں خال غم کے لئے
 آغوش کی گونج ہیں بوسہ کی ہر گز
 بدن آفرین ہم یاروں کا ہی
 اوسکار غم کو مزہ غم کی لذت دل میں
 شمع تو مجھ سے پہچانی ہی اوس طفل میں
 چونکہ کالی لکھ سہی بھی ہماری کہین کر

بسم
 من و ده بیکی جو صورت نسیم
 توبه بد و جود و حسن
 من و ده بیکی جو صورت نسیم
 توبه بد و جود و حسن

من و ده بیکی جو صورت نسیم
 توبه بد و جود و حسن
 من و ده بیکی جو صورت نسیم
 توبه بد و جود و حسن

۹۲ و ۹۱ کا اختلاف ہے اور کسی بھی جہ صاف صاف ہی جسے جب جبر یا فی ایسی تاریخ ارسال فرمائے فقط

قطعه ناسخ از حافظ صاحب ممدوح الصدر را بنظر قاری

سبحان اللہ چشم بدور کیا حضرت نطق کا استخراج سلطان یہ سال طبع کیے دریا مضمون کا موج زن کو

و

یونج چیک تیار دیوان اریبہ	کہ لفظ جنگنا پنج فصاحت	السی طبع کی ملک سلطان تیار	مجموعہ بیستان فصاحت
قطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	تاریخ شاعرانہ خیال منشی مقبول احمد صاحب	محو	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد
مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد
مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد	مقطعہ تاریخ بفکر سائنشی بنیاد

نطق کا کلیات طبع ہو ۱۱ طرفہ ص ۷۱ ملاحظہ ہو ۱۲ اہل فضیلت یہ محض لکھا ۱۳ جوش پر قلزم فصاحت ہے

طبع شد کلیات حضرت نطق	اوست در زمان یگانہ فن	قلم خوش سال طبع نکاشت	کلیات لطیف شعر و سخن
دلم در سیمت			
کلیات نطق جوان طبع شد	مشتی آمد عطار در اسما	محو سال انقباض عشق در قلم	طبع شد این نظم و سخن نثر
قطعه تاریخ بکھر شاو نیرین زبان	شیوا بیان منشی	صاحب اور عمہ زاد مصنف سید الدین کا	قطعه تاریخ بکھر شاو نیرین زبان
جنا بطن کو دیوان بکھر شاو	ابان نیرین جو کون کو مصنف	تہنیں کرے تاریخ کی نوایں	کلام شاعر نیرین بن و تحریہ
قطعه تاریخ بکھر شاو خوش فکر منشی مشرف احمد صاحب اور عمہ زاد مصنف صاحب			
حضرت نطق سے مخمور کا	چرب بکھا آج لاجواب کلام	ہے مشرف یہ طبع کے تاریخ	گمدہ ویدہ انتخاب کلام
قطعه تاریخ بکھر شاو عالم علوم عقلی	نقلی مولوی منشی مظفر احمد صاحب	نیرین غایت احمد صاحب اور عمہ زاد مصنف	قطعه تاریخ بکھر شاو عالم علوم عقلی
چو دیدم کلیات نطق شد طبع	بکھر شاو الفاظ رنگین	نور شمع ہی نہ تاریخ طبعش	بڑی گلزار و گلہاں غنائین
قطعه تاریخ بکھر مولوی سید محمد صاحب بن غایت احمد صاحب اور عمہ زاد مصنف			
چھپا وہ کلیات نطق رنگین	اگر جسے باغ خوان بھی چلے	ہوئی سید جو فکر سال مجھ کو	نور باغی کی کما مرغوں کی
قطعه تاریخ بکھر شاو نیرین شاو پیشانی منشی اگر ام الدین حسین کا کوی یا شخص			
نطق خوش فکر کہ چھپے دیوان	مشتی آہیں سخن تمام	ازین سال انقباض آہیں	سخن پیشانی کر افام
قطعه تاریخ بکھر شاو عالی منشی الطاف حسین صاحب فیض حسن کا کوی			
ہو شاو نیرین ہو عمہ زاد نطق	ارباب جلی سیر کا ہر لہرے داکوتا	دیوان میں کرد و چرخ طبع نطق	نیرین روح بلبل شرا کے خدا
جو کون وہ نیرین زبان ہے	سورج بر ایک سروی غلام کا	قربان لہر بلبل شاو کوی	صفیہ بر ایک لہر جیسے کما ہوا
انقصہ حسن دیکھ لی ان شاو	سولہ لہر جیسے اس کا شفا	نیرین سال طبع کی تحریر ہو	لکھ کلیات نطق کا انقباض جیسے
قطعه تاریخ بکھر بلند منشی کاظم حسین صاحب غنی میر کا کوری			
ہوا طبع جی نطق کا کلیات	ہوئی مشتہر قدردان سخن	نیرین دم فکر تاریخ طبع	یکماز ہے گلستان سخن
قطعه تاریخ بکھر شاو نیرین خیال حافظ محمد یوسف صاحب مدد رئیس کا کوری			
طبع جی نطق مقبول جان	چشت خاص سخن عالی ایام	مدد طبع نیرین نیرین کا فکر	کلیات نطق شد طبع بل نغم
قطعه تاریخ بکھر نیرین مولوی عبد الباقی صاحب خلق نیرین کا کوری			
طبع جی نطق تاریخ طبع	بکھر شاو نیرین بکھر شاو	نیرین طبع نور سال طبع	طبع این بڑا شدہ طبع طبع
قطعه تاریخ بکھر روشن منشی ساجد علی صاحب جگر شریک کا کوری			
نیرین نطق کا دیوان رنگین	سیر صریحی سر دوسانی	نیرین صفت ہی نہ جندی نیرین	کلی
قلم نطق و طبع طبع کا کوی	بیان بکھر شاو نیرین	کما نیرین صاحب جگر سال طبع	کواہ کا سخن نطق آفرین ہی
قطعه تاریخ بکھر منشی مرتضی حسین صاحب سید علی صاحب سید پور			
نیرین نطق کا کلام چھپا	لا جواب اور بکھر شاو	یون لکھا سال طبع سید کا	واہ واہ نظم دل پزیر ہے یہ

قطعه تاریخ نیکی فکر رسامو نوی سید فضل حسین حریس کوری مدرس رسام گورا	چندیم کلمات طبع امی شوق	تسلطه کلین مصمون نو شوق	برای سال طبعش به تامل	۱۲۹۲	قطعه تاریخ نظر منشی کاظم حسین حریس کوری	مجموعه لغز و گراسه	الگوی طبع بر سال طبعش	۱۲۹۳	قطعه تاریخ نظر منشی بهوج راج جوهریس طبع صاحب شایع	لکچر بر طبع کی تاریخ	شعورین طبع جلوه آب جسم
چهار قصید فنی شوق	بند مطهر این عمده دوا و	من بنی طبع برای سال طبعش	زین نگین	قطعه تاریخ نظر شاعر شیرین	سایه ی لیل بر باغ آمد	سایه ی لیل بر باغ آمد	سایه ی لیل بر باغ آمد	۱۲۹۴	قطعه تاریخ نظر شاعر شیرین	سایه ی لیل بر باغ آمد	سایه ی لیل بر باغ آمد
مصرعه تاریخ نیکی فکر	سرایای خوبان	۱۲۹۳	سرایای خوبان	قطعه تاریخ فکر رسام صاحب طبع	کاظم حسین حریس	کاظم حسین حریس	کاظم حسین حریس	۱۲۹۴	قطعه تاریخ فکر رسام صاحب طبع	کاظم حسین حریس	کاظم حسین حریس
دیوان چینی بنی طبع کی	باز کلام سبک سبک	باز کلام سبک سبک	باز کلام سبک سبک	قطعه تاریخ از بنا طبع حیدر	فرید دوران	فرید دوران	فرید دوران	۱۲۹۴	قطعه تاریخ از بنا طبع حیدر	فرید دوران	فرید دوران
مژده کاظم لو کلمات	غزل فدا و کجرت	غزل فدا و کجرت	غزل فدا و کجرت	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴
۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴	۱۲۹۴

خاتمة الطبع از فکر کثرین فرزند حسین مطبع مدرسه

نویسنده این نظم درود و اولی الاصله	که گویا بی بی کیومرث است	که گویا بی بی کیومرث است	که گویا بی بی کیومرث است
زبان نبی نباید لبیک گفتار	و ده تیری ز رخسار خجسته	و ده تیری ز رخسار خجسته	و ده تیری ز رخسار خجسته
بنی صفی قهطاس تنه کھزار	بوسه سطرین گیسو کا نقشه	بوسه سطرین گیسو کا نقشه	بوسه سطرین گیسو کا نقشه
بر یک صفی نظر آید صاف صبح بار	بیاضی بر لبه صدق باغ کج	بیاضی بر لبه صدق باغ کج	بیاضی بر لبه صدق باغ کج
یک سبب جو مانا کس دکان	لکھنا نہیں فی کج چیک بوا	لکھنا نہیں فی کج چیک بوا	لکھنا نہیں فی کج چیک بوا
تمام ہر دو جوانی رخسار و کبار	عناجی میں سیر کر کج بکبار	عناجی میں سیر کر کج بکبار	عناجی میں سیر کر کج بکبار

تاشانیان پنجا نگاہ کمان بن در شریف لائین یوسف عزیز شاعر کی گرم بازاری طر خطہ فرامین شاد سخن خستہ
 بزم عشرت آوار و رنگ شبنم قلم شہرت ہوا ہے خوان محنت تصنیف مسابہ ماندہ خوار و نکو صلا ہے رشوری شعری موشن شری م
 نذر دکھائی شہرہ محدث ریاضا کولائے دبیر فلک قصیدہ مرصع ککشان تنہیت میں نہانے آسایے زہرہ و شتری فانی
 فلک کے لائے کافشہ جمایا ہے شمس و قمر تلیک اور تدریس کی یتیمیں مبارکباد میں نہا ہے بین انجم ثوابت فروخت ہوا
 وجد کا عالم دکھا رہے ہیں شکر طائر چتر زرین کی جاسا نہ افکن ہوا ہے شروائع فرش پا انداز بناسے مسدس جہات میں
 غلغلیہ دانی بلند ہے رباعی غار اس نوید سے فرستد ہے ہر فرد بشر قطع زمین پر سرور ہے اس محبت و انسا کا شہرہ
 دور دور ہے اب ہمارے دلہ راز کے چہرے سے نقا پتہ پیدا دھاتے ہیں ناظرین فی الاصلہ کو شاد سخن کی جلوہ نمایان
 دکھاتے ہیں کہ سنو کہ وہ شاد غنائی سخن کلیات نطق علیہ السلام ہے واہ سبحان اللہ کیا کلام ہے کہ ہر شعر اور سکا طیر
 ہر بیت و ہر بحر و ہر غزل از مطلع تا مقطع مرصع رباعی کا ہر مصرع چار میں مصرع ہر قطع خوش قطع گویا زبان ہزار داستان
 قطع رباعی ساؤمستان مٹی سخن پر کیفیت سے بہرہ ہے ہر مصرعہ بادہ سخن کی ایک بوتل ہے سجوا بل ہے تجھے ایک کلام پیاست
 و چو دہوا حلاوت پسندان مذاق درست کی زبانوں پر مد توں مزار کا حواس نشے سے محروم ہے ہر احرار حسرت و حسرت
 رشک حسد میں مبتلا رہا دیوانہ دل جو مٹی بند ہے حاشیہ بر آورد یوان دوم جو عاشقانہ سے متن میں لکھو کا
 التزام کیا ہے حاشیہ کے دیوان میں ہر غزل کے آغاز پر قافیہ مردیف جلی قلم سے لکھ دیا ہے الحاصل یہ مجموعہ
 حسین و خوبی مطبع سید محمد صادق صاحب کلیل مرکار صمد صادق نام من سید محمد جعفر حسین صاحب ادھبی
 مالک مطبع و مہر مہر کا جانجات کی سعی و کوشش و جانفشانی سے جہاں گویا انفصال ایزدی سی ماہ آگست ۱۳۲۷
 کی تاریخ کو منجم کو پہونچا یا رب یہ کلام مقبول ہو مصنف صاحب کی فکر کا نتیجہ محنت کا صلا حصول ہو قطعاً
 اردو و فارسی جو راز نے موزوں کی ہیں ذیل میں لکھ دی ہیں

لہ احمد چپ چکا حسن	حضرت نطق کا کلام تمام	بہر تاریخ طبع ناظرین نے	یونانی بطریقہ یکلام
ولہ در فارسی			
بطبع آدرجہ کیا ہے کہ نیست تانی اولیاء عالم	بین زرینکی مضامین صفحہ صفحہ گفتار	بہر تاریخ طبع ناظرین نے	یونانی بطریقہ یکلام
ز سہی چہرہ بیان خامہ جو مہر گردید الطباشیر	بہر تاریخ طبع ناظرین نے	یونانی بطریقہ یکلام	یونانی بطریقہ یکلام

صحیح نامہ غلط دیوان مضمون جو کہ متن میں ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑھیں	پڑھیں گے	۵۵	۱۴	سیوٹاک	پرچاک	۱۸۶	۱۳	عام ہے	عام ہے
۶	۴	مضنف	منصف	۶۰	۱۵	یچھوٹا	یچھوٹا	۱۹۰	۱۰	جتنے	جتنے
۷	۵	کئے کو	کئے تو	۶۳	۲	کیوں تھے	کیوں تھے	۱۹۴	۴	جست	جست
۸	۱۴	پاچاؤن	پاؤن	۸۶	۱۱	گہرین	گہر کرین	۱۳	۱۳	نئے	نئے
۸	۲	چاہتا والا	چاہتی والا	۹۲	۷	یہ ظہرین	یہ ظہر ہے	۱۹۶	۲	حشر در احشر	حشر در احشر
۱۲	۱۱	خیال شک	خیال نیک	۹۶	۲	تارین	تارین	۱۹۹	۴	کارگر	کارگر
۲۰	۵	قاعدہ وہ	قاعدہ چلتا	۹۹	۱۹	الکون	الکون	۱۰	۱۰	ہونگ	ہونگ
			وہ غائب ہو گیا	۱۰۶	۱۷	نم	نم	۲۰۱	۲	حمایت کر	حمایت کر
۲۳	۴	روز	روز	۱۱۳	۱۲	بیونائی ہے	بیونائی ہے	۲۱۱	۱۰	جب پوی	جب پوی
	۱۹	فریاد	فریاد	۱۱۷	۱۹	نفل	نفل	۲۱۷	۱۹	جورنائی	جورنائی
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو	۱۱۳	۱۲	جودب	جودب	۲۱۸	۱	دوبوٹا	دوبوٹا
۲۹	۹	بزم کل گیا	بزم کے ہو گئے	۱۱۶	۷	ایسو	ایسو	۲۱۹	۶	زنگین کے	زنگین کے
۳۳	۱۹	جو کہ ساتھ	جو کہ ساتھ	۱۱۷	۱۶	لاپا	لاپا	۲۲۰	۶	رودین	رودین
۳۴	۹	جانان	جانان	۱۲۰	۲	روشن	روشن	۲۲۱	۹	ہارائی	ہارائی
۳۵	۷	دوڑا	دوڑا	۱۲۳	۴	چار	چار	۲۲۲	۱	جھٹکے	جھٹکے
	۱۴	ایک	ایک ایک	۱۲۸	۳	جی ہے	جی ہے	۲۲۳	۱۱	بے بین	بے بین
۳۶	۱۹	چھٹنے کا	چھٹنے کا	۱۳۱	۱۳	گنای	گنای	۲۲۴	۶	جسنے	جسنے
۳۷	۱۳	حیا طرح	حیا کی طرح	۱۳۲	۷	خان خد	خان خد	۲۲۷	۱	بزار نکون	بزار نکون
۴۵	۱۱	لازم ہے	لازم ہے	۱۳۳	۱۰	سینے میں	سینے میں	۲۲۸	۵	بای بای	بای بای
۴۹	۱۹	باصا	باد صبا	۱۵۱	۴	زنگیو	زنگیو	۲۳۰	۱۰	کامی کو ہے	کامی کو ہے
۵۰	۱۵	ترکونکو	ترکونکو	۱۵۵	۱۸	بہر اپنا	بہر اپنا				
۵۴	۱۷	جان میں	جان میں	۱۵۷	۱۹	تماشائی	تماشائی				
			فرق میں	۱۶۱	۱۰	فرق کی	فرق کی				
۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹا	۱۷۱	۱۵	لاکھ چوٹ	لاکھ چوٹ				
۶۰	۱۷	جلوہ باری	جلوہ باری	۱۸۱	۱۶	جھائی جو	جھائی جو				
۶۴	۱۲	کہہ رہے	کہہ رہے	۱۸۳	۵	دوڑہ	دوڑہ				
	۱۳	لکھائی	لکھائی	۱۸۴	۱۰	نکار	نکار				



صحت نامہ غلام دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند کر	قند کر	۸۱	۳۱	قند کر	قند کر	۸۱	۳۱	قند کر	قند کر
۹	۸	چل گیا	چل گیا	۸۳	۳۶	چل گیا	چل گیا	۸۳	۳۶	چل گیا	چل گیا
۱۱	۲۶	جاری خاک	جاری خاک	۹۸	۲۹	جاری خاک	جاری خاک	۹۸	۲۹	جاری خاک	جاری خاک
۱۲	۲۸	انعام	انعام	۱۰۳	۲۹	انعام	انعام	۱۰۳	۲۹	انعام	انعام
۱۳	۲۱	کراوٹے	کراوٹے	۱۰۵	۴	کراوٹے	کراوٹے	۱۰۵	۴	کراوٹے	کراوٹے
۱۹	۲۳	کسدام	کسدام	۱۰۸	۳۳	کسدام	کسدام	۱۰۸	۳۳	کسدام	کسدام
۲۱	۳	سر و صوبہ	سر و صوبہ	۱۱۵	۵	سر و صوبہ	سر و صوبہ	۱۱۵	۵	سر و صوبہ	سر و صوبہ
۲۳	۲۱	آگے	آگے	۱۱۸	۳	آگے	آگے	۱۱۸	۳	آگے	آگے
۲۶	۳۶	پرہتا	پرہتا	۱۲۱	۳	پرہتا	پرہتا	۱۲۱	۳	پرہتا	پرہتا
۳۲	۳۲	کوئی	کوئی	۱۲۲	۱۸	کوئی	کوئی	۱۲۲	۱۸	کوئی	کوئی
۳۵	۳۰	اندھی	اندھی	۱۲۵	۳۵	اندھی	اندھی	۱۲۵	۳۵	اندھی	اندھی
۳۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ	۱۲۶	۳۵	خاتمہ	خاتمہ	۱۲۶	۳۵	خاتمہ	خاتمہ
۵۰	۱۳	پڑائی	پڑائی	۱۳۲	۲۸	پڑائی	پڑائی	۱۳۲	۲۸	پڑائی	پڑائی
۵۲	۱۸	غمین	غمین	۱۳۳	۲۶	غمین	غمین	۱۳۳	۲۶	غمین	غمین
۵۶	۲۳	غنجہ ترا	غنجہ ترا	۱۳۶	۳	غنجہ ترا	غنجہ ترا	۱۳۶	۳	غنجہ ترا	غنجہ ترا
۵۸	۱	شام کے	شام کے	۱۴۲	۲۰	شام کے	شام کے	۱۴۲	۲۰	شام کے	شام کے
۶۳	۱۰	شکستہ راج	شکستہ راج	۱۴۶	۲	شکستہ راج	شکستہ راج	۱۴۶	۲	شکستہ راج	شکستہ راج
۶۶	۲۱	دکھا آباد	دکھا آباد	۱۴۸	۲۸	دکھا آباد	دکھا آباد	۱۴۸	۲۸	دکھا آباد	دکھا آباد
۷۱	۱	آفتاد	آفتاد	۱۴۸	۳۴	آفتاد	آفتاد	۱۴۸	۳۴	آفتاد	آفتاد
۷۲	۱۳	گلچہ	گلچہ	۱۵۰	۱۲	گلچہ	گلچہ	۱۵۰	۱۲	گلچہ	گلچہ
۷۷	۲۳	نپا کے	نپا کے	۱۵۶	۲۹	نپا کے	نپا کے	۱۵۶	۲۹	نپا کے	نپا کے
۷۷	۳۶	جہاز نا	جہاز نا	۱۵۷	۳۶	جہاز نا	جہاز نا	۱۵۷	۳۶	جہاز نا	جہاز نا
۷۳	۱۵	فضل	فضل	۱۵۹	۳۵	فضل	فضل	۱۵۹	۳۵	فضل	فضل
۷۷	۷	بچا	بچا	۱۶۰	۳۱	بچا	بچا	۱۶۰	۳۱	بچا	بچا
۷۸	۲۶	استخوان	استخوان	۱۶۳	۲۹	استخوان	استخوان	۱۶۳	۲۹	استخوان	استخوان
۷۹	۳۱	ٹامونکو	ٹامونکو	۱۶۵	۳۷	ٹامونکو	ٹامونکو	۱۶۵	۳۷	ٹامونکو	ٹامونکو
۸۱	۲۱	کولو	کولو	۱۶۹	۱	کولو	کولو	۱۶۹	۱	کولو	کولو

صحت نامہ غلام دیوان حاشیہ
تمام پورا